چوتھا کتابچہ

کلاس روم کو ہمہ گیر تعلُّم دوست بنانا

unicef

Inclusive Learning-Friendly Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اوران ہی مسائل سے دوچار ہے جوسب ترقی پذیر ممالک کودرپیش ہیں۔تعلیم پاکستان کاایک اہم اورسنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہرحکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کوعام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کومعیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔تعلیم ''سب کے لئے''(Education For All) کے تحت اس بات کویقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے،خواہ اس کاتعلق کسی نسلی گروہ،ثقافتی اقلیت یامختلف پس منظراورصلاحیت سے ہو۔ساتھ ہی ساتھ اس بات کوبھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جوبھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کرسکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کرداراداکرسکیں۔

تعلیمی عمل میں استادایک نہایت ہی اہم کردارادا کرتا ہے۔وہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اوراس بات کویقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کاماحول تعلیم وتعلم کیلئے سازگار ہواور بچے ایک خوشگوارفضامیں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔یونیسکوکی تیارکردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کویہ باور کرانے میں مدددیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کامستحق ہے،ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کوآگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردارادا کر سکتا ہے۔خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو،شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھر پور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اوران کی صلاحیتوں کومزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کونکھاریں اوروہ اپنی کم صلاحیتوں کورکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کوسمجھیں اوران پرعمل کر کے اپنی کلاس اوراسکول کوایک بہترین اورمثالی جگہ بنادیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد،ہمت اورتعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوارتبدیلی لائیں اورملک کوترقی کی راہ پرگامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کااپنی کلاس میں بھرپوراستعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کاتصورعملی طور پرپیش کرسکیں اورحکومت کی ان کاوشوں میں مددومعاون ہوں گے جووہ تعلیم کوعام کرنے کیلئے کررہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب)وزارت تعلیم،اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

اس کتابچے سے آپ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم وتدریس کے طریقے بدل رہے ہیں اور ہماری کلاسیں اب بچے پر زیادہ مرکوز ہیں۔ یہ کتابچہ آپ کو کلاس میں موجود مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں سے نمٹنے کے طریقے اور خیالات فراہم کرے گا اور بتائے گا کہ سب کے لیے تعلیم کو کس طرح بامقصد بنایا جاسکتا ہے۔

معاونات: (Tools)

4.1 تعلّم اور متعلّم کے بارے میں جاننا:

☆ درس وتدریس۔

☆ بچے کیسے سیکھتے ہیں۔

4.2 کلاس میں مختلف النوع بچوں سے نمٹنا:

☆ مختلف النوع بچوں کی قدر ومنزلت اور حوصلہ افزائی۔

☆ کلاس میں مختلف اقسام کی سوچ، تعلّم اور علم کو شامل کرنا۔

☆ مختلف النوع صورتِ حال کو درپیش چیلنج۔

☆ نصاب اور تعلیمی مواد میں تعصبات۔

☆ صنفی اختلاف اور تعلیم۔

☆ مختلف النوع اور معذوری کا ہونا۔

☆ ایچ آئی وی/ایڈز کے اور امتیازات۔

4.3 تعلیم کو سب کے لیے بامقصد بنانا:

☆ زندگی کے لیے سیکھنا۔

☆ بامقصد تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل۔

☆ صنفی حساس تعلّم کے تجربات کی تشکیل۔

☆ فعال اور شراکتی تعلّم۔

☆ ریاضی، سائنس اور زبان کے مضامین کو سب کے لیے بامعنی بنانا۔

4.4 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونت: 4.1

تعلّم اور مُتعلّم کے بارے میں جاننا

درس وتدریس:

اِس کتابچہ کے تعارف ہم بتا چکے ہیں کہ ''ہمہ گیر'' کے مفہوم میں نہ صرف معذور بچے شامل ہیں بلکہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچے بھی شامل ہیں۔ در اصل، ان بچوں کو کلاس تک لے آنا صرف نصف چیلنج ہے۔ دوسرا نصف چیلنج تعلّم کے لیے اُن کی مختلف ضروریات کو پورا کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ان بچوں پر خصوصی توجہ دینا ہے جو عموماً کلاس سے باہر ہوتے ہیں یا جنہیں کلاس کی سرگرمی میں حصہ لینے اور/یا تعلّم سے روک دیا جاتا ہے۔

ہماری کلاسیں نہ صرف اِس لحاظ سے مختلف ہیں کہ وہاں، ہم مختلف قسم کے بچوں کو پڑھاتے ہیں، بلکہ اس لحاظ سے بھی جدا اہمیت رکھتی ہیں کہ ان کے سیکھنے کے انداز بھی الگ ہیں۔ نئی تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بچے اپنے وراثتی عناصر، تجربات، ماحول یا شخصیت کی وجہ سے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی مختلف ضروریات پوری کرنے، انہیں پڑھانے اور دیگر سرگرمیوں سے روشناس کرانے کے مختلف طریقے استعمال کریں۔

ہوسکتا ہے کہ یہ ایک ڈراؤنا تصور خیال کیا جائے۔ آپ میں سے بہت سے اساتذہ ایک بڑی کلاس پڑھانے کے تجربات رکھتے ہوں گے، اور اِس بات پر متعجب ہوں گے کہ ''جب میری کلاس میں 50 سے زائد مختلف قسم کے بچے موجود ہوں تو میں بچوں کی انفرادی ضروریات کے مطابق انہیں پڑھانے کے مختلف طریقے کیسے استعمال کرسکتا ہوں؟'' در اصل، بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم میں سے کچھ رٹہ لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جس میں ہم ایک ہی قسم کی معلومات کو صرف بار بار دہراتے چلے جاتے ہیں، اور اس امید میں بچوں سے بھی بار بار ایک ہی بات کرتے ہیں کہ شاید اس طرح وہ اسے یاد کرسکیں۔ جب کہ بہت سے بچوں سے نمٹنے کا یہ ایک آسان طریقہ ثابت ہوسکتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ طریقہ بچوں اور ہم دونوں کے لیے اکتا دینے والا ہے۔ جلد یا بدیر، تدریسی کام میں کوئی مزا یا چیلنج نہیں رہتا اور یقیناً بچے بھی اس طرح سیکھنے میں خوشی یا چیلنج محسوس نہیں کرتے۔

ہمیں اِس صورت حال کو بدلنے کے لیے تدریس کے نئے طریقے جاننے، اور انہیں باقاعدگی سے سب بچوں پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح بچے مختلف طریقوں سے سیکھنے کے عمل میں بہت خوش ہوں گے، اور تمام بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ کچھ سیکھ سکیں۔ کچھ اساتذہ پہلے سے ہی تدریس کے مختلف طریقے استعمال کر رہے ہیں، اور وہ تدریسی عمل کو اپنے لیے بھی بہت کار آمد محسوس کرتے ہیں۔

> ''شیکھا چندا'' بنگلہ دیش کے دارالخلافہ ڈھاکہ سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ضلع میمن سنگھ کے شہر کانچی جھولی کے ایک سرکاری پرائمری اسکول میں استانی ہے۔ وہ کئی سالوں سے وہاں ہے لیکن حال ہی میں وہ اپنے شاگردوں کو ہر صبح کلاس میں خوش وخرم آتے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کلاس کے بچے چھ سے دس سال کی عمر کے ہیں۔ وہ IDEAL پراجیکٹ میں تعلیم کے بارے میں کچھ سیکھ رہی تھی اور اپنے اس نئے دریافت کردہ علم کو اپنی کلاس پر لاگو کر رہی تھی۔ اس کے نتائج دیکھ کر وہ بے انتہا خوش ہوئی۔
>
> ''IDEAL'' پراجیکٹ نے تعلیم کے نئے طریقے سیکھنے میں میری تربیت کی اور میں نے فوری طور پر فرق کو محسوس بھی کیا۔ قبل از یں میری کلاس کے بچے بے پرواہ رہتے تھے اور مسلسل لیکچر اور سبق کو بار بار دہرانے کی وجہ سے بہت زیادہ اُکتا جاتے تھے۔ اب وہ چاق وچوبند نظر آتے ہیں اور سوال بھی کرتے ہیں اور اب وہ شرمیلے بھی نہیں رہے۔

غور کیجیے: آپ کو کیسے پڑھایا گیا تھا

ذرا سوچیں، آپ کو اسکول میں کس طرح پڑھایا گیا تھا، اور یہ بھی سوچیں کہ آپ کو تدریس کے کیا طریقے سکھائے گئے تھے۔ ذیل میں درج کریں کہ اِن طریقوں کے بارے میں آپ نے کیسا محسوس کیا۔

تدریس کے طریقے جو استعمال کیے گئے۔	تبصرہ: کیا یہ طریقے معلم کے احکامات (جیسے رٹہ لگا کر یاد کرنا) یا بچے (سیکھنے والے) پر مرکوز تھے؟
جب آپ اسکول میں تھے۔	
تدریس کی تربیت کے دوران۔	

اِن تدریسی طریقوں میں سے کن طریقوں نے آپ کو سیکھنے میں سب سے زیادہ مدد دی؟ کیا اِن طریقوں کو آپ کلاس میں استعمال کر رہے ہیں؟ ان طریقوں پر آپ کی کلاس کے بچوں کا ردِعمل کیا ہے؟ کیا وہ تعلیم و تربیت کے دوران چاق و چوبند اور خوش رہتے ہیں، یا بس خاموش بیٹھ کر آپ کا لیکچر سنتے رہتے ہیں؟ امتحانات، آزمائشی مقابلوں یا دیگر تعلیمی تشخیص میں ان کی کارکردگی کیسی ہے؟

بچے کیسے سیکھتے ہیں:

کوئی بچہ ایسا نہیں کہ سیکھ نہ سکے۔ اگر مناسب حالات پیدا کر دیے جائیں تو تمام بچے -- لڑکیاں اور لڑکے -- مؤثر انداز میں سیکھ سکتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت جب ہم خود کر کے سیکھتے ہیں۔

ہم میں زیادہ تر اس طریقے کے ذریعے زیادہ اچھا سیکھتے ہیں، یعنی عملی سرگرمیاں اور تجربات کے ذریعے۔ جب ہم ''فعال تعلّم'' (Active learning) یا ''تعلیم میں بچوں کی شرکت'' (Children's participation in learning) یا ''مل جل کر علم حاصل کرنا'' (Participatory learning) کی بات کرتے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ اس طریقے سے بچے مختلف سرگرمیوں اور تدریسی طریقوں سے نئی معلومات کے بارے میں جاننا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں اکثر بچوں کی روزمرہ کی زندگی کے عملی تجربات سے منسلک ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے انہیں وہ سب کچھ سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے جو وہ سیکھ رہے ہوتے ہیں، اور پھر جو کچھ وہ سیکھ چکے ہوتے ہیں اسے وہ بعد میں اپنی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔

بچے جن مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں، وہ کیا ہیں؟ یہ مختلف طریقے ہمیں تعلیمی سرگرمیاں، جو بچوں اور ہمارے لیے زیادہ کارآمد ہیں، کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ طریقے خاص طور پر ان بچوں کے لئے مددگار ثابت ہوں گے جنہیں تعلیم و تربیت کے دائرے سے خارج کیا جا چکا ہے لیکن اُنہیں ہم ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں واپس لانا چاہتے ہیں۔

حواس کے ذریعے سیکھنا: دیکھنا، سُننا اور حرکت کرنا۔

صبح جب بچے کلاس میں آتے ہیں تو سب سے پہلے وہ کیا کرتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ پہلے وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہوں (دیکھنا)، آپ کی بات سنتے ہوں (سننا)، اور وہ آپ اور دیگر افراد کی حرکات کو دیکھتے ہوں گے (حرکت)۔

وہ سیکھ رہے ہیں!

یہ تینوں حواس (دیکھنا، سننا اور حرکت کرنا) بچوں کو سیکھنے میں مدد دینے میں بہت اہم ہیں۔ معذور بچے بھی اسی انداز میں سیکھتے ہیں جس طرح کہ عام بچے۔ کچھ بچوں میں ان میں سے کسی ایک حواس یعنی سننے، دیکھنے اور حرکت کرنے کی طاقت قدرے محدود ہوسکتی ہے اور وہ اپنے ہم عصر عام بچوں کی نسبت زیادہ سست انداز میں سیکھتے ہیں۔

گزشتہ برسوں میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ 30 فیصد بچے اُس وقت سیکھتے ہیں جب وہ کوئی چیز سنتے ہیں۔ 33 فیصد بچے اُس وقت سیکھتے ہیں جب وہ

کوئی چیز دیکھتے ہیں اور بقیہ 37 فیصد بچے حرکات سے سیکھتے ہیں۔ جیسے کہ ایک پرانی کہاوت ہے، ''میں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، میں دیکھتا ہوں اور یاد رکھتا ہوں، میں کرتا ہوں اور سمجھ جاتا ہوں''۔ یہ بہت اہم بات ہے! اگر ہم بچوں کی تدریس اس طرح کر رہے ہیں کہ وہ صرف سنتے رہیں جو ہم کہہ رہے ہیں، تو ہمارے طالب علموں میں سے صرف ایک تہائی ہی کچھ سیکھ پائیں گے۔ یہی صورت حال اس وقت پیش آئے گی جب ہم انہیں صرف اپنی کاپی میں کچھ لکھنے کا کہیں گے۔

بنگلہ دیش میں ''شیکھا'' یہ سمجھتی ہے کہ مختلف بچے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں، چنانچہ وہ اپنی تدریس میں مختلف طریقے استعمال کرتی ہے: ''ہم صرف چاک اور تختہ سیاہ کا طریقہ استعمال میں نہیں لاتے۔ گانے، ناچنے، دیکھ کر پڑھنے اور کوئی کردار ادا کرنے میں بہت مزا آتا ہے، اور سیکھنے کے لیے یہ طریقہ بہت آسان ہے کیوں کہ بچے ایسی سرگرمیوں پر حقیقی توجہ دیتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بڑی خوش کن سرگرمیوں کے ذریعے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں''۔

اساتذہ کے لیے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب ہم اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، تو ہمیں بصری مواد (پوسٹرز، تصاویر، وغیرہ) استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کرنے اور ایسے کام ان کے ذمے لگانے کی ضرورت ہے جن میں گفتگو (دیکھنے اور سننے) اور کسی قسم کی حرکات (مثال کے طور پر ڈرامہ یا تمثیل جو مختلف ثقافتوں کا آئینہ دار ہو آپ کی کلاس میں پیش کیا جائے) کے عنصر شامل ہوں۔

یاد رکھیں کہ کچھ بچوں کو دیکھنے اور سننے میں مشکل پیش آسکتی ہے اور ان کے حواس وہ کچھ نہیں جان پائیں گے جو دوسرے بچے حاصل کر لیں گے۔ آپ اپنے آپ سے پوچھیں، ''اُن کے لیے کون سی سرگرمیاں موزوں رہیں گی اور ایک اُستاد کی حیثیت سے میں کون سی ایسی سرگرمی اپناؤں جو زیادہ موزوں ہو تاکہ تمام بچے سیکھ سکیں''۔

سیکھنے کے بہت سے طریقے:

ہم جانتے ہیں کہ کچھ بچے پڑھنے اور نوٹس لینے کے ذریعے زیادہ اچھا سیکھتے ہیں، کچھ بصری مواد پڑھنے کے ذریعے، اور مزید کچھ جسمانی حرکات (تمثیل یا کھیل) یا موسیقی جیسی سرگرمیوں کے ذریعے۔ کچھ بچے مسائل پر انفرادی طور پر کام کرنا چاہتے ہیں جب کہ دوسرے مسائل کے حل کی تلاش میں دیگر بچوں کے ساتھ باہمی تعاون کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس، بچے بہت سے طریقوں سے سیکھتے ہیں۔

اگر ہم کچھ ایسے دوسرے طریقوں کا مشاہدہ کر سکیں یا ڈھونڈ سکیں جن کے ذریعے بچے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں کچھ سیکھ سکیں، تو ہم تمام بچوں کو بہتر انداز میں سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں، اور ہمیں اس طرح کی تدریس سے بہت زیادہ اطمینان حاصل ہو سکے گا۔

بنگلہ دیش کی ''شیکھا'' نے یہ جانا کہ تدریسی طریقہ کار کو تبدیل کرنے سے پہلے کلاس میں حاضری کم ہوتی تھی، جس میں اب خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے اور اب پہلے کے نسبت زیادہ بچوں نے باقاعدگی سے کلاس میں حاضر ہونا شروع کر دیا ہے۔

''اب وہ اسکول آنے کے لیے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ نئے نظام سے پہلے، اساتذہ کلاس میں آتے تھے اور بچوں سے کہتے تھے کہ بس صرف پڑھنے پر توجہ دو اور ہمارا یہ مقصد ہوتا تھا کہ ہر کسی کو خاموش اور مطالعہ کا شائق بنا دیا جائے۔ اب زیادہ تر تدریسی عمل باہمی شراکت اور سرگرمی پر مبنی تعلیم و تربیت کے ذریعے ہوتا ہے''

عملی اور شراکتی تعلیم و تربیت میں بہت سے ایسے طریقوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے، جو بچوں کو سیکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ بچے جن سات طریقوں کے ذریعے سیکھتے ہیں ذیل میں دیئے گئے ہیں:۔

- زبانی: جہاں کچھ بچے لکھنے اور الفاظ ادا کرنے کے ذریعے سوچتے اور سیکھتے ہیں۔ یاد کرتے ہیں اور دوبارہ ذہن میں لاتے ہیں۔
- منطقی: جہاں کچھ بچے دلائل اور حساب کتاب کے ذریعے سوچتے اور سیکھتے ہیں۔ وہ بڑی آسانی سے نمبروں کو استعمال کر لیتے ہیں۔ غیر واضح نمونوں کو شناخت کر لیتے ہیں اور ٹھیک ٹھیک پیمائش کر لیتے ہیں۔
- بصری: جہاں کچھ بچے آرٹ کو پسند کرتے ہیں، جیسا کہ ڈرائنگ، تصویر کشی یا مجسمہ سازی، وہ آسانی سے نقشہ جات، چارٹس اور اشکال پڑھ لیتے ہیں۔
- جسمانی حرکات: جہاں کچھ بچے جسمانی حرکات، کھیلوں اور ڈراموں کے ذریعے سیکھتے ہیں۔
- سُر اور لَے: جہاں کچھ بچے آوازوں، شاعری، سر اور لے اور بار بار دہرانے کے ذریعے زیادہ اچھی طرح سیکھتے ہیں۔
- باہمی تعلق: جہاں کچھ بچے ایک دوسرے کے ساتھ گروپوں میں کام کر کے آسانی سے سیکھتے ہیں۔ وہ گروپ سرگرمیاں پسند کرتے ہیں، سماجی صورت حال کو آسانی سے سمجھ لیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے دوسروں کے ساتھ روابط پیدا کر سکتے ہیں۔
- بین الذات: جہاں کچھ بچے ذاتی توجہ اور خود نمائی کے ذریعے بہتر سیکھتے ہیں۔ وہ آسانی سے اکیلے کام کر سکتے ہیں، اپنے جذبات سے خود آگاہ ہوتے ہیں، اور اپنی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

جب بچے سیکھتے ہیں، تو وہ سمجھنے اور یاد رکھنے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم ایسی مختلف تدریسی حکمت عملیاں استعمال کریں جو ان سب طریقوں کا آمیزہ ہوں۔

شکیھا نے تعلّم کے مختلف طریقوں کو جس طرح سمجھا انہیں استعمال کرنے کی کوشش کی۔

''سبق کے عنوان سے اور جو کچھ بچوں کو جاننے کی ضرورت ہے، وہ تعلّم کے سات طریقوں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے گرد وہ سرگرمیاں ترتیب دینے کی کوشش بھی کی جا سکتی ہے جو اس عنوان سے مطابقت رکھتی ہوں۔ مثال کے طور پر، میری سوشل سٹیڈیز کی کلاسوں میں سے ایک موضوع موسموں اور موسمی پھلوں کا احاطہ کرتا ہے۔ بچوں کے ساتھ میں نے مل کر پھلوں کے بارے میں ایک نظم لکھی، جب کہ کچھ بچوں نے پھلوں کے رنگ برنگے خول بنائے۔ ہر بچے نے اپنی پسند کے ایک پھل کو چنا، خول کو اپنے اوپر چڑھایا اور اس پھل کا کردار ادا کیا۔ بچوں نے گروپوں میں کام کیا اور اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے اور لکھنے کا بھی کچھ کام کیا۔

اس سے ملتا جلتا طریقہ کار ''ہمارے علاقے میں موجود پیشے'' کے عنوان کے لیے استعمال کیا گیا۔ بچوں نے مختلف پیشوں کے نام سوچے اِن پر غور کیا اور جو کردار وہ چاہتے تھے، ادا کیا، اس پر گروپوں میں گفتگو کی، ان کے بارے میں کہانیاں پڑھیں اور تصویروں۔ اوزاروں سے ملانے کا کھیل بھی کھیلا۔ میں ابھی تک کچھ کام کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، اور اس بات کی ضرورت محسوس کرتی ہوں کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ تعلّم کو صرف کلاس تک محدود نہیں کیا جا سکتا''۔

ہمیں سبق کے منصوبے تیار کرنے اور تمام بچوں کی عملی اور موثر تعلیم و تربیت کو یقینی بنانے کے لئے کلاس کا انتظامی ڈھانچہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس ٹول کٹ کے اگلے کتابچہ میں ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں سبق کی منصوبہ بندی کے بارے میں پڑھیں گے۔ شکیھا جانتی ہے کہ سبق کی منصوبہ بندی کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

بیشک، اب سبق کی منصوبہ بندی میں پہلے سے زائد وقت خرچ ہوتا ہے، لیکن یہ ایک دلچسپ کام اور میری تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ کبھی کبھار تو درست قسم کے وسائل کا حصول میرے لئے بہت مشکل بن جاتا ہے۔ لیکن میں نے اسباق کی تیاری میں بچوں کو شامل کرنے کا گُر سیکھ لیا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ کلاس میں کیا درکار ہے، وہ تمام ضروری مواد گھر سے لے آتے ہیں۔ ہم کلاس میں مل جل کر بھی یہ مواد تیار کرتے ہیں، جیسا کہ ایک ڈرامے کے لئے ضروری خول (ماسک) مختلف پیشوں کے اوزار، کھیلیں اور نظمیں وغیرہ''۔

غور کیجیے: اپنے اسباق بہتر کرنا۔

- ایک ایسے سبق کا انتخاب کریں جسے پڑھانے میں آپ کو مزا آتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ آپ کے طالب علم آپ کی امید کے مطابق کارکردگی نہ دکھا پائیں تو اِسے بدل کر ایک ایسے سبق کا انتخاب کریں جسے پڑھانے میں آپ خوشی محسوس نہیں کرتے، اور اسے خوش کن بنانے کے لئے یقیناً آپ کچھ نئے طریقے دریافت کرنا چاہیں گے۔
- وہ اہم نکات (معلومات) کیا ہیں جو آپ چاہیں گے کہ بچے سیکھیں؟
- اُن معلومات کو ان تک پہنچانے کے لیے آپ کیا طریقے استعمال کر رہے ہیں؟ آپ یہ کیوں سوچ رہے ہیں کہ یہ طریقے کارآمد ثابت نہیں ہو رہے؟ مثال کے طور پر کیا بچے سیکھنے کا ایک ہی طریقہ استعمال کر رہے ہیں۔
- آپ اپنی تدریس میں کون سی مختلف سرگرمیوں کو شامل کرنا چاہیں گے تا کہ بچے اِن میں سے بہت سی حسیات؛ نظر، آواز اور حرکت کو تعلیم

میں استعمال کرسکیں۔ یہ سرگرمیاں تعلّم کے کون سے طریقوں کی نشان دہی کرتی ہیں۔ (شیکھا کے درج بالا خیالات ملاحظہ کریں)۔

- آپ ان سرگرمیوں کو کس طرح اپنے سبق کے منصوبے میں شامل کریں گے؟
- سبق کی تیاری میں بچے کس طرح آپ کی مدد کرسکیں گے، خاص طور پر مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل وہ بچے جو عام طور پر کلاس کی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے؟
- سبق پڑھانے کی کوشش کریں! اگر آپ ایسا کرنے میں آسودگی محسوس کر رہے ہوں تو اپنے طالب علموں سے پوچھیں کہ کیا وہ سبق انہیں اچھا لگ رہا ہے؛ کون سی سرگرمیوں سے وہ سب سے زیادہ محظوظ ہوئے۔ کیا آپ ان سرگرمیوں کو دیگر اسباق پڑھانے میں استعمال کر سکتے ہیں؟

تعلیم کی راہ میں رکاوٹیں:

کیا آپ کو اپنی کلاسوں میں سے کسی ایک میں موجود وہ بچہ یاد ہے، جو غیر معمولی طور پر بونگا تھا، یا کسی سرگرمی میں شامل ہونا نہیں چاہتا تھا اور اس نے کبھی پوچھنے یا بتانے کے لیے اپنا ہاتھ کھڑا نہیں کیا اور جو پڑھائی میں بھی بہت پیچھے تھا؟ اِس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ شاید اُس میں عزت نفس کی کمی ہو۔ بسا اوقات بچوں کو اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ نہیں ہوتا یا وہ یہ سوچتے ہیں کہ وہ کلاس کے اہم رکن نہیں۔ تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ بچے اپنے آپ کو جیسا دیکھتے ہیں، اِن میں اور اِن کی علمی کارگردگی کے درمیان گہرا ربط پایا جاتا ہے۔ تحقیق نگاروں نے یہ محسوس کیا کہ ایسا بچہ جس کی عزت نفس میں منفی تنقید کی وجہ سے کمی پیدا ہوتی ہے، وہ جلد ہی یہ جان لیتا ہے کہ بہتر ہے کوشش ہی نہ کی جائے۔ فیل ہونے کی بجائے ایسا بچہ اِس سرگرمی سے ہی پرہیز کرنے میں بہتری محسوس کرتا ہے۔

تکمیلی سرگرمی: عزت نفس کی قدر۔

ایک کاغذ کا ٹکڑا لیں اور اس پر ایک سادہ سا چہرہ بنائیں۔ یہ چہرہ آپ کے بچوں میں سے ایک کا ہے۔ اِن باتوں کے بارے میں سوچیں جو بالغ افراد اس بچہ کو کہیں، جن کی وجہ سے وہ بچہ ان کے متعلق کوئی اچھا محسوس نہ کرے۔ ہر وہ مثال جو آپ سوچ سکتے ہیں یا ایک ہفتے کے دوران مشاہدہ کر سکتے ہیں، اس کے لیے کاغذ کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر الگ کرلیں۔

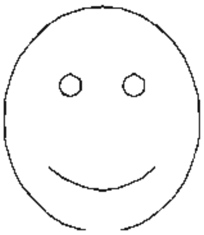

ایک بچے کی ذاتی انا کی حس کو بری طرح ''مجروح'' کرنے کے لئے اس قسم کے صرف تین یا چار جملے ہی درکار ہوں گے۔ (نوٹ: یہ سرگرمی بچوں کے ساتھ مل کر بھی کی جاسکتی ہے تا کہ انہیں دوسروں کے جذبات سمجھنے اور یہ جاننے میں مدد مل سکے کہ ان کے اقدامات کیسے دوسروں کے جذبات کو متاثر کرتے ہیں۔)

جب ہم بچوں کے بارے میں ایسی منفی تنقید سنتے ہیں تو ہمیں ان جملوں کو مثبت جملوں میں بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ منفی تنقید ''دیکھو تم نے کتنے سوالوں کا غلط جواب دیا ہے!'' کو ایک مثبت تنقید، ''دیکھو، تم نے کتنے سوالوں کا درست جواب دیا ہے! آؤ تمہارے لئے کوئی ایسا طریقہ تلاش کرتے ہیں جس سے تم اگلی مرتبہ زیادہ درست جواب دے سکو''۔ ''تم نے جو درست جوابات دیے ہیں انہیں یاد رکھنے میں کس چیز نے مدد دی''۔

اس سے پہلے کہ بچے تعلُّم میں پوری طرح حصہ لیں، انہیں یہ یقین دلانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ سیکھ سکتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کے اندر خودی اور اپنی پہچان کا احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اور اِس نشوونما میں بالغوں کو اپنا مضبوط کردار ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بچوں کی صنف، نسلی پس منظر اور صلاحیتوں کی قدر نہ کی جائے، یا یہ باتیں انہیں احساس کمتری دلانے کے لیے استعمال کی جائیں تو وہ اپنے آپ کو گھٹیا محسوس کرتے ہیں۔

ہم بچوں کو مثبت عزت نفس فراہم نہیں کرسکتے، تو اِس کی تشکیل کے لیے انہیں درست ماحول تو فراہم کر سکتے ہیں۔ تمام بچوں کو چاہیے:

- محسوس کریں کہ ان کی اور ان کی طرف سے کیے گئے تعاون کی قدر کی جاتی ہے؛
- اپنے آپ کو (جسمانی اور جذباتی طور پر) اپنے علمی ماحول میں محفوظ تصور کریں؛
- تصور کریں کہ وہ بے مثال ہیں اور ان کے خیالات قابلِ قدر ہیں۔

دوسرے لفظوں میں، بچے جو کچھ ہیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ انہیں اپنے آپ کو محفوظ تصور کرنا چاہیئے، اپنی انفرادیت کو بیان کرنے کے قابل ہونا چاہیے اور اپنی تعلیم و تربیت میں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ یہ اقدامات بچوں کے سیکھنے کے عمل کو پُر لطف بناتے ہیں اور اساتذہ اس کو مزید پُر لطف بنا سکتے ہیں کلاس کو خوش کن بنا کر۔ ایسی کلاس روم جہاں بچے کی عزتِ نفس کو تعریف کے ذریعے اُجاگر کیا جاتا ہے۔ جہاں تعاون سے بھرپور دوستانہ ماحول کو ترجیح دی جاتی ہے اور جہاں بچے اپنے آپ کو کامیاب تصور کرتے ہیں اور نئی چیزیں سیکھنے میں خوش ہوتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: عزتِ نفس کو بہتر بنانا۔

اس سرگرمی کو اساتذہ، طالب علموں، والدین یا دیگر لوگوں کے ساتھ انجام دیا جاسکتا ہے۔

- پوسٹر والے ایک بہت بڑے کاغذ یا کسی دیگر موزوں سطح کو جس پر لکھا جا سکے تین برابر کالموں میں تقسیم کریں۔
- بائیں طرف والے کالم میں، اپنے کلاس روم یا اسکول کی اس صورت حال کے بارے میں تحریر کریں جس میں طالب علم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی کوئی قدر نہیں وہ غیر محفوظ ہیں یا وہ منفرد نہیں ہیں
- درمیان والے کالم میں ہر صورت حال کے سامنے یہ تحریر کریں کہ آپ یہ کیوں سوچتے ہیں کہ بیرونی ماحول یا لوگ بچوں کو اس انداز میں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔
- دائیں ہاتھ والے کالم میں تحریر کریں کہ ایسی کیا تبدیلی لائی جائے کہ بچے یہ محسوس کریں کہ ان کی قدر کی جاتی ہے، وہ محفوظ اور منفرد ہیں۔

اس سرگرمی کو بچوں میں عزتِ نفس اور اپنی کلاس میں تعلُّم کو بہتر بنانے کے لیے عملی منصوبے تیار کرنے میں نقطہ آغاز کے طور پر استعمال کریں۔

بچے اپنا علم اور اُس کا مفہوم تیزی سے سیکھتے ہیں:

بچے جو علم پہلے سے جانتے ہیں اُس سے نئے علم کا تعلق پیدا کر کے سیکھتے ہیں اِسے ذہنی تعمیر (mental construction) کہا جاتا ہے۔ مِل جل کر گفتگو اور سوالات کرنے (سماجی باہمی ربط) سے تعلُّم کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دو دو کے جوڑوں یا چھوٹے گروہوں میں کام کرنے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

اساتذہ کی حیثیت سے ہمارا کام صرف یہ نہیں ہے کہ معلومات کو بچوں کے ذہن میں انڈیل دیا جائے۔ نہ ہی یہ مناسب ہے کہ بچوں کو ہر چیز خود دریافت کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ عملی طور پر ایسے تعلُّم کی حمایت کرنے کے طریقے تلاش کریں جو ان معلومات سے مطابقت رکھتے ہوں جو بچے پہلے سے جانتے ہیں (ان کی پہلے سے جان کاری ہو)۔

ممکن ہے ایک بچہ اسکول میں سیکھنے کے عمل میں سست ہو اور جب آپ اُس سے کوئی سوال کریں تو وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اسے جواب میں کیا کہنا ہے۔ ایسے کسی معاملے میں، آپ کو بچے سے ایک اچھا رشتہ قائم کرنے اور یہ جاننے کی ضرورت پڑے گی کہ بچے کی سمجھنے کی صلاحیت میں کیسے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، بچہ کون سے آسان اہداف پورے کر سکتا ہے؟ بچے کے نام میں کون سے حروف تہجی ہیں اور کیا وہ انہیں واضح الفاظ میں لکھ سکتا ہے؟ بچہ کن اعداد سے شناسائی رکھتا ہے اور انہیں کمرے میں موجود عام اشیاء سے منسلک کر سکتا ہے؟ وہ کون سی مخصوص چیزیں ہیں جو بچہ پسند کرتا ہے اور ان کے بارے میں اپنے استاد، دوسرے بچے، یا کلاس میں ہاتھ سے بنے ہوئے کسی گڈے یا گڑیا سے ہی بات کر سکتا ہے؟ کیا یہ بچہ مختلف کھیل کھیل سکتا ہے؟

علاوہ ازیں، ہم اسکول کا بچے کے گھر اور کمیونٹی سے کیسے تعلق پیدا کر سکتے ہیں؟

تکمیلی سرگرمی : گھر اور اسکول میں تعلق پیدا کرنا۔

ان کچھ چیزوں کی فہرست بنائیں جو آپ کے کچھ بچے گھر پر سیکھ چکے ہیں اور یہ ان کے لئے اسکول میں کارآمد ہیں۔

بچے کا نام	اس بچے/ بچی نے گھر پر کیا کام سیکھا	اس کام کو اسکول میں کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ان معلومات کو اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کرنے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ آپ بچوں کو اس کارروائی میں کیسے شامل کر سکتے ہیں؟

ایسا کوئی بچہ اسکول نہیں آتا جس نے پہلے سے کچھ سیکھا نہ ہو۔ اسکول میں یا اسکول سے باہر بچے نئے حالات میں مختلف طریقوں سے ردِ عمل کرتے ہیں۔ یہ معلوم کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ بچہ کیا جانتا ہے اور وہ کون کون سی مہارتیں حاصل کر چکا ہے، تا کہ ان معلومات کی روشنی میں آپ مزید آگے بڑھ سکیں۔ بچوں کا قریب سے مشاہدہ کرنا چاہیے اور یہ کہ وہ کس طرح نئے خیالات، مہارتیں اور اقدار سیکھتے ہیں۔ ان معاملات میں لڑکیوں کے تجربات لڑکوں سے بالکل مختلف ہو سکتے ہیں۔

اسکول میں بچوں کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں جو ان کاموں اور مسائل سے مختلف ہوتے ہیں جو وہ کھیل کے دوران حل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کچھ بچوں نے پہلے کبھی پنسل ہی نہ پکڑی ہو؛ دیگر بچوں نے ممکن ہے کبھی کتاب کی شکل نہ دیکھی ہو۔ ممکن ہے کچھ بچے وہ زبان بولنا نہ جانتے ہوں جو آپ اور کلاس کے دوسرے بچے بولتے ہیں۔ اس لیے یہ بے حد اہم ہے کہ بچے جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں کر سکتے ہیں یا ایسے نئے کام جو کی آپ کلاس اور سبق کو ضرورت ہے ان دونوں میں مطابقت پیدا کریں۔ یہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

تکمیلی سرگرمی : سیکھنے والوں کے لیے تعلق یا مطابقت پیدا کرنا۔

اسکول سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچوں کو پڑھنا اور اعداد کا استعمال کرنا سکھا دیں۔ جب بچے اسکول آتے ہیں یا اُن کے اسکول کے پہلے دن ہی آپ کون سی سرگرمیاں کر سکتے ہیں۔ تا کہ بچے پڑھنا اور اعداد کا استعمال کرنا سیکھ لیں۔ ذیل میں کچھ مثالیں دی گئی ہیں۔ کیا آپ کچھ اور بھی سوچ سکتے ہیں۔

- بچوں کے ہمراہ، کمرے میں آس پاس پڑی ہوئی چیزوں پر وہ نام لکھیں جو ہم انہیں دے سکتے ہیں (اس زبان/ زبانوں میں جو بچے استعمال کرتے ہیں) مثال کے طور پر ڈیسک، کرسی، ہر ڈیسک پر متعلقہ بچے کا نام، تختہ سیاہ، چیزوں کے ساتھ منسلک اعداد وغیرہ۔ کون کون سے بچے ان چیزوں کو اُن ناموں سے منسوب کر سکتے ہیں جو اُن کے لیے لکھے گئے ہیں؟
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ ہر بچے کو کم از کم ایک چیز ایسی بتائیں جو وہ اچھی طرح کر سکتا ہے۔
- کسی ایسی نظم کے الفاظ تحریر کریں جو بچے پہلے سے جانتے ہوں یا بڑی تیزی سے سیکھ سکتے ہوں۔ دیکھیں کہ کون سا بچہ یہ پہچان لیتا ہے کہ کون سا لفظ کیا ہے۔ ایک ایسی نظم میں جو انہیں پہلے سے یاد ہے، نئے الفاظ کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ ایک ساتھ نظم پڑھنا تعلیم و تربیت کا ایک بہت اہم حصہ ہے کیوں کہ یہ بچوں کو سانس لینے میں مدد کرتا ہے، ان کے الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ کرتا ہے، اور کلاس میں باہمی اتفاق کو فروغ دیتا ہے۔
- کلاس میں ہدایات واضح الفاظ میں دیں، اور بڑے بچوں کو منظم کریں کہ وہ آپ کی جاری کردہ ہدایات کو چھوٹے بچوں کو سمجھنے میں مدد دیں۔

آپ کی کلاس میں کوئی ایسا نیا بچہ آجاتا ہے جو وہ زبان نہیں بول سکتا جو دیگر بچے بولتے ہیں، ایسی صورت میں یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ایسا بچہ کیا کر سکتا ہے۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہوگی کہ ایسے بچے سے انفرادی طور پر اُس کا نام اُس کی زبان میں لے کر بات کریں۔ اگر یہ ممکن نہیں تو دیگر بچوں یا علاقے کے ایسے لوگوں کی مدد حاصل کریں جو اس بچے/ بچی کی زبان اور اسکول کے کام میں مطابقت پیدا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کیا آپ بچے کی مادری زبان میں ایسی نظم پڑھ سکتے ہیں جس کے ذریعے آپ بچے کو نئے الفاظ سکھ سکیں، اُس زبان میں جو آپ کی کلاس روم کی زبان ہے۔ جو الفاظ بچے اپنی مادری زبان میں جانتے ہیں اُنہیں آہستہ آہستہ کلاس روم کی زبان سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ کیا آپ اِس نظم کو مختلف زبانوں کی قدر و قیمت بتانے کے لیے کلاس روم میں استعمال کر سکتے ہیں؟

بچوں کے ذمے، خاص طور پر اُن کے تعلیمی سال کے آغاز میں، ایسے کام لگانے سے جو وہ آسانی سے انجام دے سکیں، ننھے سے ننھے بچے کی تعلیم و تربیت کا آغاز اچھا ہو سکتا ہے۔ ان میں یہ اعتماد پیدا ہو جائے گا کہ اسکول ایک بہت اچھی جگہ ہے، ایک ایسی جگہ جہاں وہ کچھ دریافت کرنے اور سیکھنے کے دوران اپنے آپ کو محفوظ تصور کر سکتے ہیں، ''یہی تعلّم کے لئے ایک دوستانہ ماحول ہے''۔

تعلیم و تعلّم کے لیے نکات

☆ اسباق کو معلومات کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یک جا کر کے تیار کرنے کی بجائے، ان کا ڈھانچہ ''بڑے تصورات'' کے گرد کھڑا کرنے کی ضرورت ہے، تا کہ بچوں کو ایک ایسی چھتری (تحفظ) مل سکے جس کے سائے میں وہ ان معلومات کی ان معلومات سے مطابقت پیدا کر سکیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ ایک بڑا تصور کچھ اس قسم کا ہو سکتا ہے کہ ''پانی زندگی کے لیے بہت اہم ہے''، اور یہ عنوان بھی ہو سکتا ہے کہ ''آج ہم یہ دیکھیں گے کہ پانی کو کس طرح صاف رکھا جاسکتا ہے''۔

☆ ہمارے لیے ضروری ہے کہ بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ کچھ بچوں کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ وقت درکار ہوگا۔

☆ ہمارے لیے ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت میں مددگار کا کردار ادا کریں اور اپنے شاگردوں کی بے مثال امتیازی باتوں کو پہچانیں۔ تعلیم و تربیت کا ماحول تمام شاگردوں کے لیے معاون ہونا چاہیے۔

☆ طالب علموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان سرگرمیوں میں جو انفرادی طور پر یا ٹیموں کی صورت میں کی جارہی ہیں، اکٹھے مل کر معلم سے اور ایک دوسرے سے بات کریں۔

☆ ہمیں ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے جن میں تمام بچے ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کر سکیں (مثال کے طور پر، ان کے ذمے لگائے گئے کام انجام دینے کے لیے وہ جوڑوں اور چھوٹے گروپوں کی صورت میں کام کریں)۔

☆ طالب علموں کو اس قابل ہونا ضروری ہے کہ وہ نصاب کو اپنے لیے کارآمد پائیں، اور سوالات پوچھنے، معلومات کا سہارا لینے، اور درپیش معاملے میں اپنی سمجھ بوجھ قائم کرنے میں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

☆ ہمیں اچھے اچھے سوالات کرنے کی ضرورت ہے تا کہ طالب علم اپنے خیالات کی وضاحت کر سکیں۔ ایسے سوالات کرنے سے اجتناب کیا جائے جن کے جواب صرف ''ہاں'' یا ''نہیں'' میں ہوں، ہمیں ایسے غیر محدود سوالات کرنے کی ضرورت ہے جن کے جواب میں بچے اپنی آراء اور خیالات کا کھل کر اظہار کر سکیں؛ مثال کے طور پر، ایسے سوالات جو ''آپ کا کیا خیال ہے؟'' پر ختم ہوتے ہوں۔

☆ استاد کی جانب سے پوچھے گئے نپے تلے سوالات اور طالب علموں کی باہمی عملی گفتگو سے طالب علموں کی معلومات کے لیے جستجو میں لازمی طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ دوسروں سے نئی اطلاعات وصول کرنا اور تبادلہ خیال کرنا، بچوں کو نئے علوم سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

یادرکھیں:

کوئی نیا عنوان (Topic) شروع کرنے سے پہلے، تمام بچوں سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ وہ اس کے بارے میں پہلے سے کتنا جانتے ہیں۔ یہ سوال پوچھنے سے آپ کو بچوں کی عنوان کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں مدد ملے گی، کیونکہ یہ پہلے سے جانا پہچانا عنوان ہوگا، اور انہیں اسے زیادہ تیزی سے سمجھنے اور سیکھنے میں مدد دے گا۔ وہ اپنے علم کا بہت سا حصہ کلاس روم سے باہر حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ اپنے گھروں اور اپنی کمیونٹی میں۔ یہ معلومات ہمیں، جو کچھ وہ روزمرہ کی زندگی سے پہلے ہی جان چکے ہیں اور وہ نیا علم جو ہم انہیں سکھانے جا رہے ہیں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیں گی۔ علاوہ ازیں، ممکن ہے کچھ بچے کچھ مخصوص عنوانات کے ''ماہر'' ہوں جیسا کہ مچھلی کا شکار یا فصل اگانا، اور ایسے بچوں کو کلاس کے دوسرے بچوں کے فائدے کے لیے اپنا علم اُن کے سامنے پیش کرنے کا موقع دینا چاہیے۔

علاوہ ازیں، بچے باہمی تعلیم و تربیت کے ذریعے زیادہ بہتر طور پر سیکھیں گے (''ہم اسے مل کر انجام دے سکتے ہیں'')، بجائے اس کے کہ تعلیم و تربیت میں مقابلہ بازی کے انداز کو اپنایا جائے (''اس کام میں تم سے میں زیادہ بہتر ہوں کیوں کہ تم.....'')۔ چھوٹے گروپوں میں کام کو اگر بہتر طریقے سے تقسیم کر لیا جائے، تو اس سے بچوں کی مل جل کر کام کرنے اور سیکھنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جو خصوصاً اس صورت میں بہت اہم ہو جاتی ہے اگر اس گروپ میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہوں، یا اس میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے شامل ہوں۔ علاوہ ازیں، باہمی تعلیم و تربیت کے انداز کلاسوں میں تنظیم کو بہتر کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ بچے شر پسندی کو فروغ دینے کی بجائے
مل جل کر کام کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں اکیلے بچوں یا چھوٹے گروپوں میں شامل بچوں کی مدد کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

معاونت: 4.2

کلاس میں مختلف النوع بچوں سے نمٹنا

مختلف النوع بچوں کی قدر و منزلت اور حوصلہ افزائی:

ہر بچے کے منفرد ہونے کی وجہ سے تمام کلاس مختلف النوع بچوں کی حامل ہوتی ہے۔ مختلف النوع کے حامل کلاس روم تمام سیکھنے والوں کے لئے مثبت فوائد لا سکتے ہیں۔ بچے مختلف تجربات سے گزر چکے ہوتے ہیں، مختلف مہارتوں، علم اور رویوں کے حامل ہوتے ہیں۔ تمام بچے تعلُّم کے ''سوپ'' میں اپنے اپنے علم کے اجزا شامل کر سکتے ہیں۔ استاد سہولت فراہم کرنے والے ایک فرد کا کردار ادا کرتے ہوئے تمام بچوں کے سیکھنے کے لیے موزوں ماحول اور عملی تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

بچوں (اور کبھی کبھار بالغوں کو بھی) یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مختلف النوع ہونا ایک تحفہ ہے، بوجھ نہیں۔ دوسرے کتابچہ کے تحت معاونت 2.2 میں ہم نے ایک ایسی سرگرمی سیکھی جیسے ''دوست دوست کھیلنا'' (playing favourates) کہتے ہیں۔ جس میں والدین اور بچوں نے بھی یہ سیکھا کہ اسکول سے باہر رہ جانے (exclusion) اور اسکول کے اندر آنے (inclusion) کا کیا مطلب ہے۔ اسی قسم کی درج ذیل سرگرمیاں مختلف النوع کی قدر د قیمت کو سمجھنے میں بچوں اور والدین کی مدد کریں گی۔

تکمیلی سرگرمی: ایک دوسرے کو جاننے کے لئے تحائف کا تبادلہ

(Cluster) گروپ میں پہلی مرتبہ ملنے والے اساتذہ اِس سرگرمی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سرگرمی کو اساتذہ تعلیمی سال کے آغاز پر پہلی مرتبہ اپنی کلاس سے تعارف حاصل کرتے وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سرگرمی والدین۔ انجمن اساتذہ کے تعارفی اجلاس میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

اِس سرگرمی میں شامل افراد جوڑوں کی صورت میں کام کرتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے کارڈ پر تحریر کردہ بیان کچھ اِس طرح سے ہونا چاہیے:۔

''میرے دوست کا نام .... ہے اور وہ صبر سے مالا مال ہے''۔

''میری دوست کا نام .... ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مزاح کی حس عطا کی ہے''۔

اِس سرگرمی میں حصہ لینے والا ہر جوڑا ایک دوسرے کی مہارتوں کے متعلق سارے گروپ کو بتائے گا۔ وہ پھر اس پر بات کریں کہ یہ مہارتیں کس طرح سب کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ استاد یا کام کو آگے بڑھانے والا دوسرا فرد (facilitator) اس سرگرمی میں شرکت کرنے والوں کے لیے ایک بکس سجائے جس میں وہ سب اپنا اپنا گفٹ کارڈ ڈالیں اور اس کے ساتھ ساتھ پورے گروپ سے اپنے ''دوست'' کا تعارف کرائیں۔

یہ سرگرمی اساتذہ کو کلاس میں تمام بچوں کی قدر و منزلت کرنے کی ضرورت کو اُجاگر کرے گی وہ بہت سی ان ذاتی خوبیوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں جو ضروری نہیں کہ عام مشاہدہ کرنے والے فرد کی نظر میں ہوں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ جو ہر بچے میں موجود منفرد خصوصیات تلاش کریں۔ پھر ہم تعلُّم کے اِن تجربات کو یکجا کریں جو ان خوبیوں کی تشکیل اور استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : زرد کاغذ۔ ایک دوسرے کو جاننا اور ایک دوسرے سے سیکھنا

اس عمل میں شرکت کرنے والوں کو جوڑوں میں منظم کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی خوبیوں، دلچسپیوں یا مشاغل کے بارے میں سوچیں۔ پھر وہ اپنے ساتھی کو اپنی دلچسپی کے کچھ پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہیں، اور جس دلچسپی کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتے وہ اسے سکھاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو سرگرمی میں شرکت کرنے والا ہر فرد لکھنے کے لیے زرد رنگ کے کاغذ کا ٹکڑا استعمال کرے۔ انہیں چاہیئے کہ پہلے وہ اپنے ساتھی کی بات سنیں، اور پھر اس کاغذ کے ٹکڑے پر سب سے اوپر وہ خوبی/مہارت درج کریں، اس کے بعد اپنے ساتھی کا نام، اور پھر وہ چند باتیں جو انہوں نے اس مہارت کے بارے میں سیکھی ہیں، درج کریں۔ مثال کے طور پر:۔

مہارت: مچھلی کا شکار۔

جان ماؤزن ہو:

میں نے کیا سیکھا ؟

بہتر ہے کہ مچھلی کا شکار رات کو کیا جائے۔

پُرسکون پانی بہتر ہے۔

چاند نکلنے کا انتظار کیا جائے۔

مختلف مچھلیوں کے لیے مختلف چارہ

اُن کی دلچسپیوں کے بارے میں معلومات کے تبادلے کے بعد اور وقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کام کو آگے بڑھانے والا فرد کسی رضا کار کو آگے آنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔ سرگرمی میں شرکت کرنے والے دیگر افراد اس رضا کار کے ساتھی کی خوبیاں جاننے کے لیے زیادہ سے زیادہ پانچ سوالات کر سکتے ہیں۔ متبادل کے طور پر، رضا کار اپنے ساتھی کی خوبیوں کے بارے میں اداکاری کرے گا، جسے دیکھ کر دیگر لوگ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ وہ خوبیاں کیا ہیں۔ پھر اپنی معلومات کو ''کلسٹرز'' کی صورت میں ایک بورڈ پر آویزاں کر دیا جائے گا۔ اس میں مصوری، باغبانی، موسیقی، کھانا پکانا، کھیل، وغیرہ کو شامل کیا جائے گا۔

ان سرگرمیوں سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

مشرقی تیمور کے کچھ اساتذہ کا کہنا ہے کہ:۔

- ہم نے ایک دوسرے کی بات کو سننا سیکھا،
- ہمیں ایک دوسرے کو بہتر طور پر جاننے کا موقع ملا،
- ہمیں زبانی اور عملی دونوں کے ذریعے ایک دوسرے سے بہتر گفت وشنید کا موقع ملا،
- ہم ایک اچھی ٹیم ہیں، جس میں بہت ساری خوبیاں ہیں۔
- ہم نے کھلے سوالات پوچھنا سیکھا، اور
- ہم نے ایک دوسرے سے سیکھا،

کام کو آگے بڑھانے والا فرد یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں سب سے اہم سبق یہ حاصل ہوا ہے کہ ''ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خوبی موجود ہے، اور یہ کہ اساتذہ اور سیکھنے والوں کی حیثیت سے ہم اِن خوبیوں کو استعمال کر سکتے ہیں''۔

اساتذہ کے لیے یہ فرض کرنا لازم ہے کہ ہر بچہ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی ایسی مثبت بات لے کر آتا ہے جسے استعمال کیا جا سکے، اور اس خوبی کو دریافت کرنا استاد کا کام ہے۔ بچے ہم عصر اساتذہ کا کردار ادا کرتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔

کلاس میں مختلف اقسام کی سوچ، تعلیم اور علم کو شامل کرنا۔

گزشتہ کتابچہ میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ بچے مختلف سطحوں پر مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں: یعنی تعلیم وتربیت بھی مختلف النوع طریقوں سے دی جاتی ہے۔ اسی لیے، اساتذہ کی حیثیت سے ہمیں تدریس کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے تعلیم وتربیت کے لیے مختلف انداز وضع کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تمام بچے، خصوصاً مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچے، اِن معلومات کو جو ہم انہیں پڑھا رہے ہیں اچھی طرح سمجھ لیں اور ایک ایسے انداز میں کچھ سیکھ سکیں جو ان کے لیے بامعنی ہو۔

کلاس میں درس وتدریس کی سرگرمیاں رٹہ بازی اور سبق بار بار دہرانے سے لے کر مسائل کے حل اور تخلیقی سوچ تک پھیلی ہوئی ہیں۔

زبانی یاد کرنا	تجزیہ کرنا	استدلال کرنا	مسائل کا حل نکالنا

اپنی کلاس میں ہم اِس پورے سلسلے سے نمٹنے کے لیے مختلف انداز اپنانے پر غور کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم یہ کر سکتے ہیں کہ:۔

- حساب پڑھانے کے لیے بلاکس، مختلف ماڈل اور دیگر اشکال استعمال کی جائیں، جس سے بچوں کی بہترین اور مؤثر مہارتوں، صلاحیتوں اور اُن کی بصری سمجھ بوجھ کو مزید نکھارنے میں مدد ملے۔
- بچوں کو حساب کے بارے میں ان کے ایسے خیالات اور طریقوں کے بارے میں بات چیت کرنے (یا اس کے بارے میں لکھنے) کی دعوت دیں، جو اُن کی زبانی سوچ اور سمجھنے میں مطابقت پیدا کریں۔
- بچوں سے کہیں کہ ان کہانیوں کی تصاویر بنائیں جو انہیں پڑھ کر سنائی گئی ہیں، تاکہ کہانی میں استعمال ہونے والے الفاظ اور واقعات کے بارے میں اُن کی ذہنی سوچ میں ربط پیدا کیا جا سکے۔
- بچوں کی حرکات اور حسابی تصورات میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے اسکول کے اردگرد کے علاقے کے نقشہ جات بنانے میں ان کی رہنمائی کریں۔ وہ بچے جو اپنے علاقے میں سروے کرتے ہیں، علاقے کے اندر موجود مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں اور ان کے حل تجویز کرنے کے لئے اپنی مہارتوں کا استعمال کرتے ہیں، یہ سیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ اسکول میں سیکھا ہے اس کا استعمال کیسے کیا جائے۔ اچھی تعلیم کے علاوہ، یہ کاروائی علاقے کے لوگوں کو اسکول کا کام سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور اس طرح وہ اساتذہ کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لیے زیادہ متحرک ہو جاتے ہیں (دیکھیں تیسرا اور چھٹا کتابچہ)۔

اپنی کلاس کو مکمل طور پر ہمہ گیر تعلّم دوست بنانے کے لیے پہلے آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ جو کچھ آپ پڑھا (تعلیمی مواد) رہے ہیں اس نصاب تک تمام بچوں کو رسائی حاصل ہے اور وہ ان سب کے لیے موزوں ہے، ہم کس طرح پڑھاتے ہیں اور بچے کس طرح زیادہ اچھے طریقے سے سیکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں اس ماحول کا دھیان بھی رکھا جائے جس میں بچے رہ رہے ہیں اور تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ہمیں ان بچوں کا خیال رکھنے کی بھی ضرورت ہے جنہیں تعلیم و تربیت کے حصول میں کچھ مخصوص تکالیف کا سامنا ہے یا وہ تعلیم و تربیت کے حصول میں غلطیاں دکھا رہے ہیں۔ کیا ہم ایسے بچوں کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہے ہیں جن کے بارے میں جانتے ہوں کہ انہیں معیاری نصاب پڑھنے میں مشکلات کا سامنا ہے، جیسا کہ وہ بچے جو بظاہر جسمانی، حسّی یا ذہنی استعداد کی کمی کا شکار ہیں؟ کیا پھر بھی نصاب تک ان بچوں اور ان کے ساتھ ساتھ دیگر بچوں کو رسائی حاصل ہوگی؟ ہم اس کے متعلق کیا کر سکتے ہیں؟

ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں؟

تکمیلی سرگرمی: مختلف النوع بچوں کا مشاہدہ کرنا

1. اپنی کلاس کے ان بچوں کے نام لکھ لیں جو کچھ مضامین، جیسا کہ حساب، خوش نویسی، گفتگو کی مہارتوں وغیرہ میں واضح طور پر مضبوط ہیں۔ بیان کریں کہ وہ کس طرح کلاس میں اپنی اس قابلیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
2. اگر آپ لکھ سکیں تو ایسے بچوں کے نام لکھ لیں جو کچھ ایسی خوبیوں کے مالک ہیں جن کا کلاس روم کی تعلیم و تربیت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا ایک بچہ ایک اچھا ماڈل تخلیق کر سکتا ہے؟ کیا کوئی اور بچہ کھیل کی سرگرمیوں میں اچھے رابطہ کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟ کیا کسی اور بچے میں بہت سی اچھی سماجی مہارتیں موجود ہیں۔
3. اب کلاس روم کے ان باقی ماندہ بچوں کی نمائندگی کے لیے جن کو آپ نے خصوصی مہارتوں اور قابلیت سے منسلک نہیں کیا، گتے کے صفحے پر دائرے بنائیں۔ اگلے ہفتے کے دوران، ان بچوں کا بطور خاص مشاہدہ کریں۔ اگر آپ یہ محسوس کریں کہ اُن میں سے کوئی ایک کسی مخصوص سرگرمی کو پسند کرتا ہے، تو اُس کا نام نوٹ کر لیں۔ یہ سرگرمی یا بچے کی کارکردگی یہ بتائے گی کہ وہ بچہ کن طریقوں سے سیکھتا ہے۔ یہ طریقے آپ کے اسباق میں کس طرح شامل کیئے جا سکیں گے۔

مختلف صورت حال کا مشاہدہ کرنے اور اس سے نمٹنے میں ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم کیا کچھ فراہم کر سکتے ہیں۔ یہی ایک مثبت طریقہ ہے

جو بچوں کے سیکھنے میں مدد کرے گا خصوصاً وہ بچے جن کو سیکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہماری توجہ اِس پر ہونی چاہیے کہ بچوں کو سیکھنے کے کیا فائدے ہو سکتے ہیں بہ نسبت اِس کے کہ ہمیں کیا کچھ دینا پڑے گا جیسے کہ وقت۔ کیا ہم ایک بچے کو دوسرے بچے کو پڑھ کر سنانے اور اس کے لئے لکھنے کا کہہ سکتے ہیں؟ اور اسی دوران کیا ہم اس بات کی نشان دہی بھی کر سکتے ہیں کہ وہ بچہ جو مشکلات کا شکار ہے وہ کون سی اہم مہارتیں جانتا ہے، جن سے اس کا ساتھی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟ دوسرے الفاظ میں، ہم ایک ایسا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں دونوں اقسام کے بچے تعلیم و تربیت میں ایک دوسرے کی معاونت کرنے کے قابل ہوں۔

مختلف النوع صورتِ حال کو درپیش چیلنج:

ایک ہمہ گیر کلاس روم میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بہت سارے مختلف بچوں کا ایک ساتھ رکھنا ایک چیلنج سے کم نہیں۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہر بچے کو کیا سیکھنے کی ضرورت ہے اور وہ بچہ یا بچی کس طرح بہترین انداز میں سیکھ سکتا ہے۔ ہمیں یہ بھی تلاش کرنا چاہیے کہ سیکھنے کے خواہش مند تمام بچے کس طرح مل جل کر ہنسی خوشی سیکھ سکتے ہیں۔ تین قسم کے چیلنج جو بچوں کی تعلیم و تربیت میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں وہ ہیں ڈرانا دھمکانا (bullying) تعصب (prejudice) اور تفریق (discrimination)۔ یہ سیکھنا کہ ایک ہمہ گیر کلاس میں ان چیلنجوں سے کیسے نمٹا جائے، ایک معلم کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔

ڈرانا دھمکانا:

ڈرانا دھمکانا، تشدد کی ایک قسم ہے۔ چھٹے کتابچے میں ہم جان پائیں گے کہ اسکول میں اور کتنی قسم کے تشدد ہوتے ہیں۔ ایسے تشدد کو کس طرح قلمبند کیا جائے اور تشدد کے خلاف مؤثر پالیساں اور سرگرمیاں اپنائی جائیں۔ اِس کتابچے میں خاص طور پر دھمکانے کے عمل پر گفتگو کریں گے کیوں کہ دھمکیاں اور خوف ہمارے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں بچوں کے تعلّم کے حصول میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔

جب ہم دھمکائے جانے کا تصور کرتے ہیں تو عموماً کسی ایک بچے یا بچوں کے ایک گروپ کو دوسرے بچے کو دھمکی دینے کے بارے میں سوچتے ہیں، کیوں کہ عموماً متاثرہ بچہ کسی نہ کسی انداز میں مختلف ہوتا ہے۔ وہ تعلیم و تربیت میں جرم کرنے والے بچوں سے بہتر بھی ہو سکتے ہیں (وہ اچھے گریڈ حاصل کرتے ہیں) یا ان کا تعلق مختلف سماجی گروپ جیسا کہ مختلف مذہب سے بھی ہو سکتا ہے یا صرف غریب ہونا ہی ان کا قصور ہو سکتا ہے۔ صرف بچوں کا ہی نہیں بلکہ بالغوں اور اساتذہ کا رویہ بھی دھمکانے کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ دھمکانے کی کئی اقسام ہیں؛ مثال کے طور پر:۔

- جسمانی دھمکیاں: جیسا کہ ہم عصر بچوں، استاد یا سرپرست کے ہاتھوں پٹائی؛
- ذہنی دھمکیاں: جس میں بچوں کے خیالات نظر انداز کئے جاتے ہیں یا ان کی قدر نہیں کی جاتی؛
- جذباتی دھمکیاں جس میں عزتِ نفس کم ہونا: جس میں اسکول میں ہراساں کیے جانا، اسکول میں پریشان کُن لمحات، اعزازات کا واپس لینا شامل ہے؛
- زبانی دھمکیاں: جیسا کہ غلط نام سے پکارنا، بےعزتی کرنا، بار بار تنگ کرنا، نسلی تعصب پر مبنی جملے کسنا؛
- بالواسطہ دھمکیاں: جیسا کہ افواہیں پھیلانا، کسی کو سماجی گروپ سے خارج کر دینا؛ اور
- ثقافتی/سماجی دھمکیاں: جیسا کہ اختلافات، نسلی گروپ بندی، ذات پات، جنس، وغیرہ کی بنیاد پر تعصب یا تفریق کرنا؛

دھمکانا، عموماً تکلیف دہ اور جان بوجھ کر جارحانہ رویّہ اپنانے کی ایک قسم ہے۔ کبھی کبھی یہ رویّہ ہفتوں، مہینوں یا سالوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ کسی مدد کے بغیر ان لوگوں کے لیے دفاع ممکن نہیں جنہیں دھمکایا جا رہا ہو۔

بہت سے معاشروں میں، جو لوگ قدرے مختلف ہوتے ہیں، انہیں دھمکایا جاتا ہے۔ ان کا مختلف ہونا جنس، نسلی امتیاز یا کوئی معذوری یا دوسری ذاتی خصوصیات کی بنا پر ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ اکثر لڑکے ہی زیادہ تر جسمانی دھمکیوں کی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں، مگر لڑکیاں بھی مکاری یا دھمکانے کی بالواسطہ اقسام جیسے کہ تنگ کرنے میں ملوث ہو سکتی ہیں۔ وہ انفرادی کی بجائے اجتماعی طور پر دھمکانے کے عمل کی مرتکب ہوتی ہیں۔

دھمکایا جانے والا بچہ اکثر یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا کہ اسے دھمکایا جا رہا ہے شاید اِس خوف سے کہ یہ عمل پہلے سے بھی بڑھ جائے گا۔ وہ بچے جو بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں وہ اِس خوف سے تسلیم کرنے سے خائف ہوتے ہیں کہ پھر مزید بدسلوکی ہوگی۔

اساتذہ کے لیے دھمکانے کے عمل سے نمٹنا مشکل ہوتا ہے کیوں کہ ایسے واقعات اکثر کلاس سے باہر پیش آتے ہیں (اسکول جانے کے راستے میں یا کھیل کے لیے مختص حصے میں)۔ تاہم، دھمکیوں کے اثرات ایسے بچے کی اچھی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔

ہمیں دھمکائے جانے کے عمل پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے، اور ایسے طریقے تلاش کرنے چاہئیں جن سے ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہماری کلاس میں بچوں کو کس حد تک دھمکایا جارہا ہے۔ مشاہدہ کسی بھی استاد کے لیے ایک اہم مہارت ہے، اور ہمیں کھیل کے دوران اور اس کے ساتھ ساتھ کلاس میں بچوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بچے جو زیادہ تر اپنی مرضی کے خود مالک ہوتے ہیں، جن کے دوست کم ہوتے ہیں اور جو کسی نہ کسی انداز میں مختلف ہوتے ہیں، دھمکائے جانے کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ دھمکائے جانے کی درج ذیل نشانیاں ہیں:۔

- بچے جو اچانک اپنا اعتماد کھو بیٹھتے ہیں،
- بچے جو آنکھ سے آنکھ ملانے سے کتراتے ہیں اور خاموشی اختیار کرتے ہیں،
- وہ جن کی کارکردگی بہت خراب ہو جاتی ہے، جب کہ وہ پہلے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے تھے،
- وہ جو زیادہ تر غیر حاضر رہنے لگتے ہیں اور بلا جواز سر درد یا پیٹ درد کا بہانہ بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

اِس مسئلے پر والدین یا دیگر سرپرستوں سے گفت وشنید یقیناً ضروری ہے، لیکن سب بچوں کے رویّوں کے بارے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بچوں کے رویّوں میں تبدیلی کو نوٹ کرنا چاہیے، ہوسکتا ہے وہ دھمکیوں کے اثرات کے تحت بدل رہے ہوں۔

کلاس یا اسکول کے اندر تعلقات کے بارے میں جاننے کے لیے ایک سروے کا اہتمام بھی کیا جاسکتا ہے۔ دو سوالنامے نیچے دیئے گئے ہیں۔ اُن میں پہلا دھمکی آمیز رویے کا تجزیہ کرنے کے لیے فوری چیک لسٹ ہے، جب کہ دوسرا تفصیلی ہے جس کے ذریعے اسکول اور اس کے ارد گرد اور اپنی کلاس میں اُن کے ردِعمل اور تعلقات کے بارے میں معلومات جمع کی جائیں گی۔ آپ اپنے طالب علموں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ گمنام ناموں یا ناموں کے بغیر ان سوالناموں کو پُر کریں۔

1. ڈرانے، دھمکانے اور دِق کرنے کے واقعات:

	کوئی واقعہ پیش نہیں آیا	ایک واقعہ پیش آیا	ایک سے زائد واقعات پیش آئے
مجھے دھکا دیا گیا، ٹھڈے مارے گئے یا جان بوجھ کر پیٹا گیا			
دوسرے بچوں نے میرے متعلق بُری بُری باتیں کیں			
مجھ سے میری چیزیں چھین لی گئیں			
مجھے بُرے ناموں سے پکارا گیا کیوں کہ میں دوسرے بچوں سے کسی وجہ سے مختلف ہوں			
کسی اور وجہ سے مجھے بُرے ناموں سے پکارا گیا			

میری ہنسی اڑائی گئی یا بغیر کسی وجہ سے بے
عزتی کی گئی
مجھے ارادتاً کھیل سے باہر رکھا گیا
کوئی میرے ساتھ کسی اور طرح سے
بُرا پیش آیا

2. تعلقات کے بارے میں سوالنامہ:

میں ایک لڑکا ہوں ---------------- میں ایک لڑکی ہوں ----------------
عمر ---------------- کلاس ----------------

اسکول میں اس ہفتے کے دوران، ایک اور بچے نے:	کوئی واقعہ پیش نہیں آیا	ایک واقع پیش آیا	ایک سے زائد واقعات پیش آئے
مجھے اُن ناموں سے پکارتے ہیں جو مجھے اچھا نہیں لگتا			
مجھ سے کوئی پیار بھری بات کہی			
مجھے ٹھڈا مارنے کی کوشش کی			
مجھے ایک تحفہ دیا			
مجھ سے بُرا برتاؤ کیا کیوں کہ میں ذرا مختلف ہوں			
کہا کہ وہ مجھے تکلیف دیں گے			
مجھ سے کچھ رقم بٹورنے کی کوشش کی			
مجھے خوف زدہ کرنے کی کوشش کی			

اپنے کھیل میں مجھے شامل ہونے سے روک
دیا
مجھے ایک لطیفہ سنایا اور پھر مجھ پر ہی ہنسنے لگا

کوشش کی کہ میں کسی بچے کو تکلیف دوں

مجھ سے جھوٹ بولا اور مجھے مصیبت میں پھنسا
دیا
کچھ اٹھانے میں میری مدد کی

کلاس ورک کرنے میں میری مدد کی

میرے چلنے کے انداز پر طنز کیا

میری جلد کی رنگت کی وجہ سے میرے ساتھ
غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا
میرے ساتھ ایک گیم کھیلی

میری کوئی چیز توڑنے کی کوشش کی

سوالناموں کے نتائج کا تجزیہ کرنے کے بعد، ہم ان لوگوں کو پہچاننے کا کام شروع کر سکتے ہیں جو یہ بتانے کے لئے تیار ہیں کہ انہیں دھمکایا جارہا ہے اور پھر ان کی تلاش بھی کی جا سکتی ہے جنہیں دھمکائے جانے کا خطرہ ہے۔ (نوٹ: ہوسکتا ہے کچھ بچوں کو پھر بھی دھمکایا جارہا ہو لیکن وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہ ہوں)۔ چونکہ سوالنامے پر کسی بچے کا نام تحریر نہیں ہوگا، اس لیے کم از کم آپ کو یہ اندازہ لگانے میں ضرور مدد ملے گی کہ آپ کی کلاس میں دھمکیوں کا عمل کس حد تک جاری ہے، اور ان معلومات کی روشنی میں دوسرے اساتذہ، والدین، سرپرستوں، اور خود بچوں کے ساتھ مل کر مزید عملی منصوبہ تیار کر سکتے ہیں۔

ڈرانے دھمکانے کے خلاف عملی اقدامات:

دھمکیوں کا سلسلہ کم کرنے کے لیے اساتذہ کو بہت سے عملی اقدامات کرنا ہوں گے، جیسے:

- بچوں کو پُرسکون رکھنے اور بے چینی کم کرنے کے لئے مشقیں کروائیں۔
- کلاس کے اندر تعلیم کو باہمی تعاون کے ذریعے فروغ دیں (بچے سیکھنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں)،
- تمام بچوں کو مزید اختیار دیں جن میں کلاس کے قوانین بنانا اور طلباء کمیٹی میں ذمہ داری قبول کرنے کی اجازت ہوتا کہ ان میں برجستہ کوئی بات کہنے کی ہمت پیدا ہو۔

- کمیٹیاں قائم کر کے اور والدین اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ زیادہ نزدیکی رابطہ قائم کرتے ہوئے کلاس کے اندر ذمہ داری میں اضافہ کریں۔ اور
- جھگڑوں سے نمٹنے کے لئے ''بچے سے بچے'' کی حکمت عملیاں تشکیل دیں۔
- اپنے بچوں کو اجازت دیں کہ وہ اُن بچوں کے خلاف مناسب اقدامات تلاش کر سکیں جو دوسروں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں۔

دھمکیوں کے مسائل کی چھان بین کرنا خواہ اسکول کے اندر ہوں یا باہر۔ اُن کی روشنی میں حل تلاش کرنا۔ مثال کے طور پر گھانا میں نسلی امتیاز کے ہر پہلو کو اُجاگر کرنے کے لیے تتلیاں بنائی گئیں اور چھوٹے چھوٹے ڈرامے کیے گئے پھر اُنہوں نے ایسے حالات میں گھرے ہوئے بچوں کو نکالنے کے لیے عملی منصوبے بنائے۔ کہانیوں یا ایسے رول پلے جو بچوں کو غلط بات پر ''نہیں!'' کہنا سکھانے اور دھمکی دینے والوں اور بدسلوکی کرنے والوں کے ساتھ اُن کی زبان میں بات کرنے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ حساس مسائل پر گفتگو اور مباحثوں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

تعصب اور امتیازی سلوک:

بسا اوقات دھمکیوں کی جڑیں تعصب (لوگوں سے متعلق عدم انصاف پر مبنی رویئے یا اظہار رائے) اور امتیازی سلوک (لوگوں کے گروپوں کے مابین عدم انصاف پر مبنی تفریق: ''وہ'' بمقابلہ ''ہم'') میں چھپی ہوتی ہیں۔ یہ تعصب اور امتیازی سلوک کس طرح ہمارے کلاس، روزمرہ اور اسکولوں میں روا رکھے جاتے ہیں، اِن کو جاننے کا ایک طریقہ اپنے تجربات کی روشنی کے ذریعے ہے۔

تکمیلی سرگرمی : امتیازی سلوک کو سمجھنا:

اس سرگرمی کو اساتذہ، والدین اور بڑی عمر کے بچوں کے ساتھ مل کر انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس سرگرمی کا مقصد بچوں میں اس بات کا شعور اُجاگر کرنا ہے کہ اسکول میں انفرادی طور پر بچوں کو متاثر کرنے والی مختلف قسم کی زیادتیاں (تعصب اور امتیازی سلوک) کس طرح افراد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں، یہ سرگرمی تعصب کا شکار ایک فرد کو یہ بتانے کا حوصلہ عطا کرتی ہے کہ وہ اس لعنت کا کس طرح شکار ہوا۔

اس سرگرمی سے بہت سے اہم سبق حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

- ہر کوئی زیادتی کا شکار اور مرتکب بھی ہو سکتا ہے۔
- افراد اپنے خلاف ہونے والے تعصب اور تفریق کو پہچانتے ہیں چاہے وہ اوائل عمر میں ہی ہو۔

ہدایات: اس سرگرمی کے لیے وقت کا انحصار کلاس میں بچوں کی تعداد یا شرکت کرنے والے گروپوں کی تعداد پر ہوگا۔ ہر طالب علم یا ہر چھوٹے گروپ کے ہر رکن کو دس منٹ دیں۔

شرکاء کو پانچ یا چھ کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ سب کسی تعصب پر مبنی ایک ایسے واقعے پر تبادلہ خیال کریں جس کا وہ مشاہدہ کر چکے ہیں یا اسکول میں امتیازی سلوک پر مبنی کسی ایسے واقعہ کا جو انہیں پیش آیا ہو۔

چند اشارے اور رہنما اصول اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں:

1. تعصب یا امتیازی سلوک کا عمل جان بوجھ کر نہیں کیا گیا تھا۔
2. اُن کے تجربے میں طالب علم، اساتذہ، منتظمین ملوث ہو سکتے ہیں یا اس میں صرف اسکول کے عام ماحول کا ذکر ہو سکتا ہے۔
3. اُنہیں کہیں کہ وہ نصاب، تدریسی طریقوں، تعلیمی مواد، اور اسکول کے ماحول کے دوسرے پہلوؤں کے متعلق سوچیں۔
4. شرکاء کو یاد دلائیں کہ پہچان کے مختلف پہلو ہیں، عموماً لوگوں کا دھیان فوری طور پر نسلی امتیاز کی طرف جاتا ہے۔ امتیازی سلوک اور تعصب کے

مختلف پہلوؤں جیسے کہ یہ یقین کر لینا کہ لڑکیاں سائنس میں بہتر نہیں ہوتیں یا معذور بچے کھیل نہیں سکتے کو سمجھنے میں اُن کی مدد کریں۔

5. آخر میں، یہ تجویز کریں کہ ان کا تجربہ متاثرہ فرد یا اس حرکت کا ارتکاب کرنے والے میں سے کسی بھی حیثیت سے ہوسکتا ہے۔ بہت کم لوگ موخر الذکر کا انتخاب کریں گے، لیکن اگر کوئی کرلے گا تو یہ بہت ہی اہم تجربہ ہوگا۔

سرگرمی میں شریک ہر ایک کو اپنی کہانی سنانے کے لیے پانچ منٹ کا وقت دیں، انہیں اپنے تجربات کی روشنی میں شرکاء کے سوالات کا جواب دینے کے لئے مزید پانچ منٹ دیں۔ شرکاء میں سے ہر ایک کے تجربات کے بارے میں جاننا اور یہ طے کرنا کہ انہیں کب یہ محسوس ہوا کہ ان کے ساتھ ایسا ہوا ہے، بہت ضروری ہے۔ انفرادی طور پر آپ شرکاء سے یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کا ان کی تدریسی سرگرمیوں یا ان کے اپنے خیال پر کہ کس طرح اس صورت حال سے بچا جاسکتا تھا، پر کیسا اثر پڑا ہے۔

جب ہر کوئی اپنی اپنی کہانی سنانے کا موقع حاصل کر چکے، تو آپ بات چیت کا آغاز کرنے کے لئے ان کے تجربات اور کلاس روم اور اسکولوں میں تعصب اور تفریق کے واقعات کے بارے میں بہت سے سوالات کر سکتے ہیں:

1. آپ نے تعصب اور امتیازی سلوک کے بارے میں اپنا ذاتی واقعہ دوسروں کو سنا کر کیسا محسوس کیا؟
2. آپ نے اپنے ذاتی تجربے یا کسی اور کی کہانی سے کیا کچھ سیکھا جو شاید آپ کی تدریس میں یا کچھ روزمرہ تبدیلیاں پیدا کر سکے؟
3. وہ کون سے روابط ہیں جو آپ نے مختلف کہانیوں میں موجود پائے؟ کیا ان میں کوئی ایسا تسلسل موجود تھا جو آپ کو دلچسپ لگا ہو؟
4. کیا کسی کو اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ یاد کرنے یا یہ وضاحت پیش کرنے کہ پہلی مرتبہ اس نے کب اس تعصب یا امتیازی سلوک کے عنصر کو محسوس کیا، میں کوئی مشکل پیش آئی؟ اگر ہاں، تو کیوں؟
5. کیا دوسروں کی کہانیوں سے آپ کو اپنے ساتھ پیش آنے والے مزید واقعات یاد آئے؟

نصاب اور تعلیمی مواد میں تعصبات:

ہمارے نصاب اور تعلیم وتربیت کے مواد میں تعصب اور امتیازی سلوک کی بلا سوچے سمجھے عکاسی ہوسکتی ہے۔ اس صورت حال کا سامنا خاص طور پر لڑکیوں اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل، اور ان کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے متاثر ہونے والے بچوں کو ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آوارہ بچوں یا گلیوں بازاروں میں محنت مزدوری کرنے والے بچوں کو اسکول کی کتابوں یا کہانی کی کتابوں میں جیب کتروں اور چوروں کے روپ میں دیکھا جائے یا محنت مزدوری کرنے والے بچوں کو غریب بچوں کے روپ میں دیکھایا جائے۔ حالانکہ اُن میں بہت ساری خوبیاں جیسے کہ بہترین سماجی اور زندہ رہنے کی مہارتیں موجود ہوں۔ اگر ہمارا نصابی مواد ہمہ گیر ہے اور مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچوں کا احاطہ کرتا ہے تو یہ مختلف النوع بچوں اور اُن کے حالات کو بھی بخوبی مدِ نظر رکھے گا اور یہ بچوں کے تعلم سے بہت مطابقت رکھے گا۔

یہ صورت حال اِس نصابی مواد پر بھی منطبق ہوتی ہے جو لڑکیوں کو اس میں شامل کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے تیسرے کتابچہ میں سیکھا ہے۔ مردوں اور عورتوں کو دیئے گئے سماجی کردار (صنف کی بنیاد پر کردار) معاشرے میں مختلف ہوسکتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مختلف Status اور Role کے بارے میں روایتی عقائد لڑکیوں کی اسکول تک رسائی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اُن علاقوں میں جہاں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تر تصور کیا جاتا ہے، لڑکیوں کو اکثر گھر پر ہی رکھا جاتا ہے، اور گھر کے کام کاج کی وجہ سے اسکول نہیں جانے دیا جاتا۔ ایسے کردار، خیالات، اور عملی اقدامات جو لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا باعث ہوں، کو اس تدریسی مواد میں شامل کیا جاسکتا ہے جو ہم استعمال کر رہے ہیں۔ جب لڑکیاں یہ دیکھتی ہیں کہ نصابی کتب میں اُن کو خاموش تماشائی اور لڑکوں کو چاق و چوبند ظاہر کیا گیا ہے، تو وہ یہ سوچ سکتی ہیں کہ انہیں بھی خاموش تماشائی ہی ہونا چاہیے۔ اس قسم کی صورت حال کی وجہ سے حساب اور سائنس میں اُن کی کارکردگی خراب ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر لڑکیاں حساب کرتے ہوئے یا سائنسی تحقیقات کے دوران حوصلہ چھوڑ دیں یا خوف زدہ ہو جائیں، تو یہ سرگرمیاں عام طور پر لڑکوں ہی سے منسوب کی جانے لگیں گی۔

لہٰذا نصاب کی تیاری میں مساوات کلاس روم میں ہمہ گیریت کو یقینی بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہمارے استعمال میں موجود تدریسی مواد اس وقت ہمہ گیر ہوسکتا ہے جب وہ :

- تمام بچوں کو شامل کرتا ہو خواہ وہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل ہوں،
- تعلم کی ضروریات اور صلاحیتوں سے مطابقت رکھتا ہو،
- ثقافتی لحاظ سے موزوں ہو،
- سماجی طور پر مختلف لوگوں کو اہمیت دیتا ہو، (مثال کے طور پر سماجی، معاشی اختلافات؛ غریب خاندان بچوں کے بہترین خاندان ثابت ہو سکتے ہیں، ممکن ہے وہ مسائل کے انوکھے حل پیش کر سکیں۔ وہ تخلیق کار کے طور پر پیش کیے جا سکیں؛
- اُن کی آئندہ زندگی کے لیے مفید ہو،
- مردوں اور عورتوں کو مختلف کرداروں کے روپ میں شامل کرے، اور
- ایسی موزوں زبان استعمال کرے جس میں مساوات کے تمام پہلو شامل ہوں۔

آپ کس طرح جان پائیں گے کہ آپ جو مواد استعمال کر رہے ہیں وہ صنفی اور نسلی مساوات کی عکاسی کر رہا ہے یا نہیں:

1. **مثالوں کو چیک کریں:** رسمی مثال کو تلاش کریں، جیسا کہ لوگوں کے بارے میں ایسے تصورات اور خیالات جو اس بات کے باوجود کہ وہ سچے ہیں یا نہیں، عرف عام ہیں (جیسا کہ یہ ایک عام تصور ہے کہ مرد روزی کماتے ہیں اور عورتیں بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں)۔ ان مثالوں میں کیا ایک سماجی گروپ کے لوگ یا مرد حاوی کرداروں میں ہیں۔ کون کیا کر رہا ہے؟ کیا معذور بچے خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں یا وہ بھی ان سرگرمیوں میں شامل ہیں جیسے کہ کوئی کھیل کھیلنا۔ کیا وہ جوشیلے اور پُرجوش ہیں؟
2. **کہانی میں اختیار کیے گئے موقف کا جائزہ لیں:** کہانی میں مسائل کو کس انداز میں پیش کیا گیا، سمجھا گیا اور حل کیا گیا ہے؟ کیا کہانی میں اختیار کیا گیا موقف اقلیتی کرداروں (جیسا کہ قبائلی لوگ، معذور لوگ) کی خاموش رضامندی یا سرگرم مدافعت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کیا لڑکیوں اور عورتوں کی جانب سے حاصل کی گئی کامیابیاں ان کے اپنے پیدا کردہ حالات اور عقل و دانش کی مرہون منت ہیں یا یہ محض اُن کے خوبصورت ہونے کی وجہ سے ہے۔ اگر کہانی میں مردوں اور عورتوں کو تفویض کیے گئے کرداروں کو الٹ کر دیا جائے تو کیا پھر یہی کہانی دوبارہ سنائی جا سکتی ہے؟
3. **رہن سہن کے طریقے دیکھیں:** مثالیں اور نصابی مواد کسی اور ثقافت کی نمائندگی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو کیا وہ توڑ موڑ کر پیش کر رہے ہیں یا دوسروں کے رہن سہن کی اصل حقیقت بتا رہے ہیں۔
4. **تعلقات کی طرف دیکھیں:** اختیار کس کے پاس ہے؟ فیصلے کون کرتا ہے؟ کیا عورتیں لازمی معاون مگر ماتحت کرداروں میں کام کر رہی ہیں؟
5. **عظیم لوگوں کی نشان دہی کریں:** کیا عظیم لوگ عموماً کسی خاص ثقافتی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا معذوری کے شکار لوگ بھی کبھی عظیم ہستی بنتے ہیں؟ کیا عورتیں بھی کبھی عظیم ہستیاں بنی ہیں؟
6. **بچوں کی خودی کے تصور کے بارے میں اثرات پر غور کریں:** کیا ایسی تجاویز شامل کی گئی ہیں جو بچے کی خواہشات کو محدود کر دینے والی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ممکن ہے یہ بچوں کے اپنے بارے میں خیالات کو متاثر کر دے۔ ذرا سوچیں، اگر ایک لڑکی یہ پڑھتی ہے کہ بہادری کے سارے کارنامے اور تمام اہم امور لڑکے انجام دیتے ہیں تو اُس کی خودی کے تصور کا کیا حشر ہوگا؟

ایسے مسائل پر نگاہ ڈالنے کا کام شروع کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ تعلّم کے مواد کو مساوات اور ہمہ گیریت کے ترازو میں تولنے کے لیے درج ذیل چیک لسٹ کو استعمال کریں۔

تعلم کے مواد میں مساوات کی نشاندہی کے لیے چیک لسٹ

طریقہ کار	مواد		اشکال	
	ہاں	نہیں	ہاں	نہیں
کیا لڑکوں اور لڑکیوں کے کردار متناسب ہیں؟ (جیسا کہ ڈاکٹر، ٹیچر، کسان، تاجر)				
کیا لڑکوں اور لڑکیوں کی سرگرمیوں کی اقسام یکساں ہیں؟ (جیسا کہ کھیلوں کی سرگرمیاں، پڑھنا، بات چیت کرنا، کام کرنا)				
کیا لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے رویے یکساں ہیں؟ (جیسا کہ چاق و چوبند، مددگار، خوش، مضبوط، کارآمد)				
کیا لڑکیاں کبھی کبھی رہنما کا کردار اپناتی ہیں؟				
کیا لڑکیوں کو بااعتماد، فیصلہ کن شخصیت کی حیثیت میں دکھایا گیا ہے؟				
کیا لڑکیاں اسی ''ذہانت'' کا مظاہرہ کرتی ہیں جیسا کہ لڑکے کرتے ہیں؟				
کیا لڑکیوں کو گھر سے باہر سرگرمیوں میں اتنا ہی زیادہ شریک کیا گیا ہے جتنا کہ لڑکوں کو کیا جاتا ہے۔				
کیا لڑکیاں اور لڑکے تعلیمی مواد میں موجود مسائل کو حل کر رہے ہیں؟				
کیا لڑکیاں اور لڑکے ثقافتی لحاظ سے موزوں انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کر رہے ہیں؟				
کیا موضوعات اقلیتی بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں؟				
کیا موضوعات لڑکیوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں؟				
کیا جانوروں کے متعلق کہانیوں میں صنف کی بنیاد پر تناسب موجود ہے؟				
کیا تاریخی واقعات میں عورتوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے؟				
کیا عورتوں کو ادب اور فن میں شامل کیا گیا ہے؟				
کیا نسلی اقلیتی بچوں کو تاریخ، ادب اور فن میں شامل کیا گیا ہے؟				
کیا زبان میں لڑکیوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے (یا عام طور پر استعمال کی جانے والی ''وہ'' یا ''اس کا'' کی اصطلاحات کو شامل کیا گیا ہے)؟				
کیا مقامی لوگوں کے لیے استعمال کی جانے والی زبان موزوں ہے؟ (جیسا کہ ایسی چیزیں جنہیں فوری طور پر پہچانا جا سکتا ہے)				
کیا زبان نسلی اقلیتی لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیمی مواد میں دلچسپی لینے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے؟				
کیا الفاظ نسلی اقلیتی افراد یا لڑکیوں کے خلاف امتیاز نہیں رکھتے؟				

کتابوں میں صنف کی بنیاد پر مختلف کرداروں، نسلی اور ثقافتی پس منظر، خصوصی ضروریات اور صلاحیتوں، بہت سے پیشوں، عمر، خاندان کی قسموں (مثال کے طور پر ایسے خاندان جن میں ماں یا باپ میں سے کوئی ایک ہی موجود ہے) کی عکاسی کی جانی چاہیے۔

اگر کتابوں میں آپ کے اسکول میں موجود ترجیحات میں سے تھوڑی، بہت بھی موجود ہیں، تو پھر اساتذہ کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مواد کی

"تصحیح" کرتے ہوئے اس میں وہ تفصیلات شامل کر دیں جو اس میں موجود نہیں ہیں۔ شاید ہم یا ہمارے رفقائے کار یا آپ کے بچے کتاب کو عورتوں کے کردار، اقلیتی گروہوں اور دیگر مختلف پس منظر اور اہلیت کے لوگوں کے حوالے سے زیادہ متوازن بنانے کے لیے اضافی مثالیں دے سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : تدریسی مواد میں مساوات کی پہچان۔

اب جب کہ ہم جان چکے ہیں کہ ہمیں کیا تلاش کرنا چاہیے، ایک نصابی کتاب یا حوالے کی کتاب لیں اور درج بالا نکات کو استعمال کرتے ہوئے تجزیہ کرنے کی کوشش کریں۔ اساتذہ کے ایک گروپ کے لیے ایسی سرگرمی بہت اچھی رہے گی۔ علاوہ ازیں، ایک مرتبہ جب تصورات کی وضاحت ہو جائے، تو بڑی عمر کے بچے بھی مواد کا جائزہ لینے میں مدد کر سکتے ہیں، اور یہاں تک کہ وہ یہ تجاویز بھی دے سکتے ہیں کہ زیادہ شمولیت کے لیے ان کی کیا خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ آپ کی اور بچوں کی بنائی ہوئی اشکال کے علاوہ والدین اور دیگر سرپرست مزید اشکال بنانے میں مدد دے سکتے ہیں، اور مقامی ثقافتوں کے بارے میں معلومات اور مثالوں کو استعمال کرتے ہوئے تدریسی مواد کے اندر ممکنہ طور پر موجود تعصب کی تصحیح کر سکتے ہیں۔ اپنے تجزیے میں مدد کے لیے درج ذیل گوشوارہ کو استعمال کریں۔

تجزیہ کرنے کے لیے دائرہ کار	کونسا ثبوت کس صفحے پر؟	ادکو بہتر بنانے کے لیے کون سے اقدامات؟	کیا مدد درکار ہے؟
مثالوں کو چیک کریں			
کہانی میں اختیار کیے گئے موقف کا جائزہ لیں			
رہن سہن کے طریقوں پر نظر کریں			
تعلقات کی طرف دیکھیں			
عظیم ہستیوں کی نشان دہی کریں			
بچوں کی خودی پر ہونے والے اثرات پر غور کریں			
کرداروں کی مختلف اقسام			
زبان			

صنفی اختلاف اور تعلیم

اساتذہ اور اسکول غیر ارادی طور پر صنفی، دقیانوسی کرداروں کو مضبوط کر سکتے ہیں، ہم شاید؟

- لڑکیوں کی نسبت لڑکوں سے اکثر سوالوں کے جوابات پوچھیں،
- گھریلو قسم کے کام لڑکیوں اور ایسے کام جن میں اوزاروں کا استعمال ہو لڑکوں کے ذمے لگائیں،
- درست جوابات پر لڑکوں کو انعام دیں، اور لڑکیوں کی جانب سے تعریف کو روکیں،
- غلط جوابات دینے پر لڑکیوں پر تنقید کریں،
- لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کو زیادہ ذمہ داریاں دیں۔ (جیسا کہ کلاس کا نمائندہ یا کسی ایک گروپ کا نمائندہ) یا
- ایسی نصابی کتب یا تدریسی مواد کا استعمال کریں جو صنف کی بنیاد پر نقصان دہ رسمی صورت حال کو تقویت دے؟

علاوہ ازیں، بہت سے اساتذہ اس بات سے یکسر نا آشنا ہوں گے کہ وہ لڑکیوں اور لڑکوں کے ساتھ مختلف طریقے سے پیش آتے ہیں۔ اساتذہ کی حیثیت سے ہماری یہ واضح ذمہ داری ہے کہ ہم تمام بچوں، لڑکوں اور لڑکیوں، کے لیے ان کی صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے بہترین مواقع پیدا کریں۔

یاد رکھیے کہ یہ ضروری نہیں کہ ان خیالات کی مخالفت کی جائے جو کمیونٹی کے لیے بہت اہم ہوں۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کس طرح یہ خیالات ہمارے

تدریسی طریقوں اور اس تعلیم و تربیت پر جو تمام بچوں کو حاصل ہونی چاہیئے، اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : صنفی برابری

چاہے آپ اکیلے کام کر رہے ہوں یا اس کام کو کلاس کی سرگرمی کی حیثیت سے انجام دے رہے ہوں، اپنے اسکول اور کمیونٹی کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ایک مختصر سا سروے کریں۔ درج ذیل گوشوارے میں ان کاموں کو جو گھروں یا مقامی کمیونٹی میں عموماً لڑکوں اور لڑکیوں کو کرنے پڑتے ہیں (جیسا کہ پانی بھرنا، کھانا پکانا، دیگر بچوں/ جانوروں کی دیکھ بھال کرنا) اور ان کاموں کو جو اساتذہ بچوں سے اسکول میں کروانے کی امید رکھتے ہیں (فرش کی جھاڑو، ڈیسکوں کو ادھر ادھر کرنا) کا اندراج کریں۔ کیا وہ کام جو ہم لڑکوں اور لڑکیوں سے اسکول میں کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں ان کاموں سے مطابقت رکھتے ہیں جو کہ وہ گھر پر یا علاقے میں کرتے ہیں؟ کیا یہ کام مردوں اور عورتوں کے کرداروں کے بارے میں روایتی عقائد کی عکاسی کرتے ہیں؟ کیا وہ لڑکیوں کو ان سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روکتے ہیں جنہیں انجام دینے کی وہ پوری پوری صلاحیت رکھتی ہیں:۔

	لڑکے	لڑکیاں	تاثرات
گھر یا کمیونٹی			
اسکول			

اپنے سروے کی روشنی میں، آپ اور آپ کے طالب علم کیا عملی اقدام اٹھانا چاہیں گے جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچوں کو یہ سیکھنے کا موقع ملے کہ کون سے کام کس طرح کرتے ہیں اور کون سی ذمہ داری کیسے نبھائی ہے؟

آپ اور آپ کے طالب علم، اسکول اور کمیونٹی میں ایسے کون سے اقدامات کریں کہ جن کی وجہ سے اسکول اسٹاف اور کمیونٹی ممبرز کی حوصلہ افزائی کریں تا کہ وہ تمام بچوں کو مساوی شمولیت اور اپنے اپنے اسکول اور اپنی کمیونٹی کی ترقی کے لیے کام کرنے کی اجازت دے دیں۔

مختلف النوع اور معذوری کا ہونا۔

معذوری کے شکار بچوں کے لیے حکمت عملی:

جب کہ ہم ہمہ گیر کلاس تشکیل کر رہے ہیں اور اس میں مختلف استعداد کے بچوں کو شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو ہمیں ایسی حکمت عملیاں اپنانے کی ضرورت ہے جو بچوں کو ان کی پوری استعداد کے مطابق سیکھنے میں مدد دے سکیں۔ ان میں سے کچھ حکمت عملیاں درج ذیل ہیں۔

استعدادی کمی کے شکار بچوں کے لیے حکمت عملیاں:

- تسلسل: (Sequence) کاموں کو تقسیم کریں اور قدم بہ قدم ہدایات دیں۔
- بار بار دہرائی: مہارتوں کا روزانہ تجزیہ کریں اور بار بار دہرائی کریں۔
- چھوٹی سطح پر کام شروع کرنا اور اس میں اضافہ کرنا: ہدف شدہ مہارت کو چھوٹی اکائیوں یا رڈیوں میں تقسیم کریں، اور پھر تمام حصوں کو جمع کر کے یک جا کر لیں۔
- سوالات پوچھیں: استاد کارروائی سے متعلق اور/ یا مواد سے متعلق سوالات پوچھیں۔
- مشکل کو کم کریں: کام کو آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیں اور صرف ضروری اشارے فراہم کریں۔

- اشکال: تصویری پیش کش پر زور دیں۔
- گروپ میں ہدایت: ہدایات اور رہنمائی، طالب علموں کے چھوٹے چھوٹے گروپس کو دیں۔
- استاد اور ہم عصروں کی شمولیت میں اضافہ کریں: ہدایات دینے میں ہوم ورک، والدین، یا دیگر کا استعمال کریں۔

علاوہ ازیں آپ ایک صحت منداور معذور بچے پر مشتمل جوڑے بنائیں اور دیگر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ معذور بچوں کی ذمہ داری لیں۔ ساتھی بچے سے کہیں وہ عملی اقدامات میں اس کی مدد کرے؛ مثال کے طور پر، وہاں جانے میں جہاں کوئی معذور بچہ جانا چاہتا ہے، لیٹرین جانے میں، کھانے میں، اور اسی طرح دوسری باتوں میں۔ ساتھی سے کہیں کہ وہ کلاس کے مطالعاتی دوروں یا ٹیم کی کھیلوں کی سرگرمیوں میں اس بچے کی مدد کرے۔ ساتھیوں کو واضح کریں کہ عین ممکن ہے کہ انہیں کبھی کبھی معذور بچے کو جسمانی یا زبانی نقصان سے بچانے کی ضرورت پیش آ جائے، اس سے بچنے کے لیے، والدین اور دیگر بچوں کو بھی تیار کریں۔

بچوں سے مختلف استعدادی کمی، خاص طور پر وہ جو اسکول یا علاقے کے بچوں میں دیکھ سکتے ہیں، کے بارے میں بات چیت کریں۔ یہ کام کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بالغ (مرد یا عورت) معذور سے کہا جائے کہ وہ آپ کی کلاس میں آئے اور بچوں سے خطاب کرے۔ بچوں پر واضح کریں کہ معذوری، بیماریوں، حادثات یا پیدائشی طور پر جنم لیتی ہے۔ مثال کے طور پر، آپ یہ وضاحت کر سکتے ہیں کہ آنکھ یا کان میں پیدا ہونے والا انفیکشن بصری یا سمعی مشکل پیدا کر سکتا ہے۔

تندرست بچوں کو معذوری کا شکار بچوں کو تسلیم کرنے میں مدد دینے کے لیے، انہیں ایسی کہانیاں سنائیں جن میں یہ وضاحت کی گئی ہو کہ معذوری کے شکار لوگ کیا کیا کام کر سکتے ہیں۔

وہ بچے جو بصارت کی کمی سے دوچار ہیں:

اُن بچوں کی نشان دہی کرنا جو ٹھیک سے دیکھ نہیں سکتے۔

کچھ بچے دوسروں کی طرح نہیں دیکھ سکتے (یا سن سکتے)، اگر اس کمی کا پہلے پتہ چل جائے تو اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، جن بچوں کو زیادہ مشکل جھیلنا پڑتی ہے ممکن ہے ان میں سے زیادہ تر بچے مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل ہوں، کیوں کہ ان کی بصری (یا سمعی) معذوری کی کمی اُن کی پہلے سے مشکل صورت حال کو اور زیادہ تکلیف دہ بنا دیتی ہے اور اس طرح انہیں تنگ کرنے، ہراساں کرنے اور دھمکانے کے خطرات زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ جب بچے ابھی چھوٹے ہوں اسی وقت یہ معلوم کر لینا بہت ضروری ہے کہ بچے اچھی طرح دیکھ سکتے (اور سن سکتے) ہیں۔ یہ جاننے کے بہت سے طریقے ہیں۔ دوسرے بچے یہ جاننے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں کہ کوئی ایک بچہ اچھی طرح دیکھ (یا سن) سکتا ہے اور پھر اُس کی مدد کرنا سیکھ سکتے ہیں۔

ایسا بچہ جو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا اِس کو اس طرح پہچانا جا سکتا ہے کہ جب وہ بچہ:

- آسانی سے چیزوں سے ٹکرائے،
- دور یا نزدیکی چیزوں کو پڑھنے میں مشکل محسوس کرے،
- سیدھی لائنوں میں لکھنے میں مشکل محسوس کرے،
- سوئی میں دھاگہ ڈالنے میں مشکل محسوس کرے،
- پڑھتے ہوئے کتاب کو اپنے منہ کے قریب لائے اور اُس کی آنکھوں سے پانی بہے،
- سر درد یا آنکھوں میں خارش کی شکایت کرے،
- کھیل کے دوران گیند پکڑنے میں ناکام رہے،
- الٹے کپڑے پہن لے،
- چیزوں کو غلط ترتیب سے رکھے،
- جب کوئی چیز لانے کے لیے کہا جائے تو غلط چیز اٹھا کر لے آئے۔

بچوں کی نظر چیک کرنا:

بچوں کو پڑھنے اور اسکول میں رکھنے کے لیے یہ بے حد اہم ہے کہ ایسے بچوں کی جلد شناخت کر لی جائے جو دیکھ نہیں سکتے۔ کچھ بہت ہی سادہ سے طریقے ہیں، جن کے ذریعے آپ اور آپ کے شاگرد ایسے بچوں کی شناخت کر سکتے ہیں جیسا کہ درج ذیل مثال میں بتایا گیا ہے:

پہلا قدم: چھ "E" کی شکل کے اسٹنسل کاٹیں۔ پہلی اُونچائی میں 6 سینٹی میٹر، دوسری 4.5، تیسری 3، چوتھی 1.5، پانچویں 0.5، چھٹی 0.25 سینٹی میٹر ہونی چاہیے یہ بہت اہم ہے کہ ہر حرف کو صحیح شکل دی جائے۔ "E" کی ہر ٹانگ ایک جیسی ہونی چاہیے اور ہر " E " کے درمیان فاصلہ بھی ایک جیسا ہونا چاہیے۔

دوسرا قدم: اسٹنسل کے ذریعے ہر بچے کو "E" کی صحیح پیمائش کے مطابق شکل بنانے کے لیے کہیں اور اُسے کالا رنگ کر دیں۔

تیسرا قدم: ہر "E" کو گوند سے ایک بڑے سفید لکڑی کے بورڈ پر چسپاں کر دیں۔ چارٹ کی شکل درج ذیل چارٹ کی طرح ہونی چاہیے۔

چوتھا قدم: پہلے بچوں کو ایک دوسرے کو ٹیسٹ کرنے دیں۔ چارٹ کو کسی ایسی جگہ پر آویزاں کریں جہاں روشنی صحیح پڑ رہی ہو۔ زمین پر چارٹ سے چھ میٹر کے فاصلے پر ایک لائن لگا دیں۔ جس بچے کی نظر ٹیسٹ کی جا رہی ہے وہ کارڈ بورڈ سے بنا یا گیا 'E' لے کر لائن کے پیچھے کھڑا ہو۔ ہر آنکھ کو الگ الگ ٹیسٹ کیا جائے اور ایسا کرتے ہوئے دوسری آنکھ کو ڈھانپ لیا جائے۔ ایک اور بچہ چارٹ پر بنی ہوئی اشکال کی طرف اشارہ کرے۔ بچے کو چاہیئے کہ وہ پہلے بڑے حروف کی طرف اشارہ کرے، پھر اس سے چھوٹے اور پھر اور چھوٹے حروف کی طرف۔ جس بچے کو ٹیسٹ کیا جا رہا ہے، اُس کے ہاتھ میں لازمی طور پر اُس ہی طرف 'E' رہے جس طرف کہ اس کے دوست نے اشارہ کیا تھا۔

پانچواں قدم: جب بچے یہ جان لیں کہ ٹیسٹ کس طرح دینا ہے تو انہیں یہ سوچنے میں مدد دیں کہ وہ اپنے سے چھوٹے بچوں کو کیسے ٹیسٹ کریں گے، خاص طور پر ان بچوں کو جو جلد ہی اسکول میں اپنا اندراج کروانے والے ہیں۔ اسکول میں بڑے گریڈ میں پڑھنے والے بچے کم گریڈ میں پڑھنے والے بچوں کی نظر ٹیسٹ کر سکتے ہیں۔ مقامی ہیلتھ ورکر یا آنکھوں کے اسپشلسٹ سے مشورہ کریں تا کہ اسی قسم کے ٹیسٹ آپ کی مقامی زبان اور ثقافت کے مطابق بنائے جا سکیں۔

اُن بچوں کی مدد کرنا جو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتے:

جب ایسا بچہ جسے دیکھنے میں مشکل ہے، پہلی مرتبہ اسکول آتا ہے، تو بچے اور اس کے والدین سے علیحدگی میں ملاقات کریں۔ بچے سے بات چیت کے دوران اسے بتائیں کہ آپ کون ہیں اور اسے واضح کریں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ بچے کو موقع فراہم کریں کہ وہ آپ سے ہاتھ ملا سکے یا چھو سکے۔

اب بچے کو کلاس کے بچوں سے متعارف کروائیں۔ ان سب پر یہ واضح کریں کہ یہ بچہ دوسرے بچوں کی طرح اسکول جاتا ہے اور وہ چھونے، سننے، اور سونگھنے جیسے دیگر حواس کو استعمال کرتے ہوئے بہت سے کام انجام دے سکتا ہے۔ تجویز کریں کہ کچھ مخصوص کاموں کی انجام دہی میں بچے کو مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اس طرح وہ ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔

کلاس کے ساتھیوں کا بچے سے تعارف کروائیں۔ اگر بچہ انہیں دیکھ نہیں سکتا تو بچے کو کچھ بچوں کے نام بتائیں۔ بچے کو ان میں سے ہر ایک سے بات کرنے کا موقع فراہم کریں تا کہ بچہ ان کی آوازوں اور ناموں کو یاد کر لے۔ بچے کو انہیں چھونے دیں۔ پھر بچے کو دیگر بچوں کے نام بتائیں تا کہ بچہ دیکھنے میں مشکل کے باوجود کلاس کے تمام بچوں کو جان لے۔

دیکھنے میں مشکل محسوس کرنے والے بچے، جب اُن کے قریب لوگ ہوتے ہیں تو وہ پہچان نہیں پاتے۔ وہ اُن لوگوں کو دیکھ نہیں سکتے جن سے وہ مل چکے ہیں۔ جب آپ ایک بچے کے ساتھ ہوں جو آسانی سے دیکھ سکتا ہے تو اُس سے بات کریں تا کہ وہ سمجھ جائے کہ آپ وہاں موجود ہیں۔ کلاس اور اسکول کے بچوں کو

بتا ئیں کہ وہ یہی عمل دہرا ئیں۔

تختہ سیاہ پر لکھتے ہوئے بڑے بڑے حروف استعمال کریں۔ دوسرے بچوں کو بھی اسی انداز میں لکھنے کی ترغیب دیں۔ ہدایات کو پڑھ کر سنا ئیں؛ یہ کبھی تصور نہ کریں کہ تمام بچے تختہ سیاہ پر لکھی گئی عبارت پڑھ لیں گے۔ یہ واضح کریں کہ بصری آلات معاونت (Visual Aids) پر کیا لکھا ہوا ہے (جیسا کہ ''بائیں جانب ہے.....'')۔ بچوں کو تدریسی معاونت محسوس کرنے کی اجازت دیں، مثال کے طور پر، نقشہ جات کے اِردگرد ڈوری لگا ئیں۔ ہر اُس بچے کو جسے دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے، اپنی مدد کے لیے ایک ''پڑھنے والے'' کی ضرورت پڑتی ہے۔ پڑھنے والا کتاب پڑھ کر اس کی وضاحت اس بچے کو پیش کرے گا جس سے اسے سیکھنے میں مدد ملے گی۔ پڑھنے والا کلاس کا کوئی ساتھی، بڑی عمر کا بچہ یا کوئی دوست ہوسکتا ہے۔

ایک ایسا بچہ جو تھوڑا بہت دیکھ سکتا ہے وہ اسی انداز میں پڑھنا اور لکھنا سیکھتا ہے جس طرح دوسرے بچے سیکھتے ہیں۔ بچے کو پہلے حروف اور اعداد لکھنا سکھا ئیں۔ شروع میں آپ بچے کو لکھنا سکھانے کے لیے سلیٹ اور چاک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ سلیٹ کے اردگرد ڈوری کے ٹکڑے باندھ دیں تا کہ بچہ ان کو چھو سکے اور لکھتے ہوئے انہیں استعمال کر کے رہنمائی حاصل کر سکے۔ جب بچہ کاغذ پر لکھنا شروع کر دے، تو ڈوری کے ٹکڑوں کو اسی انداز میں تختی پر باندھ دیں۔ بچے کو سکھا ئیں کہ وہ کاغذ کو ڈوری کے ٹکڑوں کے نیچے رکھے۔

وہ بچے جنہیں سننے یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے:

وہ بچے جنہیں سننے یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے وہ اکثر دوسروں سے اپنا مدعا بیان نہیں کر سکتے یا اچھی طرح اپنی بات دوسروں تک پہنچا نہیں سکتے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ ہم اپنی بات دوسرے تک پہنچانے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کرتے ہیں، لیکن سننا اور بولنا اکثر استعمال ہوتا ہے۔ ہم میں سے اکثر سننے اور بولنے کا کام بہت کرتے ہیں۔

اُن بچوں کی نشان دہی کرنا جو ٹھیک سے سن نہیں سکتے:

درج ذیل میں کچھ ایسے اشارات دیے گئے ہیں جن سے ہمیں یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک چھوٹے بچے کو سننے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

- بچہ آوازوں اور شور کو نہیں سمجھ پاتا جب تک وہ یہ نہ دیکھ لے کہ وہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔
- بچہ نافرمان محسوس ہوتا ہے یا وہ کسی درخواست کی بجا آوری کرنے والا آخری فرد ہوتا ہے۔
- بچے کے کان میں زخم یا ان میں سے پانی یا پیپ بہہ رہی ہے۔
- بچہ بولتے ہوئے لوگوں کے ہونٹوں کی حرکت کو بڑے غور سے دیکھتا ہے۔
- بچہ آواز کو سننے کے لیے اپنا سر کسی ایک جانب موڑتا ہے۔
- بچہ ذرا اونچی آواز میں بولتا ہے مگر اس کی آواز واضح نہیں ہوتی۔
- کبھی کبھی بچہ خاموش خاموش لگتا ہے اور شاید بدتمیز بھی اور اکیلے رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔
- بچہ اسکول میں کچھ اچھا نہیں کر پاتا جو اُس کو کرنا چاہیے۔

اُس بچے سے بات چیت کرنا جو سننے میں مشکل محسوس کرتا ہے:

ایسے بچے جو سماعت سے محروم پیدا ہوتے ہیں شاید بولنا نہ سیکھ سکیں۔ انہیں اپنے خیالات، ضرورتوں، اور جذبات (جیسا کہ تصویروں یا حرکات وسکنات کے ذریعے) کے اظہار کے لیے دیگر انداز سکھانے چاہئیں۔ اگر آپ کی کلاس میں ایسا کوئی بچہ ہو جو سماعت اور بولنے سے محروم ہو تو اس بچے کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کریں۔ یہ کام بولنے، ہاتھوں، چہرے، اور جسم کی حرکات کے ذریعے، یا لکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ دیگر بچوں کو بچے کے ساتھ بات

چیت کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرنا سکھائیں۔

بچے سے بات کرنے سے پہلے اس کی توجہ حاصل کریں۔ پھر بچہ جان جائے گا کہ آپ اس کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب آپ بول رہے ہوں تو بچہ آپ کو دیکھ اور سن سکے۔ روشنی میں اس انداز سے کھڑے ہوں کہ آپ کے چہرے پر روشنی پڑتی رہے۔ اس طرح بچہ آپ کو واضح طور پر دیکھ سکے گا۔

وہ بچے جنہیں سماعت یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے کبھی کبھی بھڑک جاتے ہیں۔ وہ توجہ دیں یا جو کچھ ان سے کہا جا رہا ہے اسے غور سے نہ سنیں۔ اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کریں۔ اگر وہ ضروری توجہ نہیں دیتے تو جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس میں دلچسپی پیدا کرنے کے طریقے تلاش کریں۔ مثال کے طور پر، ایک دائرے کی شکل میں بیٹھیں اور بچوں کو بھی اسی انداز میں بٹھائیں تاکہ ہر کوئی ایک دوسرے کے چہرے کی طرف دیکھ سکے۔ اس سے انہیں سُننے اور سمجھنے میں مدد ملے گی۔ سبق کا تعارف کرانے کے لیے بصری اشارے کا استعمال کریں، جیسا کہ تصویر، کوئی شے یا کوئی اہم لفظ۔

سماعت میں مشکل محسوس کرنے والے کچھ بچے واضح طور پر سن سکتے ہیں اگر لوگ ان کے کان کے نزدیک ہو کر بات کریں۔ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کیا اس طرح بچے کو سکھانے میں مدد ملتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایسے بچے کے کان کے قریب ہو کر بات کریں۔ دوسرے بچوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیں۔

جب آپ بچے سے بات چیت کریں تو اُس کو سننے اور سوچنے کے لیے وقت دیں۔ اگر بچہ آپ کی بات کے جواب میں کچھ ایسی آوازیں نکالتا ہے، جنہیں موزوں الفاظ نہیں کہا جا سکتا تو ان الفاظ کو جو بچہ ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا صحیح انداز میں آہستہ آہستہ دہرائیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب آپ صحیح الفاظ دہرا رہے ہوں تو بچہ آپ کے چہرے کو دیکھ سکے۔

جب آپ بولیں تو اپنے جسم کے حصوں کی مناسب حرکات کو استعمال کریں تاکہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، وہ اس بچے کے لیے زیادہ واضح شکل اختیار کر سکے، جسے سماعت میں مشکل کا سامنا ہے۔ آپ بولتے وقت اپنے ہاتھوں کو بھی استعمال کر سکتے ہیں؛ مثال کے طور پر کسی چیز کا سائز بتانے کے لیے اپنے ہاتھ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

جب آپ ایسے بچے کے ساتھ ہوں جسے سماعت میں مشکل درپیش ہے تو ممکنہ حد تک حرکات اور تاثرات کا استعمال کریں۔ اس طرح بچہ یہ سیکھ جائے گا کہ اِن حرکات اور تاثرات کا کیا مطلب ہے۔ دوسرے بچوں کو ترغیب دیں کہ ایسے بچوں سے بات چیت کرتے ہوئے وہ بھی تاثرات اور حرکات کا استعمال کریں۔

اُن مختلف انداز کو سمجھنے کی کوشش کریں جس کے ذریعے بچہ یا بچی اپنے تاثرات بیان کرنا چاہتا/ چاہتی ہے۔ بچے کو یہ سمجھانے کے لیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں، بات پہنچانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال بھی کریں۔

ایسے بچے جو کچھ الفاظ سن سکتے ہیں انہیں بولنا سکھانا چاہیے۔ کچھ بچے واضح طور پر بولنا سیکھ لیتے ہیں؛ دوسرے ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن صرف کچھ مخصوص آوازیں نکال کر رہ جاتے ہیں جنہیں اکثر سمجھ لیا جاتا ہے۔ آپ اشاروں کی زبان کی مہارت حاصل کرنے کے لیے کسی ایسے غیر سرکاری ادارے، فاؤنڈیشن یا تعلیمی اداروں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آلاتِ سماعت کو استعمال کیا جائے تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ پس منظر کے شور سمیت تمام آوازوں کو زیادہ بلند کریں۔ اگر بہت سارے لوگ ایک ہی وقت میں بول رہے ہوں تو ان کی آوازوں میں فرق محسوس کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ سماعت میں مشکل محسوس کرنے والے بچوں کو ایسے دوستوں کے ساتھ بیٹھنے کی حوصلہ افزائی کریں جو اُن کے لیے نوٹس لے سکیں تاکہ اس دوران وہ ہونٹوں کی حرکات کو غور سے پڑھ سکیں۔

سرگرمیاں: کھیل اور ورزش

کھیل اور ورزش ہمہ گیر کلاس بنانے کے لیے مثالی مواقع پیدا کرتی ہیں۔ درج ذیل کی طرح تمام مواقع جن سے سب لوگ لطف اندوز ہو سکیں متعارف کرانے کی کوشش کریں!

جسمانی ورزش تمام بچوں کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ جب اپنی کلاس کے لیے ورزش کے پیریڈ کا اہتمام کریں تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ مختلف پس منظر اور معذوری کے شکار بچے زیادہ سے زیادہ اس سرگرمی میں شامل ہو سکیں۔ مثال کے طور پر وہ بچے جو گیند کا کھیل نہیں دیکھ سکتے، گیند کے اندر یا باہر گھنٹی لگا دیں تاکہ بچے گیند کی حرکت کو سن سکیں۔ کچھ بچے زیادہ سرگرم کھیلوں میں حصہ لینے کے قابل نہیں ہوتے۔ اُن کے لیے ایسے کھیلوں کو شامل کریں، جو وہ زیادہ محنت کے بغیر

کھیل سکیں یا ایسے کھیل جو وہ بیٹھے بیٹھے کھیل سکیں۔

وہ بچے جو سن نہیں سکتے ہو سکتا ہے کہ موسیقی سے لطف لیں، خاص طور پر جب اُس میں سُر تال ہو، جسے وہ جسمانی حرکت سے محسوس کر سکیں (جیسے کہ ناچ) یا وہ آلات کہ جب موسیقی بجتی ہے تو سُر تال کا اتار چڑھاؤ نظر آتا ہے۔

علاوہ ازیں زیادہ تر بچے موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس کے باوجود کہ وہ معذوری کی وجہ سے نہ گا سکتے ہیں اور نہ حرکت کر سکتے ہیں۔ وہ بچے جن کے لیے تعلیم و تربیت ایک مشکل مرحلہ ہے موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بچے جنہیں سماعت میں مشکل پیش آتی ہے، انہیں بھی موسیقی اچھی لگتی ہے۔ آپ بچوں کے ساتھ مل کر موسیقی کی بہت سی سرگرمیاں کر سکتے ہیں۔

کھیلوں کی مثالیں

کھیل 1. دیکھنے سے سیکھنا

ایک بچہ یا بچی اپنے کان میں انگلیاں ڈال کر بند کرتا/کرتی ہے۔ دوسرا بچہ گروپ کو ایک مزاحیہ کہانی سناتا ہے۔ پھر اُن میں سے ایک اور بچہ اپنے آپ کو ''استاد'' ظاہر کرتا ہے۔ ''استاد'' ہر بچے کو کہانی سے متعلق سوالات کا جواب دینے کے لیے کہتا ہے۔

جب ''استاد'' سوالات پوچھنا ختم کر دیتا ہے تو اس بچے سے جس نے انگلیاں ڈال کر اپنے کان بند کر لیے تھے کہتا ہے کہ اب اپنے کان کھول لے اور سنے۔ ''ٹیچر'' اس بچے سے کہتا ہے کہ وہ گروپ کو بتائے کہ اس نے کہانی اچھی طرح نہ سن کر کیسا محسوس کیا۔

بچے سے کہا جائے کہ وہ اس بات کی وضاحت کرے کہ اس نے گروپ میں شامل لوگوں کے چہروں اور استاد اور دیگر بچوں کی حرکات و سکنات سے کیا کچھ اخذ کیا۔

ہر بچے یا بچی کو اپنے کان بند کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ اس سے بچوں کو اس بچے کے مسائل سمجھنے میں مدد ملے گی جسے سماعت میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر وہ سب اس بچے کا مسئلہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

کھیل 2. چھونے سے سیکھنا

ایک بچہ اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور بچوں سے بنے ہوئے دائرے کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اب دائرے والے بچے، ایک ایک کر کے اس بچے کے پاس جاتے ہیں۔ وہ بچہ اب دیگر تمام بچوں کے چہرے کو چھو کر یہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ وہ کون ہے۔ ایک بچے کا نام پہچاننے کے لیے صرف ایک منٹ کا وقت دینے کی اجازت ہے۔

وہ بچہ جس نے اپنی آنکھیں ڈھانپ رکھی ہیں ہر اس بچے یا بچی کو پہچان لیتا ہے جسے وہ چھوتا ہے۔

ہر بچے کو اپنی آنکھیں ڈھانپنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ اس سے بچوں کو اس بچے کے مسائل سمجھنے میں مدد ملے گی جسے دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

ایچ آئی وی/ایڈز اور امتیازیات:

آج کی دُنیا میں ایسے بچوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو اپنی متاثرہ ماں سے ایچ آئی وی/ایڈز لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ بھی امتیاز ہوتا ہے اور وہ اسکول سے باہر رہنے پر مجبور ہیں جن کے خاندان کا کوئی ایک رکن ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثر ہو۔ ایچ آئی وی/ایڈز کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ بہت سے بچوں نے اس موذی مرض کی وجہ سے اپنے والدین کو جلد ہی کھو دیا ہو اور انہیں اپنے دادا، دادی، دیگر رشتہ داروں کے ساتھ یا گلیوں بازاروں میں رہنا پڑ رہا ہو۔

اسکول میں ایچ آئی وی/ایڈز کے سلسلے میں اساتذہ کو دو بڑے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک اُن بچوں کی صحت سے متعلق عملی مسائل جو ایچ آئی وی/ایڈز کا شکار ہوں ایسا کرنے کے لیے آپ کو متعدی یا تیزی سے سرایت کرنے والے امراض کے بارے میں مکمل آگہی ہونی چاہیے تاکہ آپ ایڈز کے متعلق اس تناظر میں دیکھ سکیں۔ آپ مقامی ہیلتھ ورکرز سے بات چیت کر کے تازہ بہ تازہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ خصوصاً متعدی بیماریوں اور ایڈز کے بارے میں آپ ایچ

آئی وی/ایڈز کے متعلق اہم معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں اور رفقائے کار اور طلبا کے ساتھ ان معاملات کا تبادلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس تبادلہ خیال سے اس بیماری سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ آپ کے اسکول میں سب کو چاہیے کہ اسکول کو بچوں کے لیے ایک صاف اور صحت مند جگہ بنائی جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بچوں کو ایچ آئی وی/ایڈز سے متعلق سوالات کے جوابات کیسے دیے جائیں۔ اگر آپ اُٹھنے والے سوالات کے جوابات پہلے سے سوچ لیں تو گفتگو کے درمیان بڑی آسانی رہے گی، مثلاً لوگوں کو ایڈز کیسے ہو جاتی ہے؟

جب کوئی بچہ آپ سے کوئی سوال پوچھے، تو کوشش کریں کہ:

- اِس کی بات بڑے اطمینان سے سنیں،
- جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سنجیدگی سے غور کریں،
- اِس کے ذہن کی سطح کے مطابق جواب دیں، اور
- ہر ممکنہ حد تک دیانت داری سے جواب دیں۔

اگر آپ جواب نہیں جانتے تو بچوں کو یہ بتانے سے خوف نہ کھائیں کہ اس سوال کا درست جواب تلاش کرنے کے لیے آپ کو کچھ وقت درکار ہے۔ اگر آپ ایک ایسے اسکول میں اُستاد ہیں جہاں ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ بچے پڑھتے ہیں تو آپ چھٹے کتابچہ کو احتیاط سے پڑھیں۔ اس میں آپ کو، آپ کے بچوں کو اور آپ کے رفقائے کار کو ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں بہت اہم مہارتوں کے بارے میں مشورے اور سرگرمیاں بتائی جائیں گی، اور یہ بھی کہ آپ بچوں کو اس بیماری کے پھیلاؤ سے بچنے کے لیے کس طرح سمجھا سکتے ہیں۔

معاونت: 4.3

تعلیم کوسب کے لیے بامقصد بنانا

زندگی کے لیے سیکھنا:

قبل ازیں اس ٹول کٹ میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول اور تمام بچوں کے اسکول آنے میں ''تعلیم کی قدر و قیمت'' ہی ایک لحاظ سے رکاوٹ ہے۔ ایک طرف تو والدین اور بچے یہ نہیں سمجھ پاتے کہ اسکول میں جو کچھ سکھایا گیا ہے وہ کس طرح اُن کی روز مرّہ زندگی کے لیے بامقصد ہو سکتا ہے۔ وہ والدین جو آمدنی کے حصول کے لیے اپنے بچوں پر انحصار کرتے ہیں، وہ خود اور اُن کے بچے بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اسکول جانے سے بہتر ہے کہ کوئی ''ہنر سیکھا جائے''۔

علاوہ ازیں ایسے بچے بھی ملیں گے جنہیں اپنے خاندان کے لیے پیسہ کمانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مگر وہ اس لیے کلاس میں بوریت محسوس کرتے ہیں کہ جو تعلیم اِس وقت حاصل کر رہے ہیں اور جو کچھ وہ مستقبل میں بنیں گے، اُن کے درمیان کوئی ربط نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ممکن ہے کہ وہ اسکول کی اہمیت محسوس نہ کریں اور باقاعدگی سے اسکول نہ جائیں، اگر بالکل ہی جانا نہ چھوڑ دیں۔

چنانچہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنا ہمارے لیے ایک ایسا چیلنج ہے جو بچوں کو اِس بات کے سمجھنے کے لیے آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کے فوائد کا روز مرّہ زندگی سے رابطہ پیدا کر سکیں۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ جوں جوں آپ بچوں کو پڑھاتے ہیں وہ اس تعلیم سے جو انہوں نے پہلے حاصل کی اور وہ جو اب حاصل کر رہے ہیں، اس میں تعلق تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ تعلق بچوں کو سیکھنے میں بھی مدد فراہم کرے گا، کیوں کہ جب وہ تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے تو جو کچھ وہ اب سیکھ رہے ہیں اور جو کچھ وہ کلاس، خاندان یا علاقے میں رہ کر پہلے ہی سیکھ چکے ہیں، اُن کے ذہن اس کے درمیان تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم کس طرح یہ تعلق پیدا کر سکتے ہیں؟ آیئے ایک مثالی واقعے پر نظر ڈالتے ہیں۔

مشرقی تیمور کے شہر مانا ٹوٹو (Mnatuto) سے گزرتے ہوئے، تین لڑکیاں اپنے ہاتھ میں تین چھوٹی مچھلیوں کو لہراتے ہوئے ہماری گاڑی کو روکنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم رک جاتے ہیں۔ یہ بچیاں، جن کی عمر 8-11 کے درمیان ہے، اپنی شکار کی ہوئی مچھلیاں چند سکوں کے عوض بیچنے کے لیے ہماری طرف دوڑتی ہیں۔ پیر کا دن ہے اور صبح کے 11 بجے ہیں۔ یہ کوئی چھٹی کا دن نہیں ہے۔ کیا انہیں اسکول میں ہونا چاہیئے تھا؟ سوال یہ بھی ہے کہ کیا وہ اسکول میں ہوتیں تو اچھا ہوتا؟ وہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں یا وہ کچھ کرتے ہوئے سیکھ رہی ہیں یا وہ اپنی اِس اہم پروٹین کو فروخت کر کے اپنے خاندان کے گزارہ کے لیے رقم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

ضلعی ناظم، جو ہمارے ساتھ اس گاڑی میں موجود تھا، یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ لڑکیاں اسکول نہیں جاتیں، لیکن اس نے وضاحت پیش کی کہ اگر وہ اسکول میں ہوتیں تو انہیں غیر ملکی زبان میں تعلیم حاصل کرنا پڑتی اس لیے کہ اسکول میں ان کی مادری زبان میں نہیں پڑھایا جاتا۔ اسکول میں بہت کم کتابیں اور درسی مواد ہے اس لیے طالب علموں کو استاد کو سنتے رہنے اور تختہ سیاہ سے تدریسی مواد اپنی کاپی میں اتارنے میں خاصا وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ استاد کے استعمال میں آنے والی اکلوتی کتاب پرتگالی زبان میں چھپی ہوئی ہے۔

اس نے مزید بتایا کہ بہت سے اساتذہ غیر تربیت یافتہ ہیں۔ اساتذہ کو مکانات فراہم نہیں کیے گئے، اس لیے وہ مقامی آبادی میں نہیں رہتے۔ ممکن ہے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو کہ بچے اپنا وقت ساحلِ سمندر پر کھیلتے ہوئے یا مچھلیاں پکڑتے ہوئے گزارتے ہیں۔ درسی کتب میں مانا ٹوٹو کی بجائے پرتگال میں مچھلیاں پکڑنے کی سرگرمیوں کی مثالیں شامل کی گئی ہیں، اور زیادہ تر لڑکوں کو ہی مچھلی کا شکار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جب کہ لڑکیوں کو کھانا پکاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ضلعی ناظم نے کہا کہ وہ اسکولوں کو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے زیادہ دوستانہ بنانے کے لیے تعلیمی نظام میں تبدیلیاں لانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ ایک مشکل کام ہے اور اس میں خاصا وقت لگے گا۔

اگر مانا ٹوٹو کے اساتذہ بچوں کو بہتر طور پر جانتے ہوتے اور اس ماحول سے واقف ہوتے جس سے وہ بچے آتے ہیں، تو شاید وہ نصاب میں مزید مقامی مضامین اور مثالوں کو شامل کر سکتے تھے۔ وہ کچھ والدین کو بلوا کر انہیں کہہ سکتے ہیں کہ مچھلی کے شکار کے بارے میں کلاس کو بتائیں، اور مچھلی پکڑنے کے کچھ جال اور اس سلسلے میں استعمال ہونے والا دیگر سامان ساتھ لا کر اس کے استعمال کا طریقہ بتائیں۔ بچے گھر جا کر مقامی طور پر شکار کی جانے والی مچھلیوں کی اشکال بنا کر ان کی مدد سے کلاس کی دیوار پر لگانے کے لیے ایک پوسٹر تیار کر سکتے ہیں۔ وہ مچھلی کے وزن اور لمبائی کی پیمائش کر کے ایک گراف تیار کر سکتے ہیں جس میں شکار کی گئی مچھلیوں کی اقسام اور سائز کو ظاہر کیا گیا ہو۔ یہ اور اس قسم کی دیگر سرگرمیوں سے بچے اسکول آنے کے لیے زیادہ متحرک ہو سکتے ہیں اور ان کی تعلیم اُن کے اپنے لیے اور والدین کے لیے زیادہ بامقصد بن سکتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی: علاقے کی زندگی کا تعلم سے تعلق پیدا کرنا

قومی نصاب کو نئے سرے سے دیکھیں اور جو کچھ آپ کے بچے پہلے سے سیکھ چکے ہیں اور جو کچھ آپ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں اپنی موجود روزمرّہ زندگی کے لیے جاننا چاہیے اُن سب کو بنیاد بنا کر اہم موضوعات کی فہرست بنائیں۔ اِن موضوعات کے متعلق سوچیں جو علاقے کے سالانہ گردشِ ایام سے متعلق ہوں جیسے کہ کھیتی باڑی یا مچھلی کے شکار کا کیلنڈر۔ ایسے مضامین تلاش کریں جو اُن کی بقاء میں مدد دیں گے، جیسا کہ صحت کے مضامین۔

اپنی کلاس کے بچوں اور اُن کے علاقے کے بارے میں سوچیں۔ کیا آپ ان کے والدین کے پیشوں کے بارے میں جانتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ بچے کہاں رہتے ہیں؟ کیا اکثر بچے اسکول سے غیر حاضر رہتے ہیں؟ وہ کن دنوں میں غیر حاضر رہتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیوں غیر حاضر رہتے ہیں؟ کیا آپ کے اسکول میں اِن معلومات پر مبنی بچوں کا تعلیمی کوائف نامہ موجود ہے (دیکھیں تیسرا کتابچہ)

اِن موضوعات پر غور کریں جو آپ اس ٹرم میں ان کو پڑھائیں گے اور درج ذیل قسم کے گوشوارہ کو پر کریں۔ موضوعات کی فہرست تیار کریں، جائزہ لیں کہ بچوں کی روزمرہ زندگی سے اِس موضوع کی کتنی مطابقت ہے، اور اسے زیادہ بامقصد بنانے کے اقدام کے بارے میں سوچیں:۔

موضوع	بچوں کی روزمرہ زندگی کے ساتھ روابط	موضوع چننے کے انداز
مثال: بارش کے جنگلات کے درخت۔	وہ علاقے جن میں بچے رہتے ہیں، اُن میں بہت سے درخت ہیں، یا یہ علاقے ایک ایسے جنگل کے قریب واقع ہیں، جہاں بارش کے جنگلات نہیں ہے۔	پہلے مقامی جنگل کے بارے میں پڑھیں پھر ایسا عملی کام کریں جس کا سائنس، حساب اور زبان سے تعلق ہو۔ پھر خطے میں واقع جنگلوں سے تعلق جوڑیں، اور آخرکار دوسرے جنگلوں، جیسے بارش کے جنگلات سے بھی۔
آپ کی کوئی اور مثال		

بامقصد تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل۔

بامقصد تعلیم کی تیاری کرنا:

''بامقصد تعلیم'' کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ سکھا رہے ہیں (موضوع یا مواد) اور وہ بچوں اور اُن کے خاندانوں کی روزمرّہ زندگی میں کیسے سکھایا جا رہا ہے اُن کے درمیان تعلق پیدا کریں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں تدریس ایک پیچیدہ کام ہے۔ ہمیں بامقصد تعلّم کی تیاری میں بہت سی باتوں کا دھیان رکھنا ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی بھی بچے کو سیکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ بچے اس وقت سیکھتے ہیں جب ان میں سیکھنے کی امنگ پیدا کی جائے۔ وہ اس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں

موثر طور پر سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ وہ اُس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی مہارتیں سیکھ رہے ہیں جو انہیں کامیابی کی راہ پر گامزن کر دیں گی۔ وہ اس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں دوستوں، اساتذہ، والدین کی طرف سے مثبت تبصرہ ملے جو اس بات کا مظہر ہو کہ وہ بہت اچھی طرح تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ہم کس طرح بامقصد تعلیم کی تیاری کر سکتے ہیں؟ ذیل میں کچھ سوالات دیئے گئے ہیں، جو آپ اسباق کی تیاری کے سلسلے میں اپنے آپ سے کریں گے:۔

- ترغیب : کیا موضوع بچوں کے لیے بامقصد ہے اور اِن سے مطابقت رکھنے والا ہے؟ کیا اُن سے سیکھنے کی جو توقع کی جا رہی ہیں وہ اُسے سیکھنے میں دلچسپی بھی رکھتے ہیں؟
- مواقع : کیا بچوں کو دیئے جانے والے مواقع ان کی جسمانی و ذہنی نشو و نما کی سطح سے مطابقت رکھتے ہیں؟ مثال کے طور پر کیا موضوع اکثر بچوں کے لیے بہت مشکل یا بہت آسان ہے؟۔ کیا یہ سرگرمیاں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کے لیے موزوں ہیں؟ کیا یہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل بچوں کے لیے موزوں ہیں؟
- مہارتیں : کیا بچے متوقع نتائج حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ مہارتیں رکھتے ہیں؟
- تبصرہ : کیا بچوں کو دی جانے والی تشخیص اور تبصرہ اِس طرح تیار کیے گئے ہیں کہ وہ انہیں تعلیم جاری رکھنے کے لیے زیادہ متحرک کر سکیں؟

تکمیلی سرگرمی: تعلیم کا بچوں کی زندگی سے تعلق جوڑنا

کسی ایسے موضوع کے متعلق دوبارہ سوچیں جو آپ پڑھانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ بچوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اُن کا تعلق جوڑ سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر:۔

- گھر کا کام کاج (کھانا تیار کرنا، چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ بھال کرنا، صفائی کرنا)
- جانوروں کی دیکھ بھال کرنا۔
- خوراک کی تلاش کرنا، شکار، مچھلیاں پکڑ کر یا لنگر سے کھانا حاصل کر کے۔
- غلہ اُگانا اور کھیتوں میں کام کرنا

بامقصد تعلم ماحول پیدا کرنا:

بامقصد تعلّم کا ماحول بنانے کے لیے کلاس کو ''ہمہ گیر تعلّم دوست'' ہونا چاہیئے۔ تعلّم دوست کلاس رومز، طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ کلاس میں کھلے سوالات پوچھیں، مسائل کی نشان دہی کریں، بات چیت کا آغاز کریں اور اساتذہ، دوستوں اور خاندان کے ساتھ مسائل کے حل پر گفتگو کریں۔ تمام بچے؛ لڑکے اور لڑکیاں اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے بھی، کسی سرگرمی میں پورا حصہ لینے میں اعتماد اور سکون محسوس کرتے ہیں۔

تعلّم کے لیے دوستانہ کلاس میں ایک استاد کو لازمی طور پر مختلف کردار ادا کرنے چاہئیں۔ ماضی میں، ہمارا کردار صرف ''معلومات پہنچانے والے'' کی حد تک تھا۔ مگر اپنے بچوں کو اُن کی پوری استعداد کے مطابق سکھانے کے لیے، ہمیں اپنے کردار کو ''کام کو آگے بڑھانے والا، انتظام کرنے والا، مشاہدہ کرنے والا اور سیکھنے والا'' تک بڑھانا ہوگا۔ یہ کردار کیا شرائط عائد کرتے ہیں؟

- کام کو آگے بڑھانے والا (Facilitator): ہمیں بچوں کو تعلیم کے لیے موزوں مواقع فراہم کرنے چاہئیں اور اُنہیں اپنے خیالات آزادی سے پیش کرنے اور تعمیری انداز میں اہم مسائل پر بات چیت کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔
- انتظام کرنے والا: (Manager) ایک کامیاب سہولت بہم پہنچانے والا بننے کے لیے، ہمیں اچھی منصوبہ بندی کرنے اور گفتگو میں ایسا محتاط اور رہنما انداز اپنانے کی ضرورت ہے جس میں ہر بچے کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کیا جا سکے۔
- مشاہدہ کرنے والا: (Observer) بچوں کا مشاہدہ جس وقت وہ گروپ، جوڑوں یا اکیلے کام کر رہے ہوں، بچوں کو سمجھنے اور تعلّم کے لیے

زیادہ با مقصد سرگرمیوں کی منصوبہ بندی میں ہماری مدد کرے گا۔ مثال کے طور پر کیا بچوں کے جوڑوں میں احسن طریقے سے کی جانے والی سرگرمی کو ایک گروپ کی سرگرمی تک پھیلایا جا سکتا ہے؟ کیا دو بچے گروپ لیڈر ہو سکتے ہیں؟

- سیکھنے والا: (Learner) جب ہم اپنے اسباق کی اس طرح تیاری کریں کہ بچے بہتر طور پر سیکھنا شروع کر دیں تو ہم سیکھنے والے کا روپ دھار لیتے ہیں۔ پھر جو کچھ سیکھا جا رہا ہے اسے زیادہ با مقصد بنانے کے لیے ہم مختلف انداز اپنا لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کیا ایک مشکل موضوع یا تصور سمجھنے کے لیے بچوں کی مدد کے لیے ایک ہی سرگرمی کافی ہے؟ کیا اس سرگرمی کو دیگر موضوعات اور تصورات پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے؟

صنفی حساس تعلّم کے تجربات کی تشکیل:

اس کتابچے کے تعارف میں ہم نے یہ سیکھا تھا کہ ''صنف'' کی اصطلاح ان سماجی کرداروں کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو مرد اور عورتوں نے کسی معاشرے میں ادا کرنا ہوتے ہیں، جیسا کہ ''مردوں کا کردار روزی کمانے والوں کے طور پر'' اور عورتوں کا کردار بچوں کی پرورش کرنے والیوں کے طور پر''۔ صنفی کردار معاشرہ طے کرتا ہے اور یہ ایک نسل سے اگلی نسل تک معاشرے کے حصّے کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ صنفی کرداروں میں یکسانیت نہیں ہوتی، یہ دیگر ثقافتی روایات اور تصورات کی طرح وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ کردار ہمارے بچوں کی تعلیم کو متاثر کر سکتے ہیں کیوں کہ لڑکیاں اور لڑکے جس طرح پیش آتے ہیں اور انہیں جو کچھ سیکھنے کی اجازت ہے، یہ اس میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ درج ذیل کیس سٹیڈی یہ مثال پیش کرتی ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہے۔

سُو آن کی کہانی:

سُو آن (Suan) ویت نام کے صوبہ لائی چاؤ کے ایک گاؤں میں رہتی تھی۔ اُس کی عمر دس سال تھی اور وہ تیسری جماعت میں پڑھتی تھی۔ وہ اپنے دو بھائیوں Lee اور Hing کے ساتھ اسکول پیدل جانا پسند کرتی تھی۔ وہ ایک اچھی شاگرد تھی اور اسکول میں بہت محنت کرتی تھی، مگر اسے کچھ مسائل کا سامنا تھا۔

سُو آن کی مشکلات کا سبب وہ کام کاج تھا، جو اسکول پہنچنے سے پہلے وہ گھر پر کرتی تھی۔ اُسے بہت سے کام کرنا ہوتے تھے۔ ہر صبح تمام گھر والوں سے پہلے اُسے اٹھنا پڑتا تھا تاکہ وہ لکڑیاں چن کر لائے اور چولہا جلائے۔ پھر اسے دھان کوٹ کر چاول صاف کرنا پڑتے تھے تاکہ انہیں پکایا جا سکے۔ پھر وہ اپنی دو چھوٹی بہنوں کو فیڈر بنا کر دیتی تھی۔ جس وقت سُو آن اسکول پہنچتی تھی تو بری طرح تھک چکی ہوتی تھی۔ اُس کے بھائیوں کو کبھی نہیں کہا جاتا تھا کہ وہ سُو آن کی مدد کریں۔ وہ صرف اپنے باپ کے ساتھ ہر ہفتے کے آخر میں مچھلیاں پکڑنے جاتے تھے

سکول میں سُو آن پوری توجہ دینے کی کوشش کرتی تھی۔ تاہم اسے یہ مشکل درپیش تھی کہ وہ ہر وقت پوری توجہ نہیں دے پاتی تھی کیوں کہ وہ بہت زیادہ تھکی ہوئی ہوتی تھی اور جو اسباق پڑھائے جاتے تھے اُن کے موضوعات بھی اس کی روزمرہ زندگی سے بہت مختلف ہوتے تھے۔ ٹیچر اکثر اُس سے ناراض ہو جاتی تھی خاص طور پر ایک دن جب وہ سبق کے دوران کلاس میں سو گئی۔

ٹیچر سے ڈانٹ کھانے کے بعد سُو آن نے کچھ روز اسکول سے غائب رہنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے سوچا کہ روزانہ گھر پر رہنے سے وہ والدین کی مدد کر سکے گی، پانی بھر کر لائے گی، لکڑیاں چن کر لائے گی اور جانوروں کو سنبھالنا سیکھ لے گی۔

چنانچہ سُو آن نے اکثر اسکول نہ جانے کی عادت اپنالی اور آخر کار اسکول سے اُس کا نام خارج کر دیا گیا۔ وہ ہر روز گھر پر رہتی اور کام کاج میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی۔ وہ تیسری جماعت کی پڑھائی مکمل نہ کر سکی۔ Lee اور Hing دونوں نے پرائمری اسکول پاس کر لیا۔ وہ دونوں پڑھ اور لکھ سکتے ہیں اور جونیئر سیکنڈری اسکول میں داخلہ لینے کے لیے بالکل تیار ہیں۔

تُو آن صرف ایک مثال ہے کہ صنفی کردار اور فرائض کس طرح محرومیت اور اسکول سے خروج کا باعث بنتے ہیں۔ صنفی کردار لڑکوں کی تعلیم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جب وہ یہ محسوس کریں کہ اسکول جانا اُن کے لیے بے مقصد ہے اور اسکول جانے کی بجائے کام کر کے خاندان کی مدد کرنا اُن کے لیے زیادہ اہم ہے۔ علاوہ ازیں، عام طور پر لڑکیوں اور لڑکوں کی سماجی نشو ونُما اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اور اس بارے میں سوچیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ آپ یہ سنیں کہ ''لڑکے نہیں روتے'' یا ''لڑکیوں کو فلاں فلاں سخت کھیل نہیں کھیلنے چاہئیں''۔ اسی انداز میں ممکن ہے کچھ لڑکیاں حساب اور سائنس میں اپنے آپ کو بااعتماد نہ سمجھیں کیوں کہ انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ''لڑکوں کے مضامین'' ہیں؛ جب کہ اگر موزوں مواقع فراہم کیے جائیں تو تمام بچے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر ہمیں تمام بچوں کو تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں شامل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آپ سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے: ''کیا میرے بچوں کے پاس اتنا وقت اور ہمت ہے کہ وہ اپنے ذمے لگائے گئے کام کو مکمل کر سکیں؟'' اس سوال کا جواب دینے میں مدد کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ لڑکیاں اور لڑکے گھر پر کتنا کام کرتے ہیں۔ اِس موضوع پر کلاس میں ایک چھوٹا سا پراجیکٹ متعارف کروایا جائے۔ اپنے بچوں سے کہیں کہ وہ ''میں گھر پر کیا کرتا/کرتی ہوں'' کے موضوع پر گفتگو کریں یا پھر ایک مختصر کہانی تحریر کریں۔ ممکن ہے آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں کہ آپ کے بچوں کو گھر پر اپنے گھر والوں کے لیے کتنے کام کرنا پڑتے ہیں، اس طرح آپ بچوں کی ضروریات کے مطابق تعلیم کی منصوبہ بندی کر سکیں گے۔

تکمیلی سرگرمی : صنفی آگہی پیدا کرنا

درج ذیل دو ایسی سرگرمیاں ہیں جن کی مدد سے آپ اپنے طالب علموں میں صنفی آگہی پیدا کر سکتے ہیں۔

1. بچوں سے گروہوں کی صورت میں (لڑکیاں الگ، لڑکے الگ، اور اگر مناسب ہو تو مشترکہ گروپ بھی) تبادلہ خیال کریں وہ اس بارے میں کیا سوچتے یا محسوس کرتے ہیں کہ مذکر یا مونث ہونے کے ناطے ان سے کیا توقعات کی جاسکتی ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے کرداروں/توقعات کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ کیا وہ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں؟
2. لڑکوں اور لڑکیوں سے کہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی خصوصیات کو پہچانیں۔ دو خانے بنائیں، ایک خانے میں خواتین سے منسوب خصوصیات کو لکھیں اور دوسرے خانے میں مردوں سے منسوب خصوصیات کو لکھیں۔ جب دونوں کام ختم ہو جائیں تو خانوں کے اوپر ''مذکر'' اور ''مؤنث'' کے نام کو ادل بدل کر دیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کیا یہ کردار دوسری صنف پر بھی لاگو کیے جا سکتے ہیں؟ اُن میں سے کچھ یا سب؟ امید کی جاتی ہے کہ بچے اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمام صنفی کرداروں کو تبدیل کیا جا سکتا ہے، سوائے اُن کرداروں کے جو خاص طور پر مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت سے متعلق ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: تدریس میں صنفی آگہی

ذیل میں سے کچھ بیانات پر غور کریں۔ گوشوارہ مکمل کریں اور یہ طے کریں کہ آپ کی کلاس میں بہتری لانے کے لیے کیا اقدامات کرنا ضروری ہیں:۔

بیان (Statement)	اکثر	کبھی کبھی	کبھی نہیں	اقدامات کرنے ہیں
میں اپنے تدریسی مواد کا جائزہ لیتا ہوں یہ دیکھنے کے لیے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مثبت رول ماڈل ہیں یا نہیں۔				
میں لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ وہ حساب اور سائنس میں اچھی کارکردگی دکھائیں۔				

میں تعلّم کے لیے تعاون پر مبنی طریقے استعمال کرتا ہوں؛
بہت زیادہ سخت نظم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
بڑی لڑکیاں جو پڑھائی میں اچھی ہیں، حساب اور سائنس
میں اپنے سے چھوٹی لڑکیوں کی مدد کریں گی۔
میری کلاس کے تمام بچوں کو اپنی رائے کا اظہار کرنے اور
اہم مضامین میں کامیابی حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے
جاتے ہیں۔

لڑکیاں اسکول میں آسانی محسوس کریں اور اُن کے لیے یکساں مواقع یقینی بنانے کے لیے اپنے ساتھیوں اور اسکول کے منتظمین کے ساتھ کام کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کریں:۔

- تعلیمی مواد کو صنف اور دیگر عصبیتوں کے خاتمے کے لیے دوبارہ بنانے کی حمایت کریں۔ (دیکھیں معاونت ۔ 4.2) معذوری کے شکار بچوں یا نسلی اقلیتوں، اور اس کے ساتھ ساتھ روایتی طور پر غریب بچوں، سڑک پر زندگی گزارنے والے بچوں، اور محنت مزدوری کرنے والوں بچوں کی درسی کتب میں شمولیت کو یقینی بنائیں۔ یہ کام پورے اسکول کے ذمے ہے لیکن انفرادی طور پر اساتذہ کو اس سے باخبر رہنے اور یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ عملی اقدام کس طرح لیا جائے۔ کسی کتاب پر صرف ایک سٹکر چسپاں کرنے سے یہ ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب کسی نہ کسی انداز میں عصبیت کا پرچار کرسکتی ہے، اور اس کی درسی مواد میں شمولیت کے بارے میں کلاس میں تبادلہ خیال کی طرف رہنمائی بھی کر سکتی ہے (دیکھیں پہلا کتابچہ)۔
- ایک زیادہ لچک دار نصاب اور خود سے سیکھنے کا مواد متعارف کروائیں، کیوں کہ کچھ لڑکیوں کو گھر کے کام کاج اور چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کے لیے بہت سا وقت درکار ہوگا۔ غریب خاندان سے تعلق رکھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو اسکول کے کام کرنے کا وقت کم ملتا ہے، کیوں کہ خاندان والوں کو زندہ رہنے کے لیے اُن سب کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم کی سرگرمیاں اسکول کے اوقات میں مکمل کرنے کی کوشش کریں اور گھر کے لیے کام دیتے ہوئے بچوں کو انتخاب کی اجازت دیں۔
- بہت سی پرائمری کلاس کے اساتذہ لڑکیوں کی نسبت لڑکوں سے زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ بچوں کو آپ کے سوالات کا جواب دینے کے لیے وقت دینا (''انتظار کا وقت'') یاد رکھیں۔ اگر کلاس میں آپ کے پاس آپ پر نظر رکھنے والا کوئی ساتھی موجود نہ ہو تو آپ یہ جاننے کے لیے کہ آیا آپ لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ مختلف انداز میں پیش آرہے ہیں، بچوں کے ساتھ کوئی سرگرمی مشترکہ طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہر بچے سے کہیں کہ باہر سے پانچ پتھر جمع کرکے لائے، (ممکن ہے کہ آپ کے پاس پہلے سے ہی یہ پتھر موجود ہوں)۔ ہر بچے سے کہیں کہ جتنی مرتبہ آپ ان سے بات کریں، کوئی سوال پوچھیں یا جواب دینے کی اجازت دیں، اتنی ہی مرتبہ وہ ایک پتھر اپنے پاس ایک طرف رکھتے رہیں۔ آپ مل جل کر باہمی تبادلہ خیال کرسکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا۔ کون سی دیگر حکمت عملیاں آپ بچوں سے زیادہ برابری کے ساتھ نمٹنے میں استعمال کرسکتے ہیں؟ سیکھنے کے لیے بچے کون سی مہارتیں استعمال کرسکتے ہیں تاکہ وہ برابری کی بنیاد پر شرکت کرسکیں؟

یہ تمام اجزا لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کی صلاحیت مضبوط کریں گے۔ ہمیں کچھ عملی سرگرمیوں کے لیے ایک ہی صنف کی گروپ بندی استعمال کرنے کی ضرورت پڑسکتی ہے تاکہ لڑکیوں میں اعتماد پیدا ہوسکے اور ان پر لڑکے ہی غالب نہ رہیں۔ بعد ازاں دونوں صنفوں پر مبنی گروپ مناسب رہیں گے تاکہ لڑکیاں اور لڑکے ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھ سکیں۔

درج بالا میں سے بہت سی باتوں کے لیے والدین یا دوسرے پرستوں کے تعاون کی ضرورت ہوگی اور اس مقصد کے لیے ان مسائل پر اسکول کمیٹی کی سطح پر تبادلہ خیال کریں اور ایک عملی منصوبہ وضع کریں۔ یہ بات اساتذہ کے لیے مددگار ہوگی۔ اگر اسکول کی پالیسی اور ایسے معاملات جیسے نظم اور صنفی تعصبات پر بات چیت

کر لی جائے اور ان پر تمام اساتذہ اور والدین کا اتفاق رائے ہو۔

فعّال اور شراکتی تعلّم:

بچے چاہے کلاس میں ہوں یا باہر، ہر وقت تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی تعلیم کے حصول میں چاک و چوبند ہونا چاہیے، بلکہ جو کچھ اُنہوں نے سیکھا اور جو قابلیت اُنہوں نے حاصل کی اُس کو عملی طور پر بھی استعمال کر سکیں۔ دیگر تمام بچوں، یہاں تک مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کے ساتھ بھی اپنی کلاس میں کام کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تعاون، چیزوں کو سمجھنے اور اُن کو قبول کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جوڑوں اور چھوٹے گروپوں میں کام بہتر شرکت اور بچوں کے مابین باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے اور آزادی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ مل کر تعمیری کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مطالعاتی دورے اور تعلیم پر مبنی کھیل، تعلیم و تعلّم کے مواقعوں کی بہترین مثالیں ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: مطالعاتی دورے

مطالعاتی دوروں میں بچے کلاس سے باہر جاتے ہیں۔ اسکول کے باغ میں، کنویں پر یا علاقے کے ڈیم پر، یا کسی کمیونٹی سنٹر میں، جہاں وہ مختلف ساخت کی چیزوں یا مظاہر قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں، یا ماہرین سے معلومات حاصل کرتے ہیں (یہ جاننے کے لیے کہ یہ دورے صحت اور صفائی ستھرائی کو کس طرح زیادہ فروغ دے سکتے ہیں، (دیکھیں چھٹا کتابچہ)۔

گروپ ورک کو فروغ دینے کے لیے مطالعاتی دورے:

مثال کے طور پر ایک علاقے کے ڈیم کے دورے کے موقع پر، پانچویں جماعت کے ہر گروپ کے ذمے کچھ کام لگائے جا سکتے ہیں۔ ڈیم پر جانے سے پہلے، گروپ کے ارکان انسانی زندگی اور زرعی مقاصد کے لیے پانی کی اہمیت معلوم کرنا چاہیں۔ ڈیم پر پہنچ کر ہر گروپ کو کہا جا سکتا ہے کہ: ڈیم کی چوڑائی کا اندازہ لگائیں؛ ڈیم سے متاثرہ علاقے کا نقشہ بنائیں؛ اس علاقے میں موجود درختوں اور پودوں کی اقسام کو ظاہر کریں؛ سرکاری انجینئر کی جانب سے کلاس کو فراہم کی جانے والی معلومات کو سننے کے دوران سوالات ترتیب دیں۔

جب کلاس ڈیم سے واپس آ جائے تو ہر گروپ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات پر مبنی رپورٹ پیش کریں۔ وہ اپنے خاندانوں کے ساتھ بھی ڈیموں کی اہمیت پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

اسکول کے باغ کے دوروں کے دوران، ہر گروپ سے اکیلا ایک کام کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے، ایسا کام جو دوسرے کے کام کی تکمیل کر سکے۔ مثال کے طور پر: کیڑے مکوڑوں کی اقسام اور اُن کی تعداد کا تخمینہ، پودوں کی اقسام اور اُن کی تعداد، دودھ پلانے والے جانوروں کے رہنے کی جگہیں، باغ کا نقشہ اور اس کی پیمائش۔ واپس کلاس روم میں، تمام گروپ اپنی اپنی رپورٹوں کو ''گارڈن رپورٹس'' سینٹر میں جمع کرا سکتے ہیں یا کلاس میں باغ کی اشیاء کی نمائش کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ مطالعاتی دورے کی نوعیت کے مطابق، آپ بہت سے کام مطالعاتی دورے سے پہلے بھی کر سکتے ہیں تاکہ بچے مطالعاتی دورے کے دوران بہتر سیکھ سکیں۔ آپ پہلے سے جو کام کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

- قبل از تیاری تحقیق، پوری کلاس کے ساتھ یہ تبادلہ خیال کرنا کہ مطالعاتی دورے کے دوران کیا دیکھنا ہے؛
- مطالعاتی دورے کے انتظام اور شمولیت کے لیے مددگاروں یا خاندان کے ارکان کا تعاون حاصل کرنا؛
- ماہرین کو سننے اور ان سے انٹرویو کرنے کے مواقع تلاش کرنا؛
- گروپوں، جوڑوں، اور انفرادی طالب علموں کو خصوصی کام سونپنا جس سے اُنہیں اس بات میں مدد ملے گی کہ اُنہوں نے مطالعاتی دورے کے دوران کیا دیکھنا ہے۔

مطالعاتی دورہ با مقصد تعلیم فراہم کرتا ہے۔ مربوط تعلیم کی بھی ایک مثال ہے۔ ڈیم یا باغ کے بارے میں تحقیق کے دوران حساب، سائنس، زبان اور سوشل سٹڈیز بھی استعمال ہوتے ہیں۔

تعلّم کے دائرے:

اپنے اسباق کی منصوبہ بندی کے لیے خود سے تیاری کرنا اچھی سرگرمی ہے۔ یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جسے آپ اپنے طالب علموں کے ساتھ بھی انجام دے سکتے ہیں!
مطالعاتی دوروں کے لیے ایسی مختلف جگہوں کی نشان دہی کریں جو آپ کی کلاس سے کم سے کم فاصلے پر واقع ہوں۔ کاغذ کے ایک ٹکڑے کے درمیان میں اپنی کلاس کی نمائندگی کے لیے ایک چھوٹا دائرہ بنائیں۔ اس کے گرد ایک اور دائرہ بنائیں، جو آپ کے اسکول کی نمائندگی کرے۔ اسکول کے دائرے کے گرد ایک اور دائرہ بنائیں، جو آپ کے قصبے، شہر یا ضلع کو ظاہر کرے۔ اسکول کے دائرے سے سرگرمی کا آغاز کریں۔ کیا اسکول میں کوئی کھیت میں استعمال ہونے والے جانور یا دوسرے جانور ہیں؟ کیا اس میں باغ کے لیے کوئی زمین کا ٹکڑا ہے؟ کیا اس میں درخت یا میدان ہیں؟ کیا اس میں پرندوں کے گھونسلے یا چیونٹیوں کے گھر ہیں؟ اس دائرے کے اندر تعلیم و تربیت کے ان تمام مواقع تحریر کریں جو آپ کی کلاس میں میسر نہیں ہیں۔ کیا آپ بچوں کی تعلیم کے لیے ایک نیا تعلیمی ماحول تیار کرنے کے قابل ہیں، مثال کے طور پر اسکول کا باغ؟

اب، اس دائرے کو دیکھیں جو آپ کے قصبے، شہر یا ضلع کو ظاہر کرتا ہے۔ ان دوکانوں اور کاروباری اداروں کے بارے میں غور کریں جو بچوں کے مطالعے کے لیے آپ کی دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں؛ کیا وہاں کوئی ایسا کسان ہے جس نے خصوصی فصلیں اُگا رکھی ہوں، یا رس بھرے پھلوں کے درخت، یا کوئی خاص قسم کے جانور؟ کیا اس علاقے میں کوئی عجائب گھر، جنگل، پارک یا میدان موجود ہے؟ تعلیم کے موجودہ تمام مواقع کے نام اس دائرے میں تحریر کریں۔

اپنی کلاس کو کلاس سے باہر موزوں رویہ سکھانے اور یہ بتانے کے لیے کہ گروپوں میں مل جل کر کیسے کام کیا جاتا ہے، اپنے اسکول کے کھیل کے میدان استعمال کریں۔

ان بچوں کو یاد رکھیں جنہیں چلنے پھرنے میں مشکل پیش آتی ہے یا وہ کسی اور معذوری کے شکار ہیں۔ وہ تعلیم کے ان مواقع تک کیسے رسائی حاصل کر سکیں گے۔ پہلے آپ کو اس راستے کا سروے کرنے کی ضرورت ہے، جو آپ استعمال کریں گے۔ اس سلسلے میں آپ کو والدین یا دیگر طالب علموں کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی : تعلّم کے لیے کھیل

بچے کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ اگر انہیں موقع دیا جائے تو وہ کھیلوں کے لیے قوائد و ضوابط بھی بنا سکتے ہیں۔ ان کھیلوں میں وہ گیندیں، بوتل کے ڈھکن، پتھر، ڈوریاں، درختوں کے پتے اور دیگر اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ کھیل جن میں رول پلے، مسائل کا حل، یا خصوصی مہارتوں اور معلومات کا استعمال کیا جائے بچوں کے نصاب اور تعلیم کی سرگرمیوں میں دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

کھیلوں سے عملی تعلیم کو فروغ ملتا ہے۔ جو بات چیت، تجزیئے اور فیصلہ کرنے کی مہارتوں کو بہتر بنا سکتی ہے۔ ایسے کھیلوں کی مثالوں میں ایک مثال پانچ سوالوں کے ذریعے کسی چیز کو بوجھنا ہے۔ آپ اور آپ کے طالب علم بہت سے ایسے کھیلوں کے لیے چیزیں بنا سکتے ہیں اور ان ہی کھیلوں کو مختلف مقاصد اور مختلف جماعتوں کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

نصاب سے براہ راست ربط پیدا کرنے کے لیے ان کھیلوں اور اُن میں شامل ہونے والی اشیاء میں ردو بدل بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کھیل میں کارڈوں کو جیومیٹری کی اشکال میں تیار کر سکتے ہیں، جن کو ایک دوسرے سے مماثل کیا جا سکے۔ یا پھر اُس شکل کو نام کی مناسبت سے ڈبے پر لگایا جا سکے۔

تعلیمی کھیل:

کیا آپ اور آپ کے طالب علم سادہ کھیلوں پر مبنی تعلیمی سرگرمیاں تشکیل دے سکتے ہیں؟ ذیل میں دیکھیں کہ یہ کیسے ممکن ہے!

- اپنے طالب علموں سے پوچھیں کہ وہ باہر کس قسم کے کھیل کھیلتے ہیں۔ اسکور تیار کرنے کے لیے وہ کس قسم کے قواعد وضوابط استعمال کرتے ہیں؟ کیا لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے الگ الگ کھیل ہیں، اور کیوں؟
- بچوں سے کہیں کہ کھیلوں کے بارے میں ایک کتاب تیار کریں، جس کی مدد سے دوسرے بچے وہ کھیل سیکھ سکیں؟ کیا بچے یہ پتہ کر سکتے ہیں کہ اُن کے خاندان کے بزرگ ارکان اپنے اسکول کے زمانے میں کون کون سے کھیل کھیلتے تھے، یا وہ کون سے کھیل ہیں جو مقامی تہذیب یا تہذیبوں کا حصہ ہیں؟
- کیا آپ ان کھیلوں/سرگرمیوں میں سے کسی ایک کا تعلق اِس مضمون سے جوڑ سکتے ہیں، جو آپ پڑھاتے ہیں؛ مثال کے طور پر حساب؟

مطالعاتی دورے اور کھیل، دونوں تمام بچوں کو سیکھنے کے لیے متحرک کر سکتے ہیں۔ اس تحریک میں اضافہ کرنے کے لیے کچھ مزید طریقے درج ذیل ہیں:۔

- مقامی علاقے کی ایسی ٹھوس مثالیں استعمال کریں جو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف پس منظر کے حامل بچوں کے لیے بھی مفید ہوں۔
- بچوں نے اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں، جیسے مچھلی کا شکار، چاول کی کاشت، پانی بھرنا وغیرہ سے جو کچھ سیکھا ہے، اِسے استعمال کرنے کے مواقع فراہم کریں۔
- ایسے مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال کریں جو دلچسپ ہوں اور انہیں سیکھنے میں بچوں کی عملی شرکت شامل ہو۔

ریاضی، سائنس اور زبان کے مضامین کو سب کے لیے بامعنی بنانا:

حساب، سائنس اور زبان (پڑھنا لکھنا) ہمارے اکثر اسکولوں کے اہم مضامین ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مضامین بچوں کے لیے ایک چیلنج بھی ہیں۔ اِن تمام مضامین میں بچے قیاس پر مبنی تصورات سیکھتے ہیں اور انہیں اس وقت تک بہتر طور سے سمجھ نہیں پاتے جب تک وہ اُن کا اپنی روزمرہ زندگی سے ربط نہ سمجھ لیں اور جب وہ ربط پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ اِن تصورات کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں پھر وہ اُسے ایک یا بہت سی مہارتوں کی مدد سے اس کا اطلاق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ درج ذیل حصے آپ کو کچھ ایسے خیالات فراہم کریں گے جو اِن مضامین کو زیادہ تعلّم دوست اور تدریس کے لیے دلچسپ بنا سکتے ہیں!

تعلّم دوست حساب:

ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں جب ہمیں یہ اندازہ لگانا ہو کہ ہمیں پیدل گھر جانے میں کتنا وقت لگے گا، ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ کتنے پانی سے بالٹی بھر جائے گی، اور تین کلو ٹماٹر کتنے کے ملیں گے؟ ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ جب سڑک کے کنارے مچھلی فروخت کرتے ہیں، ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ جب ہم میوزک بجاتے ہیں یا گاتے ہیں (سُر تال اور وقت کا حساب)۔

لیکن اسکول میں پڑھایا جانے والا حساب یوں لگتا ہے کہ جیسے روزمرہ زندگی سے اس کا تعلق ہی نہیں۔ اگر ہم کوشش کریں، تو حساب کی مہارتوں، حساب کے تصورات اور کلیات اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے کہ مارکیٹ میں خریداری کے دوران۔ مثال کے طور پر رول پلے جس میں بچے یہ ظاہر کریں کہ وہ مارکیٹ جا رہے ہیں، وہاں خریداری کر رہے ہیں، لین دین کر رہے ہیں۔ بچوں کے حساب سیکھنے کی یہ ایک دلچسپ اور بامقصد سرگرمی ہو سکتی ہے۔ یہ سرگرمی کلاس میں بچوں کے درمیان بات چیت میں اعتماد پیدا کرنے کے موقع فراہم کرتی ہے۔

ٹھوس اشیاء کے استعمال سے حساب کے بنیادی قاعدے سکھانا:

جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم چھوٹے بچوں کی سمجھ میں بہت آسانی سے آجاتے ہیں جب وہ سنگریزے (چھوٹے پتھر)، خشک لوبیا، خول، تلی چھڑیاں یا پھلوں کے بیج استعمال کرتے ہیں۔ ایسی اشیاء حساب کو ایک ایسی چیز بنانے میں مدد دیتی ہیں جو طالب علم دیکھ سکتے ہیں اور انہیں محسوس کر سکتے ہیں (خاص طور پر وہ

بچے جنہیں بصارت کا کوئی مسئلہ درپیش ہے)۔
جب بچے کسی شے کو دیکھتے یا چھوتے اور پھر حرکت دیتے ہیں تو انہیں اس کارروائی کا قدم بہ قدم ذہنی طور پر ذاتی تجربہ ہو جاتا ہے۔ بصری سیکھنے والے اور وہ جو چھو کر سیکھتے ہیں اُن کے لیے اِن اشیاء کا استعمال زیادہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔

یاد رکھیں:

لڑکے یا لڑکیاں نرم اور بھاری، ہلکی یا وزنی چیزوں کا استعمال حساب کے بنیادی قائدے سیکھنے میں استعمال کریں۔ وہ تمام سرگرمیوں میں حصّہ لیں تاکہ اُن میں خود اعتمادی پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے سے مختلف لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو سکے۔

مختلف اشکال کی اشیاء استعمال کریں:

مختلف شکل کی اشیاء بچوں کو حجم، جسامت، اور جیومیٹری کی اشکال سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ مکعب یا تکونی یا مستطیل سیلنڈر جیسی اور دیگر اشکال لکڑی سے تراش کر یا موٹے کاغذ کو موڑ کر بنائی جا سکتی ہیں۔ بچوں سے کہیں کہ اسکول اور اس کے آس پاس روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی مختلف اشکال کی اشیاء کو تلاش کریں۔ مثال کے طور پر، ٹین کا خالی ڈبہ ایک سیلنڈر ہے، اینٹ مستطیل ہے اور تکون ایک چھت کو سہارا دیتی ہے۔

مشرقی تیمور کے اساتذہ نے ایک ورکشاپ کے دوران اسکول کے اردگرد جیومیٹری کی اشکال تلاش کرنے میں آدھا گھنٹہ صرف کیا۔ انہوں نے بکس، ٹوپیاں، ٹین کے ڈبے، گیندیں وغیرہ تلاش کیں اور اُن کی نمائش کی تاکہ پتہ چل سکے کہ اسکول میں اور اس کے اردگرد کیسی کیسی اشکال موجود ہیں۔ انہوں نے گروپ کی صورت میں ایک شکل کو لیا اور اس کی اطراف کی لمبائی، جگہ، گنجائش کے ربط کا حساب لگانے کی کوشش کی اور آخرکار ایک ایسا فارمولہ تیار کر لیا، جس کی مدد سے اسی شکل کی دوسری اشیاء کے بارے میں اس قسم کی تفصیل حاصل کی جا سکتی تھی۔ ایک گروپ نے ایک مخروطی شکل کے برتن کو پانی سے بھر دیا تاکہ اس کی گنجائش کا ایک سیلنڈر کی گنجائش سے موازنہ کیا جا سکے۔ تربیت کے دوران صرف پڑھنا ہی کافی نہیں، اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اس کو عملی انداز میں استعمال کریں، تاکہ وہ اسباق کی مفید منصوبہ بندی کر سکیں۔

مختلف تدریسی طریقے استعمال کریں:

عمل کریں، بات کریں اور لکھیں۔
حساب کی مہارتیں تشکیل دینے کے لیے بچوں کو عملی سرگرمیوں میں شامل کرنے کی ضرورت ہے، انہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ حساب کے بارے میں کس طرح بات کی جاتی ہے اور پھر تحریری صورت میں محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح اُنہوں نے حساب کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے:۔

- اس طریقۂ کار میں ''کرنے'' والا حصّہ عملی سرگرمی سے متعلق ہے۔ (مثال کے طور پر، لوبیا کے دانوں کی گنتی اور پھر اس ڈھیر سے کچھ کو تفریق کرنا)
- بات کریں والا حصہ اپنے ساتھی سے گفتگو یا ایک چھوٹے گروپ میں گفتگو ہے، جیسا کہ ''میرا خیال ہے کہ یہ 6 ہیں 5 نہیں کیوں کہ .....''
- قلمبند کرنے والا حصہ جواب تلاش کرنے کے طریقۂ کار سے متعلق ہے تاکہ اُستاد سوال حل کرنے کے دوسرے طریقوں سے متعلق بھی بچے سے بات کر سکے۔

مثال کے طور پر، بچوں سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ کچھ مخصوص اشکال کی پیمائش کریں اور ان کے احاطے اور رقبے کا اندازہ لگائیں۔ ''کرنا''۔ ہر گروپ اپنی

اپنی پیمائش کے بارے میں گفتگو کرے (بات کرنا)۔ تمام گروپوں سے حاصل کردہ نتائج کو یکجا کیا جا سکتا ہے اور تحریر میں اِسے پوری کلاس کا کام کہا جا سکتا ہے (ریکارڈ رکھنا)۔

بچوں کو پھلوں/سبزیوں کے کٹے ہوئے ٹکڑے دیئے جا سکتے ہیں تا کہ وہ کسور کے متعلق سوچیں اور نصف اور چوتھائی کی تمیز کر سکیں۔ (عمل کرنا) مثال کے طور پر، وہ اس بات پر گفتگو کر سکتے ہیں کہ کیا نصف حصہ ایک چوتھائی سے بڑا ہوتا ہے (بات کرنا) اور وہ یہ سیکھ سکتے ہیں کہ اکائی کے ایک حصے کو کس طرح لکھا جا سکتا ہے مثال کے طور پر، 1/2 (ریکارڈ رکھنا)۔ پھلوں اور سبزیوں جیسی قدرتی اشیاء کے استعمال کے ذریعے بچے اپنے بہت سے حواس کو استعمال کرنا سیکھ سکیں گے، جیسے کہ دیکھنا، چھونا اور یوں حساب کا تعلق روزمرہ زندگی کے کاموں سے کر سکیں گے۔

حساب کا روزمرہ زندگی سے تعلق پیدا کرنا:

عملی حساب کے ذریعے آپ بچوں کو اِس قابل بنا دیتے ہیں کہ وہ آسان سے پیچیدہ کے درمیان تعلق کو سمجھ سکیں اور روزمرہ زندگی میں حساب کے عمل دخل پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔ جیسے کہ گھر سے اسکول تک کے سفر کا وقت اور فاصلے کا حساب، کھیل کے میدان کے لیے درکار جگہ کا تخمینہ، بازار سے خریدی گئی سبزی کی قیمت کا اندازہ۔ کیوں کہ یہ سب عملی کام ہیں اور اِن عناصر پر مرکوز ہوتے ہیں جن سے طالب علم واقف ہیں، ایسے مسائل حقیقی اشیاء کو استعمال کرتے ہوئے حساب کی مہارتیں بڑھاتے ہیں۔

بچے حسابی تصورات کو مزید بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں، جب وہ اپنی زبان میں ان کا استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کو بار بار یہ موقع فراہم کریں کہ وہ سوال کے حل کے ہر Step کی اپنے الفاظ میں تحریری یا زبانی وضاحت کریں، اور ہر Step کے مطلب کو بھی واضح کریں۔ دیگر مضامین کی طرح بچوں کے کام دیکھیں، اور اُن سے پوچھیں کہ انہوں نے کس طرح یہ جوابات حاصل کیے ہیں۔ اگر کوئی بچہ مشکلات کا شکار ہے تو آپ تحمل سے کام لیں اور مختلف طریقے استعمال کریں۔
آپ بچوں کے مختلف تدریس کے طریقوں سے اُن کے حساب سمجھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ آپ ٹھوس اشیاء کے استعمال اور حسابی تصورات کو زبانی، دیکھنے اور محسوس کرنے سے اُن کی مدد کر سکتے ہیں اس طرح ہم اِس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ریاضی سیکھنا تمام بچوں کے لیے مفید اور اہم ہے۔

تکمیلی سرگرمی : حساب اور کمیونٹی

وہ مختلف طریقے تحریر کریں جو آپ کے علاقے میں حساب کے استعمال کے لیے اپنائے جاتے ہیں، مثال کے طور پر آپ بچوں سے کہیں کہ وہ ایک سادہ سا سروے کریں کہ کس طرح حساب اُن کے گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ انہیں سوچنے پر اُکسانے کا ایک اچھا طریقہ ہوسکتا ہے۔ روزمرہ کاموں اور سرگرمیوں سے آغاز کریں، ہر وہ طریقہ تحریر کریں جس میں گزشتہ ہفتے کے دوران حساب کو استعمال کیا گیا ہے۔ اپنے بچوں یا علاقے کے لوگوں سے معلوم کریں کہ کیا کوئی ایسی مقامی کہانیاں یا قصے ہیں جن کے ساتھ وقت یا فاصلہ وابستہ ہے، یا کوئی دلچسپ گیت یا نغمہ جس کا تعلق وقت سے ہو۔ اِن باتوں کو اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کریں۔
مقامی ناموں اور جگہوں کا استعمال کریں تا کہ بچے کچھ مخصوص سوالات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر، ایک بچہ کنوئیں سے پانی بھرنے کے لیے اپنے گھر سے آدھا میل پیدل چل کر جاتا ہے۔ اُس کی بالٹی میں صرف 5 لیٹر پانی آ سکتا ہے۔ اُسے بھری ہوئی بالٹی کے ساتھ کتنا پیدل چل کر گھر جانا ہوگا؟ (اِس مثال کو استعمال کرتے ہوئے، ایک خاندان یا علاقے میں لڑکے اور لڑکیاں جو کام کرتے ہیں اُن کے بارے میں بھی گفتگو کی جا سکتی ہے)۔

تکمیلی سرگرمی: حساب اور صحت

عملی حسابی سرگرمیوں کے ذریعے بچے اپنی صحت اور جسمانی و ذہنی نشوونما کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر:۔

- بچے اپنے قد اور وزن کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ اِن پیمائشوں کو گراف پر ظاہر کر کے بچوں کو دکھایا جا سکتا ہے اور نئی معلومات کے ساتھ انہیں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ تھائی لینڈ کے 'CHILD' پروجیکٹ میں، پانچویں اور چھٹی جماعت کے بچوں کو ''جسم بڑھنے کی نگرانی'' کی تربیت

دی گئی اور اِس کام پر مامور کیا گیا کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے قد کی پیائش کریں اور اِن کی نگرانی کریں، نیز اُن کی غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کریں۔ اُن کی معلومات خوراک کی کمی کا شکار بچوں کی نشان دہی میں، اسکول اور محکمہ صحت کے مقامی کارکنوں کی مدد کرتی ہیں تا کہ انہیں اسکول کے لنچ پروگرام میں شامل کیا جا سکے (دیکھیں چھٹا کتابچہ)

- کلاس یا اسکول کی سطح پر بیماریوں کے بارے میں ایک سروے کروایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، بچے اُن بچوں کی تعداد کا ریکارڈ تیار کر سکتے ہیں جنہیں ایک مخصوص عرصہ کے دوران کبھی خسرہ، ملیریا یا کوئی اور بیماری رہی ہو۔ نتائج کو تناسب یا شرح فیصد کے حساب سے پیش کیا جائے۔ اِن بیماریوں کی روک تھام کے لیے پھر عملی اقدام کیے جا سکیں۔

ماحاصل سرگرمی: میں حساب کس طرح پڑھاؤں

درج ذیل گوشوارہ کو پُر کر کے اِس بات کا تجزیہ کریں کہ آپ کس انداز میں حساب پڑھاتے ہیں۔

طریقہ/سرگرمیاں	میں اکثر کرتا ہوں	کبھی کبھار	مجھے کیا کرنا چاہیے
لڑکوں یا لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ عملی اشیاء استعمال کریں۔			
حسابی سوالات کا صحت یا علاقے کی سرگرمیوں سے ربط پیدا کریں۔			
حساب سیکھنے کے لیے مخصوص کونہ استعمال کریں۔			
تعلیمی مواد میں صنفی عصبیت کو چیک کریں۔			

تعلم دوست سائنس:

جب ہم سائنس کا مطالعہ کرتے ہیں تو مادے اور زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی تک بھی پہنچتے ہیں، مثلاً ایٹم اور خلا کی دور دراز بھول بھلیاں۔ مشکل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ایٹم اور کہکشائیں موجود ہیں، لیکن ہمارے، بچوں سمیت ہم میں سے اکثر انہیں ہر روز نہیں دیکھتے اور ہم ان کے بارے میں باقاعدگی سے نہیں سوچتے۔ اور نہ ہی روزانہ ان کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے سائنس کو تعلم دوست بنانے کے لیے ہمیں جو کچھ حقیقت میں ہے (جسے ہم باقاعدگی سے دیکھتے، چھوتے یا سونگھتے ہیں) اور جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں (ایٹم اور کہکشاں جیسی مختصر چیزیں) کے درمیان ایک توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ طے کر لینے کے بعد کہ کیا حقیقی چیزوں اور سائنس کو روزمرہ زندگی کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے، بچے اپنی بات چیت کی مہارتوں کو زیادہ بہتر طور پر تشکیل دے سکتے ہیں، کیوں کہ وہ سائنس کے بارے میں اپنے خیالات کو اب زیادہ آسانی سے دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہو چکے ہیں۔ پھر وہ ان خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کی مشق شروع کر سکتے ہیں جو سائنسی اعتبار سے مبہم یا قیاسی ہیں۔

حساب کی طرح، سائنس کی تعلیم کی حوصلہ افزائی ان عنوانات کے بارے میں ٹھوس سرگرمیوں کے ساتھ کی جا سکتی ہے، جیسے: پودے اور جانور، انسانی جسم، پانی اور کھیت، قدرتی اور مصنوعی ماحول، آواز اور موسیقی، نظام شمسی، وغیرہ۔ علاوہ ازیں، پودے کی شکل کو چسپاں کرنا، لکھنے اور تصویر کشی کی مہارتوں کو مجتمع کرنے کا ایک انداز ہے اور سائنس میں تبادلہ خیال کا ایک اعلیٰ ذریعہ بھی۔

ان تمام باتوں کی کنجی یہ ہے کہ وہ راستے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے بچے ان موضوعات کے ساتھ خود اپنے تجربات کا کھوج لگا سکیں۔ مثال کے طور

پر، آواز اور موسیقی کے بارے میں جاننے کے ساتھ وہ آواز کی گہرائی اور لوچ کا تجربہ تاروں والے آلات سے (جو گھر پر بھی تیار کیے جا سکتے ہیں) کر سکتے ہیں۔ نظامِ شمسی کے بارے میں جاننے کے لیے وہ چاند کے مختلف مراحل کا مشاہدہ کر سکتے ہیں یا ایک چھڑی استعمال کرتے ہوئے اور ہر ایک گھنٹے کے بعد سائے کے زاویے کی پیمائش کرتے ہوئے، سورج کی حرکت کے بارے میں چارٹ تیار کر سکتے ہیں۔

اِس قسم کے ٹھوس تجربات کی سائنسی عمل سے ایک بہتر تعارف کے ذریعے حمایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ سائنس کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران طالب علم مشاہدے کی مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں، سوالات پوچھنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے، وہ اپنے سوالات کے جواب خود دینے کے تجربات کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ بچوں کا اس کردار اور سائنسی طریقے سے تعارف کروایا جا سکتا ہے جو سائنس ایک معاشرے میں ادا کرتی ہے۔ جب لڑکیاں اور لڑکے یہ تجربہ کرتے ہیں کہ شمسی ڈرائیر کے ذریعے کیسے پھلوں کو خشک کیا جا سکتا ہے، یا کھاد تیار کی جا سکتی ہے، تو وہ سائنس کی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ علاقے کے مسائل کے لیے عملی حل بھی تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ اساتذہ کی حیثیت سے ہم سائنس کے اہم تصورات اور ترکیبات سیکھیں تاکہ ہم روزمرہ کی سرگرمیوں کو آسانی کے ساتھ ان تصورات کے ساتھ منسلک کر سکیں اور اُن کے بارے میں بچوں کو سیکھنے میں مدد کریں۔ مثال کے طور پر، درجہ بندی سائنس کا ایک اہم تصور ہے۔ زندہ اور بے جان چیزوں کی درجہ بندی ایک اچھا نقطۂ آغاز ہے -آپ عملی مثالوں کے لیے چٹانوں اور سبزیوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ بچوں کو درجہ بندی کی سمجھ بوجھ میں مدد دینے کے لیے ایک ماڈل کچھ اس طرح کا ہو سکتا ہے:

کم عمر بچوں کو درجہ بندی میں مدد دینے کے لیے اقدام:

1. میں کس چیز کی درجہ بندی کرنا چاہتا ہوں؟
2. وہ کون کون سی چیزیں مماثل ہیں، جنہیں میں ایک گروپ میں ڈال سکتا ہوں؟
3. یہ چیزیں کیسی مماثلت رکھتی ہیں؟
4. میں کون سے دیگر گروپ بنا سکتا ہوں؟ ہر گروپ میں موجود چیزیں کیسے یکساں ہو سکتی ہیں؟
5. کیا اب ہر چیز ایک گروپ میں سمو سکتی ہیں؟
6. کیا یہ بہتر ہوگا کہ کسی بھی گروپ کو تقسیم کر دیا جائے، یا ان یکجا کر دیا جائے؟
7. ایک ڈائیاگرام بنا سکتا ہوں جس سے یہ پتہ چلے کہ میں نے اشیاء کی درجہ بندی کیسے کی؟

سوچنے اور جاننے کے دیگر طریقے:

بہت سے علاقوں اور ثقافتوں میں، لوگوں نے قدرت اور اس کے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے کے لیے کچھ طریقے وضع کر لیے ہیں۔ سمجھ بوجھ کے ان طریقوں کو سائنسی تجربوں کی بجائے سماجی تجربات یا مشاہدات کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے۔ کچھ بچے ہو سکتا ہے پریشان ہو جائیں کہ جس انداز میں اسکول میں چیزوں کی وضاحت کی جاتی ہے ممکن ہے وہ ان کہانیوں سے مختلف ہوں جو گھر پر سنی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ممکن ہے کہ علاقے کے ارکان خاص جڑی بوٹیوں یا علاج کے دیگر ذرائع کے بارے میں جانتے ہوں، یا ممکن ہے وہ ایسی کہانیاں سنائیں جو اُن کے گرد ایک ایسی دُنیا پیدا کرنے کی وضاحت کرتی ہوں، جو اس دنیا کی نفی کرتی ہوں جو ہماری نصابی کتب میں موجود ہے۔ اس کے باوجود یہ کہانیاں علاقے کی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی رہی ہیں۔

ہمہ گیر تعلّم کا مطلب ہے مختلف خیالات اور اُن کے ساتھ ساتھ مختلف النوع بچوں اور اُن کے طریقوں کو یکجا کرنا ہے۔۔ چنانچہ بچوں کو یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ چیزوں یا واقعات کی وضاحت کرنے کے بہت سے مختلف طریقے ہیں اور یہ کہ ہم چوں چراں کیے بغیر مختلف وضاحتوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کم عمر سیکھنے والوں نے پہلے ہی کہانیوں، کہاوتوں اور یہاں تک کہ جاننے اور علاج معالجے کے خصوصی طریقوں کی جان کاری کر لی ہو۔ سائنس کو علم کی ایک مخصوص

شاخ کے طور پر سمجھنے میں مدد دینے کے لیے ہمیں، اساتذہ کی حیثیت سے، سوچ کے اِن مختلف زاویوں کی قدر کرنی چاہیے۔

تکمیلی سرگرمی: سائنس اور روزمرہ زندگی

کچھ ایسے طریقے وضع کریں جن کے ذریعے یہ پتہ چل سکے کہ جو زندگی ہم گزار رہے ہیں سائنسی علم اِس کو سمجھنے میں ہماری کیا مدد کرتا ہے؟ سائنسی سمجھ بوجھ کس طرح ہماری روزمرہ کی زندگی سے منسلک ہوتی ہے؟ مثال کے طور پر پانی، جو ہر شخص کی زندگی میں بے انتہا اہم ہے کے بارے میں بہت سے طریقوں سے کھوج لگائی جاسکتی ہے۔ پانی کے بارے میں تحقیق سائنسی علم کی مختلف شاخوں کو یکجا کرسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ حساب، زبان، اور سوشل سٹیڈیز جیسے دیگر مضامین کے ساتھ بھی منسلک کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم پانی کو صاف کرنے کے لیے ابالتے ہیں، تو ہم چھوٹے چھوٹے ان نادیدہ جراثیموں کو مار رہے ہوتے ہیں جو سائنس دانوں کی دریافت سے پہلے نامعلوم تھے۔ جب ہم کنویں سے پانی حاصل کرنے کے لیے ہینڈ پمپ کا استعمال کرتے ہیں تو ہم خلا بنانے کے لیے لیور نامی ایک سادہ سی مشین استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ جب بادل بنتے ہیں، بجلی زمین سے ٹکراتی ہے، اور بارش ہوتی ہے، تو ہم قدرت کی طاقت کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں۔

ایک ایسا سبق تیار کریں جو سائنسی علم اور تحقیق کو روزمرہ زندگی کی تحقیقات سے منسلک کریں:

- اپنے طلباء کو پڑھانے کے لیے آپ کیا وسائل استعمال کریں گے؟
- کیا سیکھنے والوں کو کہا جائے گا کہ ایک سوال تیار کریں؟ مثال کے طور پر کیا صبح 9 بجے چھڑی کا سایہ دوپہر کے سائے سے بڑا ہوگا؟
- اپنے سوالات کو ٹیسٹ کرنے کے لیے کیا سرگرمی کر سکتے ہیں؟
- نصابی کتاب جیسے اور کون سے دیگر معلوماتی وسائل استعمال کر سکتے ہیں؟
- آپ کسی سرگرمی کے بارے میں ان کی جان کاری کی کس طرح تشخیص کر سکتے ہیں؟

موضوع	عملی جستجو	استعمال کی گئی مقامی اشیاء	روزمرہ کی زندگی سے ربط	تجزیہ کا طریقہ کار

سبق کی منصوبہ بندی اور تدریس:

عملی سائنس کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام بچے ایک محفوظ انداز میں حصہ لے سکیں۔ سائنسی نصاب کے اندر رہتے ہوئے کچھ ایسے موضوعات پر غور کریں جو بچوں کی روزمرہ زندگی سے مطابقت رکھ سکتے ہیں۔

اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے، یہ منصوبہ بندی کرنا بہت اہم ہے کہ بچے تعلم میں کیسے شرکت کریں گے۔ عام طور پر، اس کا انحصار اِن مختلف تدریسی طریقوں پر ہوتا ہے جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ موثر تدریسی طریقہ کار کی ایک مثال یہ ہے: سوچیں، لکھیں، ساتھی سے تبادلہ خیال رکیں، پوری کلاس سے تبادلہ خیال کریں یہ طریقہ ان بچوں کی شرکت کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کم ہمت ہیں یا جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر دھیان نہیں دیا گیا۔

- بچوں سے ایک کھلا سوال کریں، ایسا سوال جس میں ان سے کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کرنے یا کسی خیال کا اظہار کرنے کے لیے کہا جائے۔
- اُن سے کہیں کہ اپنے جواب کے بارے میں سوچیں (THINK)۔

- انہیں اُن کے جواب کے بارے میں کچھ نوٹس لکھنے کے لیے کہیں یعنی لکھیں (INK) (اس طریقہ کار میں مختصر نوٹس لکھنے کے لیے سلیٹ کا استعمال مناسب رہے گا)
- اُن سے کہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ تبادلہ خیال کریں یعنی دو ساتھیوں کے درمیان تبادلہ خیال (PAIR)۔
- اُن کی گفتگو کے نتائج کا پوری کلاس میں تبادلہ خیال کرنے کے لیے رضا کاروں (لڑکیوں اور لڑکوں) کو بلائیں یعنی (SHARE)۔

یہ طریقہ کار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام بچوں کو جواب دینے اور ان کے خیالات/ جوابات پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔ آپ اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ کیا میری کلاس میں کچھ بچے ایسے ہیں جو میرے سوال کا جواب دینے کے لیے سب سے پہلے اپنا ہاتھ کھڑا کرتے ہیں، اس میں یہ مسئلہ ہے کہ جیسے ہی یہ بچے آپ کو جواب دینے کے لیے ہاتھ کھڑے کرتے ہیں، باقی بچے سوچنا چھوڑ دیتے ہیں۔ انہیں اپنے جواب کی تیاری کے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے یا وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ باقی بچے جواب دے دیں گے۔ علاوہ ازیں کچھ بچے، بات کرتے ہوئے گھبراتے ہیں، خاص طور پر جب ان کی زبان استعمال نہ کی جائے، بسا اوقات جس طرح ٹیچر پوچھتے ہیں لڑکیاں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو سوال اچھی طرح سمجھنے اور جواب دینے میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اوپر پیش کیے گئے تدریسی طریقہ کار میں جوڑوں میں کام تمام بچوں کو درست ذخیرہ الفاظ کے استعمال کی مشق کرنے اور ایک دوسرے سے اظہار رائے کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ تبادلہ خیال اُن میں حوصلہ پیدا کرتا ہے اور انہیں آپ کے یا اپنی کلاس کے ساتھیوں کے جواب دینے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

سائنس اور روزمّرہ زندگی میں ربط پیدا کرنا

سائنس کا روزمرہ زندگی سے ربط پیدا کرنا بچوں کے لیے زیادہ بامعنی بنادیتا ہے، اور یہ ہمیں بھی اپنے اسباق کی منصوبہ بندی اور اپنی کلاس میں ترتیب دینے میں مدد کرتا ہے۔ اس کام کو کرنے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کا آغاز KWLH کے طریقے کار سے شروع کیا جائے جو بچے پہلے سے جانتے ہیں:۔

K	W	L	H

K = K کا مطلب ہے کہ طالب علموں کو وہ یاد دلانے کی کوشش کرنا جو وہ کسی مضمون کے متعلق جانتے ہیں یعنی KNOW۔

W W کا مطلب ہے کہ طالب علموں کو وہ کچھ پہچاننے میں مدد دینا جو وہ جاننا چاہتے ہیں یعنی WANT۔

L = L کا مطلب ہے کہ طالب علموں کی وہ کچھ پہچاننے میں مدد کرنا جو اُنھوں نے پڑھنے اور کسی سرگرمی کے کرنے کے دوران سیکھا یعنی LEARNED .

H = H کا مطلب ہے کہ وہ کیسے زیادہ سیکھ سکتے ہیں یعنی HOW۔

تعلّم دوست زبان کی مہارتیں:

زبان کی مہارتیں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کیوں کہ یہ تمام دیگر مضامین سیکھنے میں بچوں کی صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہیں۔ مقصد تعلیم اسی وقت ممکن ہوگا جب وہ زبان جس میں پڑھایا جارہا ہے وہ بھی با مقصد ہو۔ کبھی کبھار مقامی زبان استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام بچوں کی معلومات تک رسائی ممکن ہو سکے، وہ اپنے خیالات ایک دوسرے کو منتقل کرسکیں اور انہیں ایک بامقصد انداز میں سمجھ سکیں۔

بات کرنا، سننا، پڑھنا اور لکھنا وہ مہارتیں ہیں جنہیں استعمال کرنے اور یکجا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچے زبان کی ہر طرح کی صلاحیت

(لکھنا، پڑھنا، سمجھنا) پیدا کرسکیں۔ دو درج ذیل اقدام آپ کی مدد کر سکتے ہیں:

- سننے اور پڑھنے کے مواقع پیدا کرنا، کیوں کہ سیکھنے والے معلومات کو سمجھتے ہیں اور ان دونوں طریقوں کے ذریعے اپنی سمجھ بوجھ کو بڑھاتے ہیں۔
- جوڑوں اور چھوٹے گروپوں میں کام کرنے سے سننے اور اظہار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بچوں سے کہیں کہ وہ چھوٹے چھوٹے ڈرامے منعقد کریں۔ یہ سرگرمی اُن کو اپنی زبان میں اظہار رائے میں مدد دیتی ہے اور وہ کہانی کو ترتیب دینے کے بارے میں سیکھ جاتے ہیں۔(یعنی پہلے یہ ہوا، پھر یہ ہوا، اور آخر میں یہ ہوا)

آپ کلاس کو اونچی آواز میں کہانی پڑھ کر سنانے سے بھی سننے کے مواقع پیدا کر سکتے ہیں، یا علاقے کے افراد کو اپنی کلاس میں آنے کی دعوت دے سکتے ہیں تا کہ وہ اپنے کام اپنی زندگی یا اپنے علاقے کی تاریخ کے بارے میں کلاس کو بتائیں؛ اُن کے پاس اکثر سنانے کے لیے بہت سی کہانیاں اور یہ کہانیاں سنانے کے لیے بہت سا وقت ہوتا ہے۔ جب لوگوں کو دعوت دیں تو انہیں بلائے جانے کا مقصد بتا دیں تا کہ وہ تیار ہو کر آئیں۔ سماجی مہارتیں پیدا کرنے میں لڑکیوں اور لڑکوں کی مدد کریں۔ آنے والے کو کیسے خوش آمدید کہیں؟ ایسے مہمان کو ہم کیسے خوش آمدید کہیں گے جسے ہم نہیں جانتے؟ ہم ایک بزرگ شخصیت سے کس طرح بات چیت کریں گے؟ مہمان کو کہاں بٹھایا جائے گا؟ ہم اُس کا شکریہ کس طرح ادا کریں گے جس نے ہماری مدد کی؟ گفت و شنید اور سماجی مہارتوں کی مشق کرنے کے یہ اچھے طریقے ہیں۔

پڑھنے کا انداز نظر:

بہت سے والدین اپنے بچوں کے پڑھنا سیکھنے کے بارے میں پریشان ہوتے ہیں۔ یہ بے چینی بسا اوقات بچوں پر دباؤ کا باعث بنتی ہے اور سیکھنے کا عمل پُر لطف ہونے کی بجائے ایک سزا بن سکتا ہے۔ پڑھنا ایک پیچیدہ کام ہے اور بچوں کو پڑھنا سکھانے میں مدد کرنے کے بہت سے مختلف انداز ہیں۔ دو انداز جن کا اکثر موازنہ اور فرق محسوس کیا جاتا ہے وہ ''الفاظ کی صوتی ترجمانی'' (Phonics) کا انداز اور ''مکمل زبان'' (whole language) کا انداز ہیں۔

الفاظ کی ''صوتی ترجمانی'' کا انداز نظر یہ ہے کہ لکھے ہوئے لفظ کو توڑ کر الگ الگ حروف میں لکھیں اور پھر ان حروف کی الگ الگ آواز کا ہر لکھے ہوئے حرف سے موازنہ کریں، پھر ان کو آپس میں ملا کر یکجا کر لیں اور لفظ بنائیں۔

''مکمل زبان'' کا انداز نظر یہ ہے کہ یہ مکمل لفظ اور بولے جانے والے لفظ کو معنی پہناتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ لفظ کو سیاق و سباق کے ساتھ کیسے استعمال کیا گیا ہے، یہ ممکن ہے کہ لفظ کو ایک چھوٹے فقرے میں پیش کیا جائے جیسے کہ ''ایک نیلے رنگ کی گیند.....''۔

چونکہ مختلف قسم کے سیکھنے والے مختلف انداز میں پڑھنا سیکھتے ہیں، اس لیے دونوں انداز نظر کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مختلف سیکھنے والوں کو پڑھنا سکھانے کے لیے، سکھانے کے مختلف انداز اور پس منظر استعمال کریں:

- مختلف انداز نظر استعمال کریں؛
- مہارتوں کو کبھی بھی معنی سے الگ نہ کریں؛
- یاد رکھیں کہ پڑھنے والے پڑھنا اور لکھنا اس لیے سیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بات دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں؛
- جان لیں کہ پڑھنا سیکھنے کا عمل ایک ایسے ماحول میں کیا جاتا ہے جہاں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا جذبہ ہو اور بچے اپنے اور زبان کے بارے میں مثبت رویے اپناتے ہوں؛ اور
- چھوٹے بچوں کے سامنے روزانہ پڑھیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ وہ علم اور تفریح کے لیے کچھ سیکھ رہے ہیں اور یہ بھی پتہ چلے کہ آپ بھی اِس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

پڑھنے میں مدد دینے کے دیگر انداز:

بچوں کے پڑھنے کے لیے موزوں کتابیں اور مضامین ہونے چاہئیں اور یہ پڑھنے لکھنے کی مخصوص جگہوں پر ہونی چاہئیں ہیں۔ اگر کتابیں مہیا نہیں ہیں،

تو آپ مقامی کہانیوں اور لوک داستانوں کی مدد سے پڑھانے کے لیے خود کتابیں تخلیق کر سکتے ہیں۔ (آپ طالب علموں کے گروپوں کو پڑھ کر سنانے کے لیے "بڑی کتابیں" بنا سکتے ہیں)۔ دیگر تجاویز درج ذیل ہیں۔

- چھوٹے بچوں کو اپنے اردگرد کی دنیا کے مشاہدات، ان کی زندگی کے واقعات، جیسا کہ چھٹیاں اور اُن کے خاندان کی تقریبات کے بارے میں کہانیاں سنانے کی دعوت دیں۔ اس طرح وہ کہانی میں واقعات کو ترتیب دینا اور کہانی کا مقصد اور ترتیب دینا سیکھ جائیں گے اور پڑھنے والوں کو سامنے رکھ کر زبان کی قسم بدلنے کی ضرورت کے بارے میں سیکھ جائیں گے۔ اگر انہیں لکھنے میں کوئی مشکل درپیش ہے تو کوئی اور (جیسا کہ ایک بڑی عمر کا بچہ یا والدین میں سے کوئی ایک) بچے کی سنائی ہوئی کہانی کو لکھ سکتا ہے، بچہ پھر اپنی کہانی کی خود وضاحت کر سکے گا۔
- کلاس میں "پڑھنے اور لکھنے" کا ماحول پیدا کریں۔ اس مقصد کے لیے حروف تہجی کے چارٹ، تصاویر، الفاظ کی فہرست، کہانیوں اور اسباق سے حاصل ہونے والی دیگر معلومات، اور بچوں کے اپنے کیے ہوئے کام کو کلاس میں آویزاں کریں۔ آپ کمرے کے اندر موجود دیگر اشیاء پر لیبل بھی چسپاں کر سکتے ہیں۔ اگر دیوار پر تھوڑی بہت جگہ موجود ہو تو آپ کمرے کے قریب خطوط، الفاظ اور تصاویر کو ٹانک سکتے ہیں۔ اگر کوئی مقامی اخبار موجود ہے تو زبان کے مختلف استعمال کو ظاہر کرنے کے لیے، اِس کی شہ سرخیوں، مضامین اور تصاویر کی بھی نمائش کی جا سکتی ہے۔
- دوسرے مضامین میں زبان کی مشق کو پروان چڑھائیں۔ مثال کے طور پر جب بچے لکھنے کی مہارتیں حاصل کر لیں، تو وہ سائنس کی کلاس کے لیے کیڑے مکوڑوں یا پودوں، یا پینے کے صاف پانی کے وسائل لکھ کر بیان کر سکتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ وہ حساب میں ایک دوسرے کے لیے مشکلات پر کہانی لکھیں یا اس پہ لکھیں کہ اُنہوں نے سائنسی سوالات کو کیسے حل کیا۔
- چھوٹے گروپوں میں گفتگو اور کلاس کی کہانیوں کی ڈرامائی تشکیل کے ذریعے پرانے سیکھنے والوں کو ان کی اپنی زبان میں تجاویز تیار کرنے کا موقع دیں اور اُن کی رہنمائی کریں۔ اسکول کے حالات پر رول پلے کرنے یا دھمکانے جیسے سماجی مسائل پر مرکوز پتلیوں کے تماشے کرنے سے بچے اپنے اچھے جذبات کی نشو ونما کر سکیں گے اور وہ مشکل مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- تمام سیکھنے والوں کو لکھنے، اپنی لکھی ہوئی باتوں کو پڑھ کر ایک دوسرے کو سنانے اور ان کی لکھائی کے بارے میں بات چیت کرنے کا موقع فراہم کریں۔ تمام لکھنے والے جب کام کر رہے ہوں تو اپنا کام آپ کو اور دوسروں کو پڑھ کر سنانے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ "لکھنے والے جوڑوں" میں کام کرنے سے تجاویز کو استعمال کرنے کی کوشش اور یہ طے کرنے میں کہ کون سا ذخیرہ الفاظ استعمال کیا جائے، مدد مل سکتی ہے۔ وہ بچے جنہوں نے لکھنا شروع کیا، وہ اپنے ساتھیوں کی تصحیح سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، کیوں کہ یہ گروپ ان کے کام کو پڑھ کر سنانے، تعمیری تنقید کا تبادلہ، اور نظر ثانی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

لکھائی کی تدریس کے لیے اشارات:

لکھائی کی تدریس بہت اہم ہے، اور یہ کام بہت مشکل بھی ہے۔ اگر آپ سیکھنے والوں کو اکثر لکھنے، اپنے لکھے ہوئے کو دہرانے اور اسے مزید بہتر بنانے کا موقع دیتے ہیں تو آپ کامیاب لکھائی کی بنیاد کی تعمیر کر رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر لکھائی کو مفید بنایا جائے۔ کم عمر لکھنے والے، اِن موضوعات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں جو اِن کے لیے اہم ہیں۔ اِس میں اِن کے خاندان، علاقے کے لوگوں میں منعقد کی جانے والی خصوصی تقریبات، سماجی تعلیمات اور دیگر موضوعات شامل ہو سکتے ہیں۔

بچوں کی لکھائی کے لیے ایک مخصوص مقصد اور پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ بچے اکثر صرف استاد کے لیے لکھتے ہیں، پھر بھی ہم زندگی میں بہت سی مختلف اقسام کے لوگوں کے لیے لکھتے ہیں۔ ہمیں کسی مقصد یا لوگوں کی موزونیت کے اعتبار سے اپنی لکھائی کے انداز بدلنے کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر ایک فہرست، ایک خط یا اپنے لیے ایک نوٹ یا ایک پوسٹر یا ایک کہانی، چھوٹے بچوں کے لیے بھی ایک با مقصد لکھائی ہے۔

کچھ مزید اشارات یہ ہیں:

1. نوعمر لکھنے والوں کو غلطی کی پرواہ کیے بغیر آزادی سے لکھنے کی دعوت دیں۔ وہ بچے جنہوں نے ابھی حال ہی میں لکھنا سیکھا ہے، اُنہیں زبان اور خیالات کا اظہار کرنے دیں چاہے وہ غلط سلط ہجے اور عجیب وغریب اعراب کا استعمال کر رہے ہوں اور خیالی یا سوچ سمجھ کر کیے گیے ہجے کا استعمال لکھائی کی نشوونما کا عام حصّہ ہے۔ بچہ ''سن رہا'' ہے اور یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ لفظ کس طرح لگنا چاہیے۔ اُنہیں پہلے اپنی حکمت عملی استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو چاہیے کہ وہ اپنے طور پر ہجے کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اُنہیں یہ بھی سیکھنا چاہیے کہ چیزوں کو کیسے یاد کریں اور لغت (ڈکشنری) کا استعمال کیسے کریں۔
2. الفاظ کو کسی نہ کسی تناظر میں سیکھنا چاہیے، چاہے اس لفظ کی تصویر ہو، جیسا کہ ایک ''گھر یا گیند''، یا پھر لفظ کو فقروں میں استعمال کرتے ہوئے، جیسے ''پیلا گھر''، ''جامنی گیند''۔
3. آپ بچوں کو بہت سے انداز میں ہجے کرنا سکھا سکتے ہیں، جیسا کہ اونچی آواز میں ہجے کرنا، ہجے کرنے کے کھیل، اور معمے وغیرہ۔ تاہم جب وہ لکھیں اور درست ہجے اور اعراب کے بارے میں زیادہ سوچنے لگیں تو اُنہیں زبان کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے میں مشکل ہو سکتی ہے۔ ہجے درست کرنے کی بجائے، آپ کو مشاہدہ کرنا اور بچوں کے مسائل کو لکھ لینا چاہیئے تا کہ ان کی مشکل کی تشخیص ہو سکے اور اس سلسلے میں اُن کی مدد کی جا سکے۔ جیسے کہ اسمِ صفت (objective) کو کس طرح مؤثر طریقوں سے استعمال کیا جائے یا بامعنی مماثلت (analogy) پیدا کی جا سکے۔

لکھائی کا مقصد کسی تخیل کو موثر انداز میں دوسرے تک پہنچانا ہے تا کہ وہ ہر کسی کی سمجھ میں آ جائے۔ لکھائی کے اساتذہ کے لیے مرکزی اصول یہ ہونا چاہیئے کہ وہ بامعنی گفت وشنید کے لیے مواقع پیدا کریں۔ ایسے مواقع پیدا کرنے کے کچھ انداز درج ذیل ہیں:۔

- نوعمر سیکھنے والوں کو اپنی داستانیں کسی ''کاتب'' کو با آواز بلند لکھوانے کی دعوت دیں۔ یہ ''کاتب'' آپ خود، استاد یا علاقے کے لوگوں میں سے کوئی رضا کار، یا ایک پرانا طالب علم بھی ہو سکتا ہے۔ (سیکھنے والے کو یاد دلائیں کہ وہ تحمل سے کام لیں اور آہستہ آہستہ بولیں تا کہ لکھنے والا فرد آسانی سے لکھ سکے)۔ نوعمر داستان گو پھر اپنی کہانیوں کو مثالوں سے واضح کر سکتے ہیں۔ یہ مشق بولنے اور لکھنے کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ یہ ایک ایسی سرگرمی بھی ہے جسے ہم بصارت والے بچوں کو بصارت سے محروم بچوں کے جاننے میں مدد دینے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- نوعمر سیکھنے والوں سے کہیں کہ وہ اپنی زندگی اور تجربات کے بارے میں لکھیں۔ چاہے یہ ان کے دادا، دادی کے گھر جانے سے متعلق ہو یا کلاس سے باہر کسی اور تجربے کے بارے میں، نوعمر لکھنے والے جب کسی ایسی چیز کے بارے میں لکھتے ہیں جس کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتے ہوں، تو وہ بہترین لکھتے ہیں۔
- چھوٹے چھوٹے وقفوں میں لکھنے کے لیے کہیں۔ 8 یا 9 سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے پنسل یا چاک کو پکڑے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اُس وقت جب کہ وہ اس بات پہ بھی توجہ دے رہے ہوں کہ اپنی بات کیسے دوسروں تک پہنچائی جائے۔ حروف بنانا، اور اس پیغام پر توجہ قائم رکھنا جو وہ اس تحریر میں دینا چاہتے ہیں، بہت تھکا دینے والا کام ہے۔ مسلسل اور چھوٹے چھوٹے وقفوں میں لکھنا، زیادہ دیر تک لکھنے کی کوشش کرنے کے مقابلے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔
- نوعمر لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ جرائد یا ڈائریاں اپنے پاس رکھیں۔ تا کہ وہ اپنے خیالات اِن میں درج کر سکیں۔ روزنامچہ لکھنا بہت اہم ہے کیوں کہ یہ عوامی نہیں۔ لکھنے والے کے لیے آزادانہ لکھنے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ اس وجہ سے، اگر آپ اُن روزنامچوں کو جمع کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ اس بارے میں طالب علموں کو پہلے سے بتا دیں۔
- لکھنے والوں کو یہ موقع فراہم کریں کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر نظرِ ثانی کر لیں۔ پیشہ ورانہ لکھنے والے 85 فی صد وقت اپنے ابتدائی مسودے پر

نظرِ ثانی میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن کلاس کے لکھنے کے کام میں یہ بات اہم ہے کہ طالب علموں کو آزادی سے، اپنے الفاظ میں لکھنے دیں۔ اُنہیں چاہئے کہ وہ اپنے تمام خیالات کو ایک ہی موضوع میں سمونے کی کوشش کریں۔ (8 یا 9 سال کی عمر سے زائد طالب علموں کے لیے اپنے مسودہ پر نظرِ ثانی کرنا زیادہ اہم ہے جنہوں نے اپنے اظہار کے لیے زیادہ فطری انداز میں لکھنا شروع کر دیا ہے)۔ اُن کے خیالات اور کہانی کی ترتیب پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ انہیں دکھائیں کہ لغت کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے تاکہ وہ یہ سیکھ سکیں کہ ہجے جاننے والے ایک ساتھی کی مدد سے وہ کس طرح اپنے ہجے درست کریں۔

- ہر قسم کی تخلیقاتی لکھائی کے لیے مواقع فراہم کریں۔ جب پرانے لکھنے والے یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے حساب کے مسئلے کا کس طرح سامنا کیا، موسم نے کس طرح ان کے خاندان کے ارکان کی زندگی کو متاثر کیا، یا ان اشیاء اور کارروائی کے بارے میں جن کا سامنا وہ سائنس پڑھتے ہوئے کرتے ہیں، تو وہ لکھائی کو ایک مؤثر معاونت کی حیثیت سے استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔
- لکھائی کو بامعنی بنانے کے لیے اسے شائع کروائیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کی لکھائی کو کلاس کی دیواروں پر ''شائع'' کیا جا سکتا ہے یا انہیں سادہ سی کتابوں کی شکل دی جا سکتی ہے۔ اِس تحریر میں دی گئی معلومات کا دوسری کلاسوں میں سیکھنے والوں، خاندانوں اور علاقے کے لوگوں اور دوستوں سے بھی تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ جب سیکھنے والے کسی علاقے کے قائد یا کسی مہمان کو خطوط لکھتے ہیں، چاہے کوئی سوال ہی پوچھنے، رائے دینے یا اُن کے دورے پر اُن کا شکریہ ادا کرنے کے لیے، تو انہیں ان چیزوں کے بارے میں لکھنے کا موقع حاصل ہوتا ہے جو اُن کے لیے اہم ہیں اور جن کا کوئی حقیقی مقصد ہوتا ہے۔

ماحاصلِ سرگرمی : زبان کی بامقصد تدریس

اپنے موجودہ تدریسی طریقوں اور اپنے بچوں کے بارے میں سوچیں:۔

- زبان کے استعمال کے کون سے انداز آپ کی کلاسوں میں کم سے کم توجہ حاصل کرتے ہیں؟ آپ اس صورت حال کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں کو جوڑوں میں بات چیت کرنے اور چار چار کی ٹولیوں میں تبادلہ خیال کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں؟
- آپ کس طرح تعلّم اور زبان کے استعمال کو زیادہ دلچسپ، مناسب، اور بامقصد بنا سکتے ہیں؟

> بنگلہ دیش کی ایک این جی او ''بہتر زندگی کے لیے کام کرنا'' (Working for better life) (WBL) اسکول کی سطح پر طالب علموں کے لیے ان مسائل پر مباحثوں کا اہتمام کرتی ہے (پرائمری اسکول کی اعلیٰ جماعتوں میں) جنہیں بچے اہم سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ یہ سیکھتے ہیں کہ مباحثہ کیسے کیا جاتا ہے، وہ مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں، ان کے بارے میں لکھتے ہیں (یا اشکال یا پوسٹر بناتے ہیں) اور ان کے بارے میں اپنے اسکول کے دیگر بچوں کو بتاتے ہیں۔ کبھی کبھار والدین بھی ان مباحثوں میں حصہ لیتے ہیں یا اساتذہ یا اسکول آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مباحثہ کرتے ہیں۔ طالب علموں کے ایک گروپ نے یہ کامیابی حاصل کی کہ انہوں نے اساتذہ کو اسکول اور کلاس میں سگریٹ نوشی سے روک دیا۔

معاونت: 4.4

ہم نے کیا سیکھا؟

سیکھنے اور سیکھنے والوں کے بارے میں جاننا

- تمام بچے سیکھ سکتے ہیں، مگر وہ مختلف انداز اور مختلف رفتار سے سیکھتے ہیں۔
- اساتذہ کی حیثیت سے ہمیں بچوں کو سیکھنے کے مختلف مواقع اور تجربات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔
- بچے نئی معلومات کو پہلے سے حاصل معلومات سے جوڑتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ اسے ذہنی تعمیر کا نام دیا جاتا ہے۔
- ہمیں والدین اور دیگر سرپرستوں کی مدد بھی کرنی ہے تاکہ وہ بچوں کی پڑھائی پر توجہ دیں۔ بچے یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کلاس میں سیکھتے ہیں، اُس کی گھریلو زندگی سے کیسے مطابقت کریں، اسی طرح وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جو کچھ گھر میں سیکھتے ہیں، اُس سے کیسے مطابقت کریں۔
- مل جل کر بات چیت کرنے اور سوالات کرنے (سماجی میل جول) سے تعلّم میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اِس لیے اچھی طرح منظم اور چھوٹے جوڑوں اور چھوٹے گروپ میں کام کرنا بے حد اہم ہے

بچوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے کہ بچے اچھی طرح کیسے سیکھ سکتے ہیں، ہم نے بچوں کی تعلیم میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیا۔ اِن میں ایک بڑی رکاوٹ عزت نفس میں کمی ہے۔ عزت نفس میں کمی نہ صرف بچوں کے سیکھنے کے جذبے کو کم کرتی ہے بلکہ بچوں کی ذہنی اور سماجی نشوونما پر تباہ کن اثرات مرتب کرسکتی ہے۔ عزت نفس کو تعلیم کے بہتر ماحول کے ذریعے فروغ دیا جاسکتا ہے، ایک ایسا ماحول جس میں بچوں کی کامیابی پر اُن کی موزوں انداز میں تعریف کی جاتی ہو، جس میں باہمی تعاون اور دوستانہ گروپ بندی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہو، اور ایک ایسا ماحول جس میں بچے یہ جانتے ہوں کہ اُن کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور اُن کی تعلیم و تربیت کی بھی حمایت کی جاتی ہے۔

کلاس میں مختلف قسم کے بچوں کے ساتھ نمٹنا:

اِس کتابچے میں ہم نے اُن طریقوں کو تلاش کیا ہے، جن کے ذریعے جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں (تعلیمی مواد) جس طرح آپ پڑھاتے ہیں اور جس طرح بچے زیادہ اچھی طریقے سے سیکھ سکتے ہیں (طریقہ کار) اور وہ ماحول جس میں بچے رہتے ہیں اور تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں، اِس کے حوالے سے نصاب کو تمام بچوں کے لیے قابلِ رسائی اور موزوں بنایا جاسکتا ہے۔ اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ اِن تینوں باتوں؛ تعلیمی مواد، طریقہ کار (مثال کے طور پر تدریسی طریقے) اور ماحول کا خیال رکھا جائے۔

ہم نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو درپیش خطرات، خاص طور پر دھمکیوں پر بھی غور کیا ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ:-

- دوسروں (اساتذہ، والدین اور دیگر بچے) سے درپیش خطرات اور خوف، بچوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روک سکتے ہیں۔
- نسلی، مذہبی اور سماجی طبقات، جیسے اختلافات کو دھمکانے والے، ڈرانے دھمکانے کا جواز بنا سکتے ہیں۔
- مشاہدہ کسی بھی استاد کے لیے ایک اہم مہارت ہے اور ہمیں کھیل کے دوران اور کلاس میں بچوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچوں کے درمیان بُرے سماجی تعلقات کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ تعلیم و تربیت کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔
- ایک مرتبہ جب اساتذہ اِن حالات کا جائزہ لے لیں تو وہ دھمکانے کے مواقع کو روکنے میں پہل کریں گے، بہ نسبت اِس کے کہ وہ ایسا ہونے کے بعد کوئی ردِّعمل ظاہر کریں۔

تعصب اور امتیاز:

تعصب بچوں کی تعلیم میں ایک اور رکاوٹ ہے، ہمارے تعلیمی نصاب اور مواد میں غیر ارادی طور پر تعصب کے مواد شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ صورت حال خاص طور پر مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کے ساتھ پیش آ سکتی ہے۔

ہم نے تعصب کے خلاف نصابی کتب کا جائزہ لینے کے لیے ایک چیک لسٹ کو شامل کیا ہے۔ کیا آپ تعصب / غیر ارادی امتیاز کے خلاف اپنی نصابی کتب اور تعلیم و تدریس کے مواد کا جائزہ لینے کے قابل ہیں؟ اگر آپ کو ایسی کوئی بات نظر آ گئی تو آپ کیا کاروائی کریں گے؟ مثال کے طور پر کیا آپ نئی مثالیں فراہم کر سکتے ہیں؟

تعلیم میں مشکلات کا سامنا کرنے والے بچوں کو ایک ایسا ماحول فراہم کیا جا سکتا ہے، جہاں وہ یہ سیکھ سکیں کہ انہیں اپنی مدد آپ کیسے کرنی ہے۔ کیا آپ ایسے بچوں سے واقف ہیں جو کسی بھی وجہ سے تعلیم میں مشکل محسوس کر رہے ہوں؟ آپ اس سلسلے میں کیا کاروائی کریں گے؟ بعض بچوں کو دوسروں بچوں سے مدد اور توجہ کی ضرورت ہوگی، لیکن ہمارا مقصد ایسی تعلیمی سرگرمیاں فراہم کرنا ہے جن کے سبب اُنہیں مدد کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

بہت سے ممالک میں ایچ آئی وی / ایڈز کے شکار بچے، یا کسی ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والے بچے جس میں خاندان کا کوئی رکن ایچ آئی وی / ایڈز کا شکار ہو تو وہ امتیاز کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ضلع میں ایچ آئی وی / ایڈز کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں؟ کیا آپ نے دیگر اساتذہ کے ساتھ اس قسم کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا ہے؟

تعلیم سب کے لیے با مقصد بنانا:

اس کتابچے میں یہ تصور پیش کیا گیا ہے کہ تعلیم کو بچوں کے لیے کس طرح زیادہ با مقصد بنایا جا سکتا ہے۔ ہمیں تعلیم مفید بنانے کی ضرورت ہے تاکہ تمام بچے اسکول جانے کی خواہش کریں، سیکھنے کے لیے متحرک ہو سکیں، اور یقین کر لیں کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں وہ اُن کے لیے مناسب اور فائدہ مند ہے۔

آپ کو اپنے مقامی علاقے کے مسائل کو نصاب اور موضوع جو آپ پڑھا رہے ہیں کے مطابق کرنا ہوگا۔ بچوں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اور اُن کے والدین جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں، اُسے کلاس میں پیش کریں۔

با مقصد سرگرمیوں میں کلاس روم سے باہر جوڑوں اور چھوٹے گروپ میں کام کرنا شامل ہے، جہاں بچے اپنا ماحول تلاش کر سکتے ہیں اور اُسے سمجھ سکتے ہیں۔

تعلیم و تعلّم کو با مقصد بنانے کے لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ اُسے قومی نصاب کے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیا جائے۔ مقامی اساتذہ کے ساتھ مل کر یہ کام زیادہ مؤثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔

کیا آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ نصابی کتب کی مثالوں اور سرگرمیوں کا اپنے مقامی حالات سے بہتر طریقے سے تعلق پیدا کر سکیں۔ اسکول کے بنیادی مضامین؛ حساب، سائنس اور زبان ہیں۔ آپ بچوں کو ان مضامین کو پڑھنے پر آمادہ کرنے کے لیے کھیلوں کی ترتی اور کھیل کھیلنے سے کر سکتے ہیں

حساب کو حقیقی اشیاء اور روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے عام مسائل کے حل کے لیے زیادہ با مقصد بنایا جا سکتا ہے۔ یہ مسائل اسکول، گھر یا مارکیٹ کے ارد گرد ناپ تول اور حساب کتاب سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

سائنس میں ٹھوس تجربات بچوں کو سائنسی عوامل کی سمجھ بوجھ میں مدد دے سکتے ہیں۔ سائنس کی تعلیم کے دوران طالب علم اپنی مشاہداتی مہارتوں کی مشق کر سکتے ہیں، سوالات پوچھنے میں اُن کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، اور اُنہیں اپنے سوالات کے مختلف جوابات کی تلاش کے لیے تجربوں کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

اپنے مقامی علاقے کی تحقیق و جستجو کے ذریعے بچوں کو سائنس کے اس رول سے متعارف کرایا جائے جو وہ معاشرے میں ادا کرتی ہے، اس طرح وہ اچھے سائنسی تصورات اور مہارتیں سیکھتے ہوئے، علاقے کو درپیش مسائل کے عملی حل بھی تلاش کر سکتے ہیں۔

کیا آپ اتنا وقت حاصل کر سکتے ہیں کہ نصابی کتاب میں سے جوابات سیکھنے کے بجائے بچوں کو مسائل کی جستجو کرنے کی اجازت دے سکیں؟

ہم نے مختلف تدریسی طریقے اپنانے کے بارے میں غور کیا ہے، جیسے: ''بات چیت کریں اور اسے تحریر کر لیں'' اور ''سوچیں، لکھیں، ساتھی کے ساتھ تبادلہ

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for creating inclusive classrooms.

Publications

Baily D, Hawes Hand Bonati B. (1994) Child-to-Child: A Resource Book.
Part 2: The Child-to-Child Activity Sheets. London: The Child-to-Child Trust. This is an excellent resource for activities that children can undertake in terms of understanding child growth and development, nutrition, personal and community hygiene, safety, recognizing and helping those with disabilities, disease prevention, safe lifestyles and understanding children in difficult circumstances.

Council on Interracial Books for Children. (1980) Guidelines for Selecting Bias-Free Textbooks and Storybooks. New York.

O'Gara, C and Kendall N. (1996) Beyond Enrollment: A Handbook for Improving Girls' Experiences in Primary Classrooms. Washington, DC: Creative Associates International, Inc. for the ABEL 2 Project, US Agency for International Development.

Seel A and Power L. (2003) Active Learning: A Self-Training Module. Save the Children UK, London.

Sharp S and Smith PK (Eds.). (1994) Tackling Bullying in Your School: A Practical Handbook for Teachers. Routledge.

Swanson HL. (1999) Instructional components that predict treatment outcomes for students with learning disabilities: Support for a combined strategy and direct instruction model. Learning Disabilities Research and Practice, 14 (3), 129-140.

UNESCO. Guides for Special Education. Paris.

UNESCO (1993) Teacher Education Resource Pack: Special Needs in the Classroom. Paris.

UNESCO (2001) Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. Paris.

UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education (2003) Gender in Education Network in Asia (GENIA) A Toolkit for Promoting Gender Equality in Education. Bangkok.

Web Sites

Bullying. No Way! http://www.bullyingnoway.com.au

BULLYING-the no-blame approach.
http://www .Iuckyduck.co.uk/ approach/NoBlame-HowItWorks.pdf

Bullying and gender. http://www.bullyingnoway.com.au/issues/gender.html

Countering discrimination.
http://www .esrnational.org/ sp/we/ end/ stereotypes. htm#prej ud i cesituations

Diversity and disability. Inclusive Education Training in Cambodia.
http://www .eenet .org.uk/key _issues/teached/ cambodia_contents.shtml

Gender in Education Network in Asia (GENIA) A Toolkit for Promoting Gender Equality in Education.
http://www.unescobkk.org/gender/gender/genianetwork.htm#toolkit

Meaningful, engaged learning. http://www.ncrel.org/sdr.s/engaged.htm

Multiple intelligences. Pathways to learning. http://www.thomasarmstrong.com/multiple_intelligences.htm.
http://www.educationalvoyage.com/mu.tiintel..html

Partnership on Sustainable Strategies for Girls' Education. http://www.girlseducation.org

UNICEF Teachers Talking about Learning. http://www.unicef.org/teachers

Working for Better Life.
http://www.workingforbetterlife.org/index.htm

خیال کریں اور کلاس کے ساتھ تبادلہ خیال کریں''۔ یہ طریقے بچوں کو اپنے خیالات کی مل جل کر تشریح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں اور کلاس میں شرکت کے مواقع میں اضافہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کیا آپ سائنس اور حساب میں مختلف تدریسی طریقے استعمال کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں؟ کیا سائنس اور حساب کے تصورات سے آگہی حاصل کرنے کے لیے آپ کی کلاس میں تجربے کے لیے ایسا مواد موجود ہے جو بچے استعمال کرسکیں؟

زبان محض ایک مضمون نہیں بلکہ صلاحیتوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے، جو بچوں کو نصاب تک رسائی حاصل کرنے، سوچنے اور سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ بچوں کو اِس قابل ہونا چاہیے کہ وہ ہر ممکن صورت حال میں باتیں کرسکیں، سُن سکیں، پڑھ سکیں، لکھ سکیں۔ ہم تمام مضامین میں یہ مہارتیں پروان چڑھا سکتے ہیں۔

کیا آپ سائنس اور ریاضی میں زبان سیکھنے کے مواقع پیدا کرکے زبان سیکھنے کو بامعنی بنا سکتے ہیں؟

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔2004ء